

ہیری پوٹر
اور آگ کا پیالہ



نجم نور خان

پہلا باب



رِڈل ہاؤس

لٹل ہینگلیٹن گاؤں کے لوگ اب بھی اس مکان کو 'رڈل ہاؤس' ہی کہتے تھے۔ حالانکہ اس میں برسوں سے رڈل خاندان کا کوئی بھی فرد نہیں رہتا تھا۔ پہاڑی پر تعمیر شدہ یہ مکان گاؤں سے صاف دکھائی دیتا تھا۔ اس کی کچھ کھڑکیوں پر لکڑی کے تختے لگے ہوئے تھے۔ چھت کی کھپرل جگہ جگہ سے اکھڑ چکی تھی اور سامنے والے حصے پر عشق پیچاں کی بیل بلا روک ٹوک پھیل چکی تھی۔ کبھی یہ ایک خوبصورت حویلی ہوا کرتی تھی اور میلوں تک اس سے اونچی اور خوبصورت کوئی دوسری عمارت نہیں تھی۔ لیکن اب رڈل ہاؤس محض سیلن زدہ۔ غیر آباد اور لاوارث مکان تھا۔ اب یہاں کوئی نہیں رہتا تھا۔

لٹل ہینگلیٹن گاؤں کے سبھی لوگوں کی رائے میں وہ پرانا کھنڈر مکان آسیب زدہ تھا۔ پچاس سال پہلے وہاں ایک عجیب و غریب اور بھیانک حادثہ رونما ہوا تھا۔ جب گپ شپ کے لئے موضوع کم پڑ جاتے تو گاؤں کے بڑے بوڑھے آج بھی اسی حادثے کے بارے میں باتیں کرنا پسند کرتے تھے۔ کہانی کو اتنی مرتبہ نمک مرچ لگا کر دہرایا جا چکا تھا کہ کوئی یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ آخر سچائی کیا تھی؟ بہر حال کہانی کا ہر تانا بانا ایک ہی جگہ سے شروع ہوتا تھا۔ پچاس سال قبل جب رڈل ہاؤس بہترین اور شاندار حالت میں تھا تب گرمیوں کی ایک سہانی صبح ایک نوکرانی بیٹھک میں داخل ہوئی اور اس نے دیکھا کہ وہاں رڈل خاندان کے تینوں افراد مردہ پڑے تھے۔ نوکرانی پہاڑی سے چیختی چلاتی بھاگتے ہوئے اتری اور گاؤں میں داخل ہو گئی اسکی چیخ و پکار سے بہت سے لوگ نیند سے بیدار ہو گئے۔

"وہ وہاں پڑے ہیں۔ ان کی آنکھیں سکتے میں کھلی ہوئی ہیں اور ان کے بدن برف کی طرح ٹھنڈے پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے رات کے کھانے کے لباس بھی نہیں بدلے۔"

پولیس کو خبر دی گئی اور پورا ہینگلیٹن تجسس اور بناوٹی صدمہ بھرے جوش و خروش سے سلگتا ہوا دکھائی دیا۔ کسی نے بھی رڈل خاندان کے مرنے والے افراد کے لئے رتی بھر افسوس کا اظہار تک نہیں کیا۔ سچ تو یہ تھا کہ رڈل خاندان کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ بوڑھا رڈل اور اس کی بیوی دونوں ہی نہایت امیر گھمنڈی اور بدمزاج تھے اور ان کا لڑکا ٹام تو ان سے بھی چار ہاتھ آگے تھا۔ گاؤں والوں



کو ان کی موت پر کوئی دُکھ نہیں تھا۔ وہ تو بس یہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر ان کی موت کی وجہ کیا تھی؟ تین صحت مند لوگوں کی ایک ہی رات میں ایک ساتھ موت واقع ہو جانا خاصی اچنبھے والی بات تھی۔ طبعی طور پر ایسا حادثہ ناممکن دکھائی دیتا تھا۔

اُس رات کو گاؤں کے 'ہینگ مین بار' میں اس قدر شراب بکی کہ سارے پرانے ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ لوگ جوق در جوق بار میں جمع ہوئے تاکہ وہ ان ناگہانی قتلوں کے بارے میں بات چیت کر سکیں۔ اچانک وہاں رڈل گھرانے کی باورچن نمودار ہوئی۔ خوش گپیوں اور قہقہوں کی آوازیں تھم گئیں اور ہر ایک کی نظر اس کے چہرے پر آکر ٹھہر گئی۔ باورچن نے ڈرامائی انداز میں خبر دی کہ پولیس نے ابھی ابھی فرینک برائس نامی شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔

"فرینک۔۔۔۔۔" کئی لوگ چیخ پڑے۔ "ناممکن۔۔۔۔"

فرینک برائس رڈل ہاؤس میں معمولی مالی کے فرائض انجام دیتا تھا۔ وہ رڈل ہاؤس کے احاطے میں بنی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں اکیلا رہتا تھا۔ وہ جنگ سے لوٹا ہوا ایک سابق سپاہی تھا۔ اس کا ایک پیر خراب تھا اور اکڑا رہتا تھا جس کے باعث وہ لنگڑا کر چلتا تھا۔ بھیڑ اور شور شرابے سے اسے بے حد چڑ تھی۔ جنگ سے لوٹنے کے بعد ہی سے وہ رڈل ہاؤس میں ملازمت کر رہا تھا۔

پھر کیا تھا۔۔۔۔۔ گاؤں والے تفصیلات جاننے کے لیے اتنے بے تاب ہوئے کہ انہوں نے باورچن سے اندر کی بات اگلوانے کی خاطر اسے شراب کے نشے میں دھت کر ڈالا۔

"میں ہمیشہ سوچتی تھی کہ وہ تھوڑا عجیب ہے۔" باورچن نے چوتھا جام حلق سے اتارتے ہوئے اشتیاق سے سنتے گاؤں والوں سے کہا۔ "اس کی کسی سے دوستی نہیں تھی۔ اسے ایک کپ چائے پلانے کے لیے مجھے اس کی سو بار منتیں کرنی پڑتی تھیں۔ وہ کسی سے دوستی ہی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔"

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔" بار میں موجود ایک عورت نے کہا۔ "فرینک جنگ میں زخمی ہوا ہے اور اسے پر سکون زندگی گزارنا پسند ہے۔ صرف اس بات کے بل بوتے پر اسے ملزم ٹھہرانا درست نہیں۔۔۔۔۔"

"تو پھر یہ بتاؤ کہ پچھلے والے دروازے کی چابی اور کس کے پاس تھی۔۔؟" باورچن نے تاؤ کھاتے ہوئے پوچھا۔ "جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے- مالی کی کٹیا میں اُس دروازے کی ایک اور چابی کافی عرصے سے لٹکی ہوئی تھی۔ اس رات کو کسی نے بھی دروازے سے کوئی گڑ بڑ نہیں کی تھی۔ نہ ہی کوئی کھڑکی ٹوٹی ہوئی تھی۔ فرینک کو بس اتنا ہی کرنا تھا کہ ہم سب کے سو جانے کے بعد وہ چپ چاپ مکان میں گھس جائے۔۔۔"

گاؤں والوں نے ایک دوسرے کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

"اس کا چہرہ ہمیشہ خطرناک لگتا تھا۔" بار میں بیٹھا ہوا ایک شخص بڑبڑایا۔

"مجھ سے پوچھو۔۔ تو جنگ میں حصہ لینے کے باعث اس کا دماغی توازن سرک گیا تھا۔" بار کے مالک نے گفتگو میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ڈاٹ! میں نے تم سے ایک بار کہا تھا نا کہ میں فرینک سے کسی قسم کی دشمنی مول لینا پسند نہیں کروں گی۔" کونے میں بیٹھی ایک خاتون پرجوش انداز میں بولی۔

"اس کا غصہ بہت تیز تھا۔" ڈاٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "مجھے یاد ہے جب وہ چھوٹا تھا تو۔۔۔"

اگلی صبح تک پورے لٹل ہینگلیٹن گاؤں کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ فرینک برائس نے ہی رڈل خاندان کو مارا تھا۔ لیکن پڑوسی قصبے گریٹ ہینگلیٹن کے اندھیرے اور چھوٹے پولیس تھانے میں فرینک فریاد

بھرے لہجے میں بار بار دہرا رہا تھا کہ وہ بالکل بے گناہ ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ رڈل گھرانے کی موت والے دن اسے گھر کے پاس کالے بالوں اور زرد چہرے والا ایک اجنبی نوعمر لڑکا نظر آیا تھا۔

جبکہ اس کے برعکس پورے گاؤں کا بیان تھا کہ انہوں نے فرینک کے بیان کردہ حلیے والا کوئی نوعمر لڑکا گاؤں کے آس پاس نہیں دیکھا تھا۔ تفتیش میں پولیس اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ فرینک انہیں من گھڑت کہانی سنا کر گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

فرینک کے گرد شک کا حلقہ تنگ ہوتا جا رہا تھا ہر چیز اس کے خلاف جا رہی تھی۔ لگتا تھا کہ فرینک پھانسی کا مجرم قرار دے دیا جائے گا۔ تبھی رڈل مقتولین کی پوسٹ مارٹم رپورٹ پولیس اسٹیشن پہنچی جس نے ساری کہانی کو ہی ڈرامائی انداز میں بدل کر رکھ دیا۔

پولیس آفیسرز نے اتنی عجیب و غریب رپورٹ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ مقتولین کے مردہ جسموں کی جانچ پڑتال کے بعد ڈاکٹروں کی ٹیم اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ رڈل گھرانے کے کسی بھی فرد کو نہ تو زہر دیا گیا تھا اور نہ ہی چاقو سے قتل کیا گیا تھا اور نہ ہی ان کا گلا گھونٹا گیا تھا۔ ان کے جسم پر کسی قسم کا زخم نہیں پایا گیا جس سے یہ اندازہ لگایا جاتا کہ انہیں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہو۔ ڈاکٹروں کے مکمل معائنے کے بعد یہ بات صاف ظاہر کی گئی تھی کہ ان لوگوں کے جسم پر کوئی ایسا نشان بھی نہیں تھا کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ ان پر حملہ کیا گیا ہو اور جسم کو چوٹ پہنچائی گئی ہو۔ نہ ہی ان کی کوئی ہڈی ٹوٹی یا اپنی جگہ سے ہلی تھی۔ ڈاکٹروں نے اپنی قابلیت کے مطابق یہ کہا تھا کہ وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مرنے والے افراد کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا گیا ہے۔ رپورٹ عجیب اور حیرت ناک تھی جو یہ ظاہر کر رہی تھی کہ رڈل گھرانے کے تینوں افراد مکمل طور پر تندرست اور کسی بھی قسم کی بیماری کا شکار نہیں تھے۔ وہ کسی غیر طبعی موت کا شکار نہیں ہوئے۔ معمہ تو یہ تھا کہ وہ تینوں مر چکے تھے۔ ڈاکٹروں نے یہ ذکر بھی کیا تھا کہ صرف ایک بات دیکھنے میں آئی ہے کہ تینوں رڈل افراد میں ایک چیز مشترک پائی گئی ہے کہ موت کے وقت ان کے چہروں پر گہری دہشت چھائی ہوئی

تھی۔ پولیس آفیسرز نے اس رپورٹ پر مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس بات پر بھلا کون یقین کرے گا کہ تین صحت مند اور صحیح الدماغ لوگ محض دہشت سے مر گئے۔۔۔؟

چونکہ اس بات کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں تھا کہ رڈل گھرانے کی موت قتل کی وجہ سے ہوئی ہے اس لئے پولیس کو مجبوراً فرینک کو چھوڑنا پڑا۔ مرنے والوں کو لٹل ہینگلیٹن کے چھوٹے سے قبرستان میں دفنا دیا گیا۔ کچھ عرصے تک ان کی قبریں خوف اور توہمات کا موضوع بنی رہیں۔ جب فرینک برائس پولیس کی حراست سے رہا ہو کر واپس رڈل ہاؤس لوٹا تو وہ اپنی چھوٹی سی کٹیا میں رہنے لگا۔ گاؤں والوں کا منہ حیرت سے پھٹے کا پھٹا رہ گیا۔ وہ اسے شک بھری نظروں سے گھورتے رہتے تھے۔

"پولیس چاہے جو کہے۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر میں تو اب بھی یہی دعویٰ کرتا ہوں کہ اسی نے ان لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔" ڈاٹ نے 'ہینگ مین بار' میں زور دیتے ہوئے کہا۔ "اگر اس میں ذرا سی شرافت ہوتی تو وہ یہاں سے جا چکا ہوتا۔ آخر وہ جانتا ہے کہ ہم سب اسے ہی مجرم سمجھتے ہیں۔"

لیکن فرینک وہاں سے کہیں نہیں گیا۔ وہ رڈل ہاؤس میں رہنے والے اگلے گھرانے کے لئے بھی مالی کے فرائض انجام دیتا رہا۔ اس کے بعد اگلے آنے والے لوگوں کے لئے بھی۔ رڈل ہاؤس کی یہ بدنصیبی تھی کہ وہاں کوئی بھی گھرانہ زیادہ دنوں تک قیام نہیں کر پایا۔ ہر نئے مالک کو وہاں عجیب اور ڈراؤنا احساس ہوا۔ شاید کچھ حد تک ایسا فرینک کی وجہ سے بھی ہوتا تھا۔ لوگوں کے رڈل ہاؤس میں نہ ٹکنے کی وجہ سے وہ غیر آباد رہنے لگا۔ اس کی دیکھ بھال نہ ہو سکی اور آخر کار وہ خستہ حالی کا شکار ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان دنوں رڈل ہاؤس کو ایک دولتمند شخص نے اپنی ملکیت میں لے لیا تھا مگر وہ بھی اس میں رہائش پذیر نہیں ہوا۔ وہ اس کا کوئی استعمال نہیں کرتا تھا۔ گاؤں والوں کا خیال تھا کہ اس نے رڈل ہاؤس کو محض ٹیکس بچانے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ حالانکہ کسی کو بھی واضح طور پر یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے ٹیکس کیسے بچ سکتا ہے؟ دولتمند مالک نے فرینک کو ملازمت سے برطرف نہیں کیا بلکہ اسے بیرونی باغیچے کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سونپ دی تھی۔ وہ اسے باقاعدگی سے تنخواہ دیتا رہا۔

اب فرینک ستتر برس کا ہونے والا تھا۔ وہ بہت اونچا سننے لگا تھا۔ اس کا اکڑا ہوا پاؤں مزید اکڑ چکا تھا۔ اس کے باوجود وہ اچھے موسم میں پھولوں کی کیاریوں میں پورے جوش و خروش سے کام کرتے ہوئے گھومتا رہتا تھا حالانکہ اسے کانٹے دار جھاڑیوں سے جم کر نبٹنا پڑتا تھا۔

فرینک کو صرف کانٹے دار جھاڑیوں سے ہی جھنجھلاہٹ نہیں ہوتی تھی بلکہ گاؤں کے شرارتی لڑکوں نے بھی اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ وہ اکثر رڈل ہاؤس کی کھڑکیوں پر سنگ باری کرتے رہتے تھے۔ صرف یہی نہیں۔ وہ اپنی سائیکلوں پر سوار ہو کر صحن میں گھس آتے اور فرینک کی کیاریوں پر چڑھ جاتے۔ فرینک کو بگڑی ہوئی کیاریوں کو دوبارہ سے درست کرنے میں کافی وقت لگتا تھا۔ ایک دو بار تو لڑکے مکان کی دیوار پر چڑھ کر گھر کے اندر گھس گئے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ بوڑھے فرینک کا مکان اور باغیچے سے گہرا لگاؤ تھا۔ جب وہ اپنی چھڑی ہلاتا ہوا باغیچے میں لنگڑاتا چلا آتا تھا اور بھرائی آواز میں ان پر چلاتا تھا تو لڑکوں کو بڑا مزہ آتا تھا۔ فرینک کو پورا یقین تھا کہ لڑکے اسے صرف اسی لئے ستاتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے ماں باپ اور دادا دادی کی طرح اسے قاتل سمجھتے ہیں۔ اگست کی ایک رات کو فرینک کی آنکھ اچانک کھل گئی۔ اس نے بستر پر لیٹے لیٹے رڈل ہاؤس کی طرف نظر ڈالی تو وہ چونک اُٹھا۔ اسے وہاں ایک عجیب چیز دکھائی دی۔ اس نے سوچا کہ لڑکے اسے ستانے کی کوشش میں ایک قدم اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

فرینک کے اکڑے ہوئے پاؤں میں شدید ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔ جس کے درد سے وہ گہری نیند سے بیدار ہوا تھا۔ پہلے کبھی اس پیر میں اتنا درد نہیں ہوا تھا۔ جتنا کہ اب بڑھاپے میں ہو رہا تھا۔ وہ اپنے بستر سے اٹھا اور لنگڑاتا ہوا باورچی خانے میں پہنچا تاکہ گرم پانی کی بوتل بھر کر اپنے گھٹنے کی سینکائی کر لے۔ جب وہ سنک کے پاس کھڑے ہو کر پانی گرم کرنے کے لئے کیتلی میں بھر رہا تھا تو اس کی نگاہیں غیر ارادی طور پر رڈل ہاؤس کی طرف اُٹھ گئیں۔

رڈل ہاؤس کی بالائی منزل کی کھڑکیوں میں روشنی چھن کر آ رہی تھی۔ فرینک فوراً سمجھ گیا کہ وہاں کیا ہو رہا ہوگا۔ یقیناً شریر لڑکے پھر سے مکان میں گھس گئے تھے۔ تھراتی روشنی سے یہ صاف ظاہر تھا کہ انہوں نے آگ بھی جلا رکھی ہے۔

فرینک کے پاس فون کی سہولت موجود نہیں تھی اور ویسے بھی جب سے پولیس نے رڈل ہاؤس کے جاں بحق ہونے والے افراد کے بارے میں اس سے ناشائستہ انداز میں پوچھ گچھ کی تھی۔ تب سے ہی وہ پولیس پر خاص بھروسہ نہیں کرتا تھا۔ اس نے جلدی سے کیتلی نیچے رکھی اور لنگڑاتا ہوا اپنے گھر کی بالائی منزل پر موجود خواب گاہ میں پہنچ گیا۔ پاؤں کے درد کے باوجود وہ جتنی تیزی سے ہو سکتا تھا چلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے سرعت رفتار سے پورے کپڑے پہنے اور پھر پاؤں گھسیٹتا ہوا باورچی خانے میں واپس لوٹ آیا۔ اس نے باورچی خانے کے دروازے کے عقب میں دیوار پر لٹکی ہوئی زنگ آلود پرانی چابی اتاری اور دیوار کے ساتھ لگی ہوئی اپنی ٹہلنے والی لاٹھی بھی اُٹھا لی۔



اس کے بعد وہ اندھیرے میں باہر نکل آیا۔

رڈل ہاؤس کے سامنے والے دروازے یا کھڑکیوں پر ایسا کوئی نشان دِکھائی نہیں دے رہا تھا جس سے معلوم ہوتا کہ اندر گھسنے والے لڑکوں نے یہ رستہ استعمال کیا ہو۔ فرینک لنگڑاتا ہوا صحن کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ پیچھے والے دروازے کی طرف جا رہا تھا جو پوری طرح عشق پیچاں کی بیل کے پیچھے چھپ چکا تھا۔ اس نے پرانی چابی سے تالا کھولا۔ دروازہ بنا آواز کئے کھلتا چلا گیا۔

وہ غار جیسے باورچی خانے میں داخل ہوا۔ فرینک کئی سالوں سے وہاں نہیں آیا تھا اور وہاں پر گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا لیکن اسے اچھی طرح یاد تھا کہ ہال کی طرف جانے والا دروازہ کدھر ہے۔ وہ اندھیرے میں ٹٹولتا ہوا اسی طرف بڑھا۔ اسکے نتھنوں میں سیلاب زدہ کائی کی مہک بھرنے لگی۔ اس کے کانوں میں آوازوں کی بھنبھناہٹ پڑ رہی تھی جو بالائی منزل سے آ رہی تھیں۔ اسے چلتے پھرتے قدموں کی آہٹ بھی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ چوکنا انداز میں آگے بڑھا اور ہال میں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ دروازے کے دونوں طرف والی کھڑکیوں پر موٹے پردے پڑے تھے۔ اس لئے یہاں بھی اندھیرا تھا۔ وہ احتیاط سے سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ چڑھتے وقت وہ سیڑھیوں پر جمی ہوئی دھول کی موٹی تہہ کو دعائیں دیتا جا رہا تھا کیونکہ اس سے اس کے پیروں کی آہٹ اور لاٹھی ٹیکنے کی آواز بالکل دب سی گئی تھی۔

اوپر پہنچنے کے بعد فرینک جیسے ہی دائیں طرف مڑا۔ اسے فوراً معلوم ہو گیا کہ شریر لڑکے کہاں موجود ہیں۔ راہداری کے بالکل آخری موڑ پر ایک دروازہ نصف کھلا ہوا تھا۔ اس کی درز میں سے ہلتی ہوئی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ جس سے سیاہ فرش پر لمبی سی سنہری لکیر پڑ رہی تھی۔ فرینک اور پاس گیا۔ اس نے اپنی لاٹھی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی تھی۔ وہ دروازے کے کچھ قدم قریب پہنچ گیا۔ یہاں سے وہ دروازے کی درز میں سے کمرے کے اندر کی جھلک دیکھ سکتا تھا۔

اس نے دیکھا کہ آتشدان میں آگ جل رہی تھی۔ اس سے اسے حیرانی ہوئی۔ اس نے اب چلنا بند کر دیا اور دھیان سے سننے کی کوشش کرنے لگا کیونکہ اندر سے کسی آدمی کی آواز سنائی دے رہی تھی جو سہما ہوا اور خوفزدہ محسوس ہو رہا تھا۔

" آقا۔۔۔۔ اگر آپ کو ابھی بھی بھوک لگ رہی ہو تو بوتل میں تھوڑا دودھ اور بچا ہے۔"

" بعد میں لوں گا۔۔۔" دوسری آواز آئی۔ یہ آواز تھی تو ایک آدمی کی ہی۔۔۔۔ لیکن یہ بڑی عجیب آواز تھی۔ یہ کافی تیکھی اور برفیلی ہوا کے جھونکے کی طرح یخ بستہ لگ ہو رہی تھی۔ اس آواز میں ایسا کچھ تھا جس سے فرینک کی گردن کے پیچھے کے بچے کھچے بال بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

"وارم ٹیل ! مجھے آگ کے تھوڑا قریب کھسکاؤ۔۔۔۔"

فرینک نے زیادہ اچھی طرح سننے کیلئے اپنا دایاں کان دروازے کی طرف گھمایا۔ اندر سخت فرش پر بوتل رکھنے اور پھر بھاری کرسیوں کے گھسٹنے کی آوازیں سنائی دیں۔ فرینک کو کرسی دھکیلنے والے پستہ قامت شخص کی ایک جھلک دکھائی دی۔ جس کی پیٹھ دروازے کی طرف تھی۔ وہ ایک لمبا چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ اس کے سر کا پچھلا حصہ گنجا تھا۔ پھر وہ دکھائی دینا بند ہو گیا۔

"ناگنی کہاں ہے۔۔۔۔؟" یخ بستہ آواز نے پوچھا۔

" مجھے۔۔۔۔۔ مجھے نہیں معلوم آقا!" پہلی آواز گھبرا کر بولی۔ "مجھے لگتا ہے کہ وہ مکان کا جائزہ لینے کیلئے گئی ہو گی۔"

"ہمارے سونے سے پہلے تم اس کا دودھ نکال لینا۔۔۔۔۔۔۔ وارم ٹیل!" دوسری آواز نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ "مجھے رات کو بھوک لگے گی۔ میں لمبے سفر کے باعث بہت تھک چکا ہوں۔"

بھنویں سکیڑ کر فرینک نے اپنے اچھے کان کو دروازے کے مزید قریب کرلیا۔ اب وہ پورے دھیان سے اندر ہونے والی گفتگو کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر وارم ٹیل نامی شخص دوبارہ بولا۔

" آقا! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ہم لوگ یہاں کتنے عرصے تک قیام کریں گے۔۔؟"

" ایک ہفتے تک۔۔۔۔۔" یخ بستہ آواز نے جواب دیا۔ "شاید اس سے بھی زیادہ۔ یہ جگہ کافی آرام دہ ہے اور ہم ابھی اپنے منصوبے پر عمل نہیں کر سکتے۔ کوئیڈچ عالمی کپ ختم ہونے تک کوئی بھی قدم اُٹھانا سراسر حماقت ہوگی۔"

فرینک نے اپنے کان میں گانٹھ دار انگلی ڈال کر گھمائی۔ اسے یقین تھا کہ کان کے میل کی وجہ سے وہ ٹھیک سے نہیں سن پایا تھا کیونکہ اس نے کوئیڈچ سنا جو کہ کوئی لفظ ہی نہیں ہوتا ہے۔

" کوئیڈچ عالمی کپ۔۔۔۔۔۔۔۔آقا۔۔؟" وارم ٹیل نے پوچھا۔ (فرینک نے اپنے کان میں اور گہرائی تک انگلی گھمائی) " معاف کیجئے آقا! ۔۔۔۔۔۔۔ میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔۔۔ ہم عالمی کپ ختم ہونے تک کچھ کیوں نہیں کر سکتے ہیں۔۔؟"

"بے وقوف! اس وقت دنیا بھر کے جادوگر اس ملک میں آرہے ہیں۔ وزارتِ جادوگری کا ہر مداخلت پسند آرر ڈیوٹی پر تعینات رہے گا اور وہ ہر معمولی سے معمولی حرکت پر بھی کڑی نظر رکھے گا چھوٹی سی چھوٹی چیز کی بھی محتاط نظروں سے کڑی جانچ کی جائے گی۔ لوگوں کے شناختی کاغذات۔ اجازت ناموں اور سامان کی بار بار پڑتال ہوگی۔ حفاظت بے حد تگڑی ہوگی تاکہ ماگلوؤں کو اس بارے میں کچھ بھی نہ پتہ چل پائے۔ اس لئے ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔"

فرینک نے اپنے کان صاف کرنے کی کوشش چھوڑ دی۔ اس نے صاف صاف ' وزارتِ جادوگری۔۔۔ جادوگر۔۔۔۔۔۔اور ماگلوؤں' کے الفاظ سنے تھے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان الفاظ کا کوئی خفیہ مطلب ہوگا۔ فرینک اچھی طرح جانتا تھا کہ صرف دو ہی لوگ خفیہ الفاظ

میں بات کرتے ہیں۔ ایک جاسوس اور دوسرے ملزمان۔ فرینک نے ایک بار پھر اپنی لاٹھی کس کر پکڑلی اور زیادہ دھیان سے سننے لگا۔

" توآقا نے فیصلہ کرلیا ہے؟۔۔۔۔۔" وارم ٹیل نے دھیرے سے پوچھا۔

" یقینی طور پر میں نے فیصلہ کرلیا ہے وارم ٹیل!" یخ بستہ آواز میں اب خبردار کرنے کی جھلک عیاں تھی۔

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔ پھر وارم ٹیل کی آواز سنائی دی۔ اس کے منہ سے الفاظ عجلت سے نکلے جیسے وہ اپنی ہمت کے جواب دینے سے پہلے ہی انہیں بول دینا چاہتا ہو۔

" آقا! یہ کام ہیری پوٹر کے بغیر بھی تو کیا جاسکتا ہے۔"

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی جو تھوڑی زیادہ لمبی تھی اور پھر۔۔۔۔۔۔

"ہیری پورٹر کے بغیر۔۔۔؟" دوسری آواز نے دھیرے سے کہا۔ "اچھا۔۔۔"

" آقا! میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس لڑکے کی کوئی پرواہ ہے۔" وارم ٹیل نے بلند آواز میں کہا۔ "لڑکے کی قطعی پرواہ نہیں ہے۔ میں تو ایسا اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ اگر ہم کسی اور جادوگرنی یا جادوگر کا۔۔۔۔۔ کسی بھی جادوگر کا۔۔۔۔۔۔ استعمال کریں تو یہ کام بہت جلدی انجام پا جائے گا۔۔۔۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرصے کے لئے آپ کو تنہا چھوڑ کر چلا جاؤں۔۔؟۔۔۔۔۔آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں بہت اچھی طرح اپنا بھیس بدل سکتا ہوں۔ میں دو ہی دن میں کسی معقول جادوگر کو لے کر یہاں لوٹ آؤں گا۔۔۔۔۔۔؟"

"یہ ٹھیک ہے کہ میں کسی دوسرے جادوگر کا استعمال کرسکتا ہوں۔۔۔۔" دوسری آواز دھیرے سے بولی۔

" آقا! اسی میں سمجھداری ہو گی۔" وارم ٹیل اب بہت راحت بھری آواز میں بول رہا تھا۔" ہیری پوٹر پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہو گا کیونکہ اس کی نگرانی بہت کڑی ہو گی۔۔۔۔۔۔"

"اس لئے تم میری رضاکارانہ مدد کرنا چاہتے ہو اور اس کا متبادل ڈھونڈ کر لانا چاہتے ہو۔۔؟۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید اب تم میری دیکھ بھال کرتے کرتے اکتا گئے ہو وارم ٹیل! کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کچھ عرصے کا بہانہ کرکے تم مجھے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر جانا چاہتے ہو۔۔۔۔۔؟"

"آقا۔۔۔۔۔مم ۔۔۔۔ میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا ہوں بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔"

"مجھ سے جھوٹ مت بولو وارم ٹیل!" دوسری آواز میں غراہٹ کا عنصر جھلک رہا تھا۔" مجھے ہمیشہ سچائی کا پتہ چل جاتا ہے۔ تم اس بات پر پچھتا رہے ہو کہ تم میرے پاس کیوں چلے آئے۔۔؟ تم مجھے بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میری طرف دیکھتے وقت تمہاری ناک سکڑ جاتی ہے اور مجھے چھوتے ہوئے تم کانپ جاتے ہو۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔آقا۔۔۔۔آپ کے لیے میری عقیدت۔۔۔۔۔۔"

" عقیدت نہیں بزدلی کہو۔۔۔ اگر تمہارے پاس رہنے کیلئے کوئی اور ٹھکانہ ہوتا تو تم ایک پل بھی یہاں نہ ٹھہرتے۔ مجھے دن میں کئی بار دودھ پینا پڑتا ہے۔ میں تمہارے بغیر زندہ کیسے رہ سکتا ہوں؟ ناگنی کا دودھ کون نکالے گا۔۔۔؟"

"لیکن آقا۔۔۔۔۔۔۔۔اب تو آپ کافی تندرست دکھائی دے رہے ہیں!"

"جھوٹے کہیں کے۔۔۔۔" دوسری آواز کی کرختگی بڑھ گئی۔ "میں ذرا بھی تندرست نہیں

ہوں۔ تمہاری غیر ذمہ دارانہ دیکھ بھال کی بدولت میں نے جو صحت حاصل کی ہے وہ کچھ ہی دنوں میں جا سکتی ہے۔۔۔۔۔۔"

پھر خاموشی چھا گئی۔

وارم ٹیل نے بڑبڑانا بند کر دیا اور فوراً ہی چپ ہو گیا۔ کچھ پل تک فرینک کو آگ میں لکڑیوں کے تڑکنے کی آواز کے علاوہ اور کچھ سنائی نہیں دیا۔ پھر دوسری آواز دوبارہ بولی۔ اس کے لہجے میں پھنکار نے جیسا دھیما پن جھلک رہا تھا۔

"میرے پاس اس لڑکے کا استعمال کرنے کی کئی وجوہات ہیں جو میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ اس لئے میں کسی دوسرے کا استعمال نہیں کروں گا۔ میں نے تیرہ سال تک انتظار کیا ہے۔ کچھ اور مہینوں کے انتظار سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جہاں تک لڑکے کی حفاظت کا سوال ہے مجھے یقین ہے کہ میری منصوبہ بندی یقیناً کامیابی سے دوچار ہو گی۔ بس تمہیں تھوڑی ہمت دکھانا پڑے گی۔ وارم ٹیل! ۔۔۔۔۔۔ اور تم ہمت ضرور دکھاؤ گے کیونکہ تم لارڈ والڈیمورٹ کے غصے کا شکار نہیں بننا چاہو گے۔۔۔۔۔"

" آقا میری بات تو سنئے۔۔۔" وارم ٹیل کی آواز میں ایک بار پھر دہشت جھلکنے لگی۔ "اپنے پورے سفر میں۔ میں اسی منصوبہ بندی کے بارے میں سوچتا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔آقا! جلد ہی لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ برتھا جورکنس لاپتہ ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنی منصوبہ بندی پر چلتے ہیں اور اگر ہم قتل۔۔۔"

"اگر۔۔۔۔" دوسری آواز نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ "اگر۔۔۔؟۔۔ وارم ٹیل! اگر تم منصوبہ بندی پر چلو گے تو وزارتِ جادوگری کو یہ معلوم ہی نہیں ہو پائے گا کہ کوئی اور غائب ہوا ہے۔ تم یہ کام چپ چاپ اور شور شرابے کے بغیر کرو گے۔ کاش یہ کام خود کر پاتا۔ لیکن میری حالت اتنی خراب ہے۔۔۔ چلو وارم ٹیل! ہمیں اپنے راستے سے ایک اور رکاوٹ کو ہٹانا ہے پھر ہیری پوٹر

تک پہنچنے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ میں تمہیں یہ کام اکیلے کرنے کیلئے نہیں کہہ رہا ہوں۔ تب تک میرا وفادار خدمت گزار بھی دوبارہ ہمارے ساتھ ہوگا۔۔۔"

"میں بھی تو آپ کا وفادار خدمت گزار ہوں آقا!۔۔۔۔" وارم ٹیل نے چڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے زاری کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"وارم ٹیل! مجھے ایسے خدمت گزار کی ضرورت ہے جس کے پاس دماغ ہو اور جس کی عقیدت کبھی نہ ڈگمگائی ہو۔ وارم ٹیل! بدقسمتی سے تم میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔۔۔۔۔"

" آقا۔۔۔۔ میں نے آپ کو بہت تلاش کیا تھا۔" وارم ٹیل نے شکایتی انداز میں کہا۔ "میں نے ہی تو آپ کو تلاش کیا۔ میں ہی تو برتھا جورکنس کو آپ کے پاس لایا تھا۔۔۔۔۔"

"تمہاری بات صحیح ہے۔" دوسری آواز نے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔

"وارم ٹیل! مجھے تم سے اتنے عمدہ کام کی امید نہیں تھی۔ ویسے سچ کہا جائے تو اسے لاتے وقت تمہیں اس بات کا احساس بھی نہیں تھا کہ وہ کتنے کام کی ہوگی۔۔۔؟۔۔۔ ہے نا؟"

" آقا۔۔۔ میں نے۔۔۔۔ میں نے سوچا تھا کہ وہ ہمارے کام آسکتی ہے۔۔۔۔۔۔"

" بالکل جھوٹ۔۔۔۔۔۔" دوسری آواز نے غرا کر کہا۔ اب اس میں غصے کا پہلے سے کہیں زیادہ عنصر واضح جھلک رہا تھا۔ "بہر حال! میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ اس نے ہمیں جو معلومات فراہم کی ہیں، وہ بہت قیمتی ہیں۔ اس کے بغیر میں اپنی منصوبہ بندی نہیں تیار کر سکتا تھا۔ تمہیں اس کام کا انعام ملے گا وارم ٹیل! میں تمہیں اپنا ایک بہت ہی خاص کام کرنے کا موقعہ دوں گا۔ جسے کرنے کیلئے میرے کئی وفادار معتقد اپنا دایاں ہاتھ کٹوانے کو تیار ہوں گے۔۔۔۔۔"

"سس۔۔۔۔۔ سچ مچ۔۔۔۔۔۔۔آقا؟۔۔۔۔۔ کون سا کام۔۔۔۔۔۔؟" وارم ٹیل ایک بار پھر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔

" آہ وارم ٹیل! اگر وہ راز میں تمہیں ابھی بتادوں گا تو تمہیں اس وقت مسرت کا احساس نہیں ہوگا۔ تمہارا وہ کام سب سے آخر میں آئے گا۔۔۔۔ لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں بھی برتھا جورکنس جتنی سرخروئی کا سامان ملے گا۔۔۔۔۔"

" آ۔۔۔۔۔۔۔۔آ۔۔۔۔۔۔پ!" وارم ٹیل کی آواز اچانک بہت تھرا اُٹھی جیسے اس کا منہ بالکل سوکھ گیا ہو۔ "آپ۔۔۔۔۔مجھے بھی۔۔۔۔۔۔۔مار۔۔۔۔۔۔۔ڈالیں گے۔۔۔۔۔؟"

" وارم ٹیل۔۔۔۔۔۔۔۔ وارم ٹیل! " یخ بستہ آواز نے چکنے چپڑے انداز میں کہا۔ "میں تمہیں بھلا کیوں ماروں گا۔۔؟ برتھا کو تو مجھے صرف اس لئے مارنا پڑا کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ میرے سوالوں کا جواب دینے کے بعد وہ کسی کام کی نہیں تھی۔ وہ بالکل بے کار اور بے فائدہ مند ہو چکی تھی۔ ویسے بھی اگر وہ وزارتِ جادوگری میں لوٹ کر یہ بتادیتی کہ وہ تعطیلات مناتے ہوئے تم سے ملی تھی تو بہت عجیب سوال کھڑے ہوسکتے تھے۔ دنیا جن جادوگروں کو مرا ہوا تصور کرتی ہے انہیں کسی سرائے میں وزارت کی جادوگرنیوں سے نہیں ٹکرانا چاہئے۔۔۔۔"

وارم ٹیل اتنی دھیمی آواز میں بڑبڑایا کہ فرینک اس کی بات سن نہیں سکا۔ لیکن اسے سن کر دوسری آواز کی ہنسی نکل گئی تھی۔ ایک لطف اندوز ہوتی ہوئی ہنسی۔۔۔۔۔۔۔جو اس کی آواز کی طرح بے حد سرد تھی۔

"ہم اس کی یادداشت مٹا سکتے تھے۔۔؟ تمہاری بات تو اپنی جگہ صحیح ہے لیکن طاقتور جادوگر یادداشت مٹانے کے جادوئی کلمات کے تالے کھول لینے کے ماہر ہوتے ہیں۔ جیسا میں

نے اس سے سوال پوچھتے وقت ثابت کیا تھا۔ میں نے اس سے جو معلومات اگلوائی ہیں ان کا استعمال نہ کرنا اس کی یادداشت کی سراسر توہین ہوگا۔۔۔۔وارم ٹیل!"

باہر راہداری میں فرینک کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ لاٹھی پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ یخ بستہ آواز والا آدمی ایک عورت کو قتل کر چکا تھا۔ وہ کسی پچھتاوے کے بغیر یوں بات کر رہا تھا جیسے اس نے کوئی مزیدار کام سرانجام دیا ہو۔ وہ یقیناً بہت خطرناک تھا۔۔۔۔ہیری پوٹر نام کا لڑکا۔۔۔۔۔۔چاہے جو بھی ہو اس وقت شدید خطرے میں تھا۔

فرینک جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ اب پولیس کے پاس جانے کا وقت آ چکا تھا۔ وہ مکان سے چپ چاپ باہر نکلے گا اور سیدھا گاؤں کے ٹیلی فون بوتھ تک جائے گا۔ لیکن یخ بستہ آواز والا شخص دوبارہ بولنے لگا اور فرینک اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے پورے دھیان سے سننے لگا۔

"ایک اور قتل کرنا ہوگا۔۔۔۔میرا وفادار خدمت گزار ہوگورٹس میں ہوگا۔۔۔۔۔۔ہیری پوٹر میرے قبضے میں ہوگا وارم ٹیل! سب کچھ طے ہو چکا ہے۔اب آگے بحث مت کرنا۔ لیکن خاموش۔۔۔۔۔۔مجھے ناگنی کی آواز سنائی دے رہی ہے۔۔۔۔"

اور پھر دوسرے آدمی کی آواز بدل گئی۔ وہ ایسی آوازیں نکالنے لگا جو فرینک نے پہلے کبھی نہیں سنی تھیں۔ وہ خوفناک پھنکارنے جیسی آواز نکال رہا تھا۔ سانس کھینچے بغیر تھوک رہا تھا۔فرینک کو لگا کہ شاید اسے دورہ پڑ گیا ہے۔

اسی وقت اسے اندھیرے میں اپنے پیچھے آہٹ سنائی دی۔ جب اس نے پلٹ کر دیکھا تو دہشت کے مارے اسے سانس لینا بھی بھول گیا۔اس کی حالت ایسی تھی جیسے لقوہ مار گیا ہو۔

اندھیری راہداری کے فرش پر کوئی چیز رینگتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھی۔ جب وہ چیز دروازے کی درز سے زمین پر پڑتی ہوئی آگ کی روشنی میں آئی تو اس نے خوفزدہ ہو کر دیکھا کہ

وہ ایک بہت بڑا اژدہا تھا۔ جو کم از کم بارہ فٹ لمبا تھا۔ گم صم فرینک دہشت سے اژدہے کے لہراتے بدن کو فرش پر جمی دھول کی موٹی تہہ میں لہر نما بل دار نشان بنا کر قریب آتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اژدہا بہت پاس آچکا تھا۔ اب وہ کیا کرے۔۔۔؟ باورچی خانے کا اکلوتا راستہ اسی کمرے میں سے جاتا تھا جہاں دونوں آدمی قتل کی منصوبہ بندی بنا رہے تھے۔ اگر وہ یہیں کھڑا رہے گا تو اژدہا اسے یقینی طور پر ڈس لے گا۔

لیکن اس سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کر پاتا۔ اژدہا اس کے بالکل برابر پہنچ گیا اور پھر ناقابل حد تک غیر یقینی اور معجزاتی طور پر اسے کچھ بھی کہے بغیر آگے گزر گیا۔ وہ درز میں سے ہوتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ دروازے کے پیچھے سے آرہی یخ بستہ آواز کی پھنکاروں کی طرف جا رہا تھا اور کچھ ہی لمحہ میں اس کی ہیرے کی طرح دکھائی دینے والی دم دروازے کی درز میں سے غائب ہو گئی۔

اب تک فرینک کے ماتھے پر پسینہ آچکا تھا اور لاٹھی پر رکھا ہوا ہاتھ خوف سے کانپنے لگا تھا۔ کمرے کے اندر سے یخ بستہ آواز لگاتار پھنکار رہی تھی اور فرینک کے دل میں ایک عجیب سا۔۔۔۔۔۔ ایک ناقابل یقین سا خیال آیا۔۔۔۔۔ کیا وہ آدمی اژدہے سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔؟

فرینک کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہاں کیا ہو رہا تھا۔ وہ جلد از جلد اپنے پلنگ پر رکھی ہوئی گرم پانی کی بوتل کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔ مصیبت یہ تھی کہ اس کا پاؤں ہل نہیں پا رہا تھا جیسے زمین سے چپک گیا ہو۔ جب وہ کانپتا ہوا وہیں کھڑے کھڑے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا تو یخ بستہ پھنکار دوبارہ انسانی آواز میں بولنے لگی۔ "وارم ٹیل! ناگنی بڑی ہی دلچسپ خبر لائی ہے۔"

"سچ۔۔۔۔سچ مچ۔۔۔۔۔۔۔۔۔آقا۔۔۔" وارم ٹیل خوش ہوتے ہوئے بولا۔

"ہاں وارم ٹیل!" یخ بستہ آواز نے کہا۔ "ناگنی نے ہمیں بتایا ہے کہ ایک بوڑھا ماگلو اس کمرے کے باہر کھڑا ہماری ساری باتیں سن رہا ہے۔"

فرینک کے پاس اب ہٹنے کا کوئی موقعہ نہیں تھا۔ قدموں کی آہٹ قریب آتی سنائی دی اور پھر کمرے کا دروازہ پورا کھل گیا۔ دروازے کی چوکھٹ پر اسے ایک پستہ قد اور گنجا ہوتا ہوا آدمی دکھائی دیا جسکے بال سفید ہو رہے تھے اسکی ناک نوکیلی تھی اور اس کی چھوٹی چھوٹی چمکتی ہوئی آنکھیں فرینک پر جمی ہوئی تھیں۔ اسکے چہرے پر ڈر اور دہشت کے آثار تھے۔

"وارم ٹیل! اسے اندر بلالو۔۔۔ تمہاری تہذیب کہاں چلی گئی ہے۔۔۔؟"

یخ بستہ آواز آگ کے سامنے والی پرانی کرسی سے آ رہی تھی لیکن فرینک کو یخ بستہ آواز والا شخص دکھائی نہیں دے پایا۔ اس کے سامنے انگیٹھی کے پاس کی خستہ حال چوکی پر اژدہا یوں بل کھا کر بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ کوئی خطرناک سانپ نہ ہو بلکہ پالتو کتا ہو۔

وارم ٹیل نے فرینک کو کمرے میں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ فرینک اب بھی بری طرح خوفزدہ اور دہلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے لاٹھی کس کر پکڑ لی اور پھر لنگڑاتا ہوا دروازے کے پار چلا آیا۔ کمرے میں صرف جلتی ہوئی آگ کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے دیواروں پر لمبی مکڑی جیسی پرچھائیاں پڑ رہی تھیں۔ فرینک نے کرسی کے پچھلے حصے کو گھور کر دیکھا۔ اس پر بیٹھا ہوا آدمی یقیناً اپنے خدمت گزار سے بھی پستہ قد ہوگا کیونکہ فرینک کو اس کے سر کا پچھلا حصہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تم نے سب کچھ سن لیا ماگلو۔۔۔؟" یخ بستہ آواز نے ٹھہرے ہوئے انداز سے پوچھا۔

"تم مجھے کس نام سے پکار رہے ہو۔۔۔؟" فرینک نے بہادری سے کہا۔ کیونکہ کمرے کے اندر آنے کے بعد اس کا ڈر ختم ہو گیا تھا۔ مقابلہ شروع ہو جانے کے بعد وہ جرأت کے ساتھ حالات کا سامنا کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا تھا۔ میدان جنگ میں بھی ہمیشہ یونہی ہوتا تھا۔

"میں تمہیں ماگلو کہہ رہا ہوں۔" یخ بستہ آواز نے جواب دیا۔ "اس کا مطلب یہ ہے کہ تم جادوگر نہیں ہو۔"

"میں نہیں جانتا کہ جادوگر سے تمہارا کیا مطلب ہے" فرینک نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر چھایا ہوا ڈر اب بالکل مٹ چکا تھا۔ "میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ میں نے آج رات جو باتیں سنی ہیں۔ انہیں اچھی طرح جاننے کے لئے پولیس کو گہری دلچسپی ہو گی۔ تم نے قتل کیا ہے اور تم کسی اور کو بھی قتل کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہو۔ میں تمہیں یہ بات بھی بتا دوں۔" اس نے چالاکی سے جملہ جوڑ دیا۔ "میری بیوی جانتی ہے کہ میں یہاں آیا ہوں۔ اس لئے اگر میں واپس نہ لوٹا۔۔۔"

"تمہاری کوئی بیوی نہیں ہے۔" یخ بستہ آواز نے بہت دھیمے انداز سے کہا۔ "کوئی بھی نہیں جانتا کہ تم یہاں آئے ہو۔ تم کسی کو بھی بتا کر نہیں آئے کہ تم یہاں آرہے ہو۔ ماگلو! لارڈ والڈیمورٹ سے جھوٹ مت بولو کیونکہ انہیں سب کچھ پتہ ہوتا ہے۔۔۔۔ وہ ہمیشہ سے سب کچھ جانتے ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔۔" فرینک نے روکھے پن سے کہا۔ "تم لارڈ ہو گیا؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھئے لارڈ صاحب! مجھے آپ کی تہذیب کچھ زیادہ پسند نہیں آئی۔ ذرا اپنا چہرہ تو دکھائیے۔ مرد کی طرح میرے سامنے تو آئیے۔۔۔"

"لیکن میں مرد نہیں ہوں ماگلو!" یخ بستہ آواز نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔ جو لکڑیوں کے تڑکنے کی آوازوں کی وجہ سے اب مشکل سے سنائی دے رہی تھی۔ "میں تو مرد سے بہت زیادہ اونچا عظیم ہوں پھر بھی۔۔۔۔۔۔۔ کیوں نہیں؟ میں تمہیں اپنا چہرہ دکھاتا ہوں۔ وارم ٹیل آکر میری کرسی تو گھماؤ۔۔۔۔"

وارم ٹیل تذبذب میں پڑ کر منمنانے لگا۔

"تم نے سنا نہیں۔ وارم ٹیل۔۔۔؟"

پستہ قد آدمی اپنا چہرہ اوپر اُٹھا کر دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتے ہوئے آگے بڑھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے آقا اور آتشدان کے پاس پرانی چوکی پر بیٹھے ہوئے اژدہے کی سمت میں جانا نہیں چاہتا تھا۔ پھر وہ کرسی کو سرکانے لگا۔ جب کرسی کے پائے اژدہے کی چوکی کی طرف آئے تو وہ اپنا تکونا سر اُٹھا کر دھیرے دھیرے پھنکارنے لگا۔

اور پھر جب کرسی گھومی تو فرینک کو نظر آگیا کہ اس پر کون بیٹھا تھا۔ اس کی لاٹھی کھٹ کی آواز کے ساتھ فرش پر گرتی چلی گئی۔ اس کا منہ دہشت سے کھل گیا اور وہ حلق پھاڑ کر چیخنے لگا۔ وہ اتنی زور سے چیخ رہا تھا کہ اسے کرسی پر بیٹھے شخص کے الفاظ بھی سنائی نہیں دیئے جو اس نے اپنی چھڑی اُٹھا کر بولے تھے۔ تیز چندھیا دینے والی سبز روشنی چمکی اور فرینک برائس زمین پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ فرش پر گرنے سے پہلے ہی جاں بحق ہو چکا تھا۔



دو سو میل دور ہیری پوٹر نامی لڑکا چونک کر بیدار ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆


نجم نور خان

ہیری پوٹر پیٹھ کے بل لیٹ کر تیز تیز سانسیں لے رہا تھا جیسے وہ میلوں کا فاصلہ دوڑ لگا کر وہاں پہنچا ہو۔ ایک بھیانک خواب کے باعث اس کی نیند اچاٹ ہو گئی تھی۔ ہیری کے ہاتھ اس کے ماتھے کو اب بھی کس کر پکڑے ہوئے تھے۔ اس کے ماتھے پر بجلی کی کوند جیسا جو پرانا نشان تھا۔ وہ اب اس کی انگلیوں کے نیچے بری طرح جل رہا تھا جیسے اس پر کسی نے دہکتی ہوئی سلاخ رکھ دی ہو۔

دوسرا باب

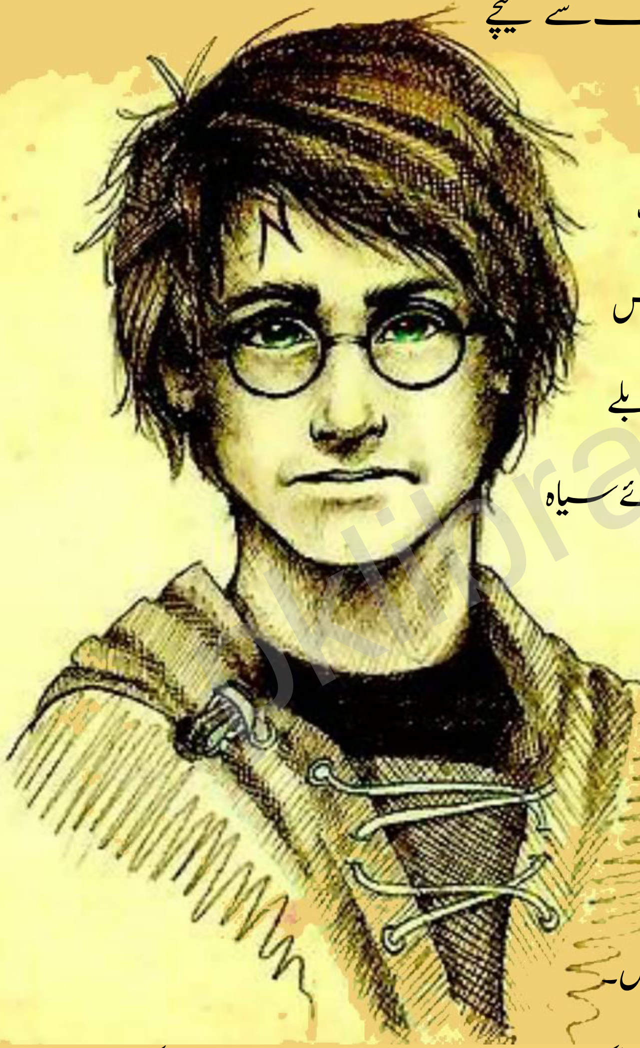


زخم کا نشان



وہ بستر پر اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا ایک ہاتھ زخم والے نشان پر اب بھی جما ہوا تھا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے بستر کے پاس والی میز سے اپنی عینک ٹٹولی۔ عینک لگانے کے بعد اسے خواب گاہ زیادہ اچھی طرح دکھائی دینے لگی۔ کھڑکیوں کے باہر اسٹریٹ لیمپس کی مدھم نارنجی روشنی پردوں سے چھن کر اندر آرہی تھی۔

ہیری نے ایک بار پھر اپنے نشان پر انگلیاں پھیریں۔ نشان میں اب بھی درد ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے بستر کے پاس والا لیمپ جلایا اور پلنگ سے نیچے اتر گیا۔ وہ آہستگی سے چلتا ہوا کمرے کے دوسری طرف موجود الماری تک پہنچا اور اسکے دونوں پٹ کھول دیئے۔ الماری میں لگے ہوئے آئینے میں اس نے اپنے سراپے کو ٹٹولا۔ وہاں اسے چودہ سال کے دبلے پتلے لڑکے کا عکس دکھائی دیا۔ اسکے بکھرے ہوئے سیاہ بالوں کے نیچے اسکی سبز آنکھیں فکر مندی میں ڈوبی نظر آرہی تھیں۔ اسنے آئینے میں اپنے ماتھے پر بجلی کی کوند جیسے نشان کو غور سے دیکھا۔ وہ بظاہر ٹھیک دِکھائی دے رہا تھا۔ مگر اب بھی اس میں درد کی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔



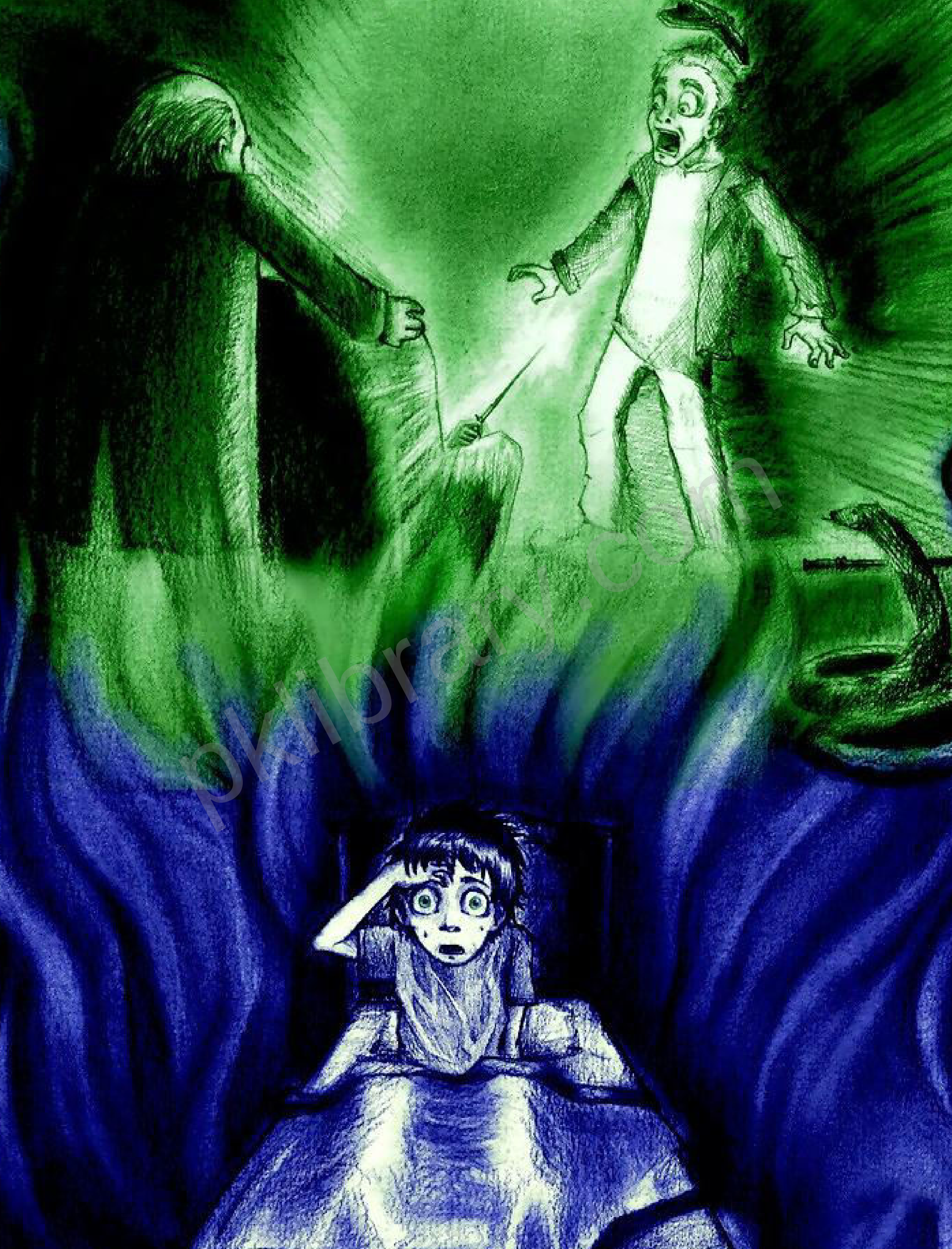
ہیری نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ جاگنے سے پہلے وہ کون سا خواب دیکھ رہا تھا وہ خواب اسے بے حد سچا محسوس ہوا تھا۔ خواب میں دکھائی دینے والے دو افراد کو تو وہ

اچھی طرح سے جانتا تھا مگر تیسرے شخص کو وہ بالکل نہیں پہچان پایا۔ وہ کون ہو سکتا تھا۔۔؟ اس نے تیوریاں چڑھا کر اپنے دماغ پر کافی زور ڈالا۔ وہ خواب کی جزئیات کو صحیح طرح سے یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسے ایک اندھیرے کمرے میں دھندلی تصویر یاد آئی۔ آتشدان کے قریبی خستہ حال چوکی پر ایک بڑا اژدہا بیٹھا ہوا تھا۔۔ پستہ قد آدمی پیٹر تھا جس کا دوسرا نام وارم ٹیل تھا۔۔ یخ بستہ اور سرد مہر آواز۔۔ لارڈ والڈیمورٹ کی آواز تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس خیال کے آتے ہی اس کے پیٹ میں برف کا ایک بڑا ٹکڑا پہنچ گیا ہو۔۔

اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کر لیں اور یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ والڈیمورٹ کیسا دکھائی دے رہا تھا۔۔؟ لیکن اسے کچھ یاد نہیں آ پایا۔۔ ہیری تو بس اتنا جانتا تھا کہ جب والڈیمورٹ کی کرسی گھومی تھی اور ہیری نے اس کی طرف دیکھا تھا تو دہشت کی لہر اس کے دل و دماغ پر اس قدر حاوی ہو گئی کہ وہ ہڑبڑا کر نیند سے اُٹھ بیٹھا تھا۔

وہ بوڑھا شخص کون تھا۔۔؟ وہاں پر یقینی طور پر ایک بوڑھا آدمی موجود تھا۔ ہیری نے اسے فرش پر گرتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ بے حد الجھن بھرا محسوس ہو رہا تھا۔ بیڈ روم کی اشیاء کے باعث اس کا دھیان نہ بھٹکے۔ اس لئے اس نے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ لئے اور بند آنکھوں کے دریچوں سے دوبارہ خواب کے منظر میں کھو گیا۔ وہ اپنی پوری کوشش کر رہا تھا کہ دھندلے کمرے کی تصویر اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے پائے مگر یہ کام پانی کو مٹھی میں پکڑے رکھنے جیسا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ جلدی جلدی یادوں کو پکڑے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا جو سرعت کے ساتھ اس کے دماغ سے پھسلتی جا رہی تھیں۔۔ والڈیمورٹ اور وارم ٹیل کسی عورت کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ جسے انہوں نے ہلاک کر ڈالا تھا۔ ہیری کو اس کا نام تک یاد نہیں آ رہا تھا۔۔ وہ اب کسی اور کو بھی مارنے کا منصوبہ تیار کر رہے تھے۔۔ مگر کسے۔۔؟ ہیری پوٹر کو۔۔؟



ہیری نے خوف سے دونوں ہاتھ چہرے پر سے ہٹا لئے۔ اسنے آنکھیں کھول کر خواب گاہ میں چاروں طرف دیکھا۔ جیسے اسے وہاں کوئی غیر متوقع چیز دکھائی دینے کی اُمید ہو۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کے کمرے میں کئی غیر معمولی اور عجیب چیزیں موجود تھیں۔ اس کے پلنگ کے سرہانے لکڑی کا بڑا صندوق کھلا پڑا تھا۔ جس میں کڑاہی۔ اڑن جھاڑو۔ کالے چوغے اور جادوئی کلمات کی کتب رکھی ہوئی تھیں۔ اس کی میز پر اس کی الو ہیڈوگ کا خالی پنجرہ پڑا تھا۔ ساتھ ہی بچی ہوئی جگہ پر چرمئی کاغذ بکھرے ہوئے تھے۔ پلنگ کے پاس فرش پر ایک کتاب کھلی پڑی تھی جسے پڑھتے پڑھتے اسے نیند آگئی تھی۔ اس کتاب میں چھپی ہوئی تصویریں متحرک انداز میں ہل

رہی تھیں۔ تصویروں میں کھلاڑی چمکیلے نارنجی چوغے پہن کر اڑن جھاڑوؤں پر اُڑ رہے تھے۔ وہ کبھی دکھائی دیتے تھے تو کبھی نظروں سے اوجھل ہو جاتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف سرخ گیند پھینک رہے تھے۔ ہیری دھیمے انداز میں چلتا ہوا کتاب کے پاس پہنچا۔ کتاب اُٹھاتے وقت اس نے دیکھا کہ ایک جادوگر کھلاڑی نے پچاس فٹ اونچے چھلے میں گیند ڈال کر شاندار اسکور کر دیا۔

ہیری نے دونوں ہاتھوں سے کتاب بند کردی۔ کوئیڈچ بھی۔ جو ہیری کی نظر میں دنیا کا سب سے عمدہ کھیل تھا۔ اس وقت اس کا دھیان نہیں بھٹکا پایا تھا۔ اسنے **"کیننس کے ساتھ اڑان"** نامی کتاب کو پلنگ کے پاس والی میز پر رکھ دیا۔ اسکے بعد وہ کھڑکی کے پاس گیا اور پردے کھول کر نیچے سڑک کی طرف دیکھنے لگا۔

پریوٹ ڈرائیو کی سڑک ٹھیک ویسی ہی نظر آرہی تھی جیسے کسی بڑی شاہراہ کو اتوار کی صبح نظر آنا چاہیئے۔ ویران اور بالکل خالی۔ تمام گھروں کی بیرونی کھڑکیوں پر بھاری بھاری پردے آویزاں تھے۔ جہاں تک ہیری کی نظر جا سکتی تھی وہاں تک کوئی جاندار دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر کوئی نیند کے مزے لے رہا تھا یہاں تک کہ کوئی جنگلی بلی بھی سڑک پر دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

لیکن پھر بھی۔۔ پھر بھی۔۔ ہیری کے دل و دماغ میں بے چینی کروٹیں لے رہی تھی۔ وہ دھیمے انداز میں چلتا ہوا واپس بستر کی طرف لوٹا اور دھم سے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ماتھے کے زخم کے نشان پر ایک بار پھر انگلیاں پھیریں۔ اسے درد سے پریشانی نہیں تھی۔ درد اور زخم ہیری کیلئے کوئی نئی چیز نہیں تھے۔ ایک بار اس کے دائیں ہاتھ کی ساری ہڈیاں غائب ہوگئی تھیں اور انہیں ایک ہی رات میں دوبارہ اُگانا پڑا تھا۔ جس کے باعث اسے کافی درد جھیلنا پڑا تھا۔ اسی ہاتھ پر ایک بار زہریلے سانپ کا ایک فٹ لمبا دانت بھی گڑ گیا تھا۔ پچھلے سال ہیری اپنے اڑن جھاڑو سے پچاس فٹ کی اونچائی سے زمین پر گر چکا تھا۔ اگر آپ **ہوگورٹس اسکول برائے جادوئی تعلیم اور پراسرار علوم** میں پڑھتے ہیں اور مصیبتیں مول لینے کا شوق بھی ہو تو ان حالات سے بچنا مشکل ہے۔۔۔

نہیں۔۔ ایسا نہیں تھا۔۔ ہیری تو اس بات سے پریشان تھا کہ پچھلی مرتبہ اس کے زخم کے نشان میں تکلیف اور جلن کا احساس صرف اس لئے ہوا تھا کہ والڈیمورٹ اس کے آس پاس موجود تھا۔ لیکن اس وقت والڈیمورٹ یہاں کیسے ہوسکتا ہے؟۔۔۔ پریوٹ ڈرائیو میں والڈیمورٹ کے آنے کی بات سوچنا ہی بکواس اور ناممکن تھی۔

ہیری نے اپنے آس پاس کی خاموشی میں غور سے سننے کی کوشش کی۔ کیا وہ سیڑھی کی چرچراہٹ اور کسی چوغے کی ہوا میں سرسراہٹ کی آواز سننے کی امید کر رہا تھا۔۔؟ تبھی اسے ساتھ والے کمرے سے اپنے خالہ زاد بھائی ڈڈلی کا ایک زوردار خراٹا سنائی دیا جسے سن کر وہ تھوڑا اچھل پڑا۔

ہیری نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ وہ کس قدر حماقتوں کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ گھر میں اس کے علاوہ ورنن خالو۔ پٹونیہ خالہ اور ڈڈلی ہی تھے اور وہ سبھی چین کی نیند سو رہے تھے۔ ان کے خوابوں میں تکلیف یا درد کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

ہیری کو ڈرسلی گھرانا نیند میں ڈوبا ہوا ہی پسند تھا۔ بیداری کے عالم میں بھی ان سے کسی قسم کی مدد ملنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ یہ اپنی جگہ سچ تھا کہ ورنن خالو۔ پٹونیہ خالہ اور ڈڈلی ہی اس پوری دنیا میں اس کے اکلوتے رشتہ دار تھے جو زندہ تھے۔ وہ سبھی ماگلو (جادو نہ جاننے والے لوگ) تھے۔ جو کسی بھی قسم کے جادو کو پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے دلوں میں جادو کیلئے گہری نفرت اور چڑچڑاہٹ بھری ہوئی تھی۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ ان کے گھر میں ہیری کا اتنا ہی استقبال ہوتا تھا جتنا آتش دان کے لئے گیلی لکڑی کا۔ گزشتہ تین سال سے ہیری گورٹس میں پڑھ رہا تھا۔ اسکی طویل غیر حاضری کے بارے میں ڈرسلی گھرانا سب کو یہی بتاتا تھا کہ اسے لاعلاج آوارہ لڑکوں کے لئے محفوظ سینٹ



بروٹس اسکول میں بھیج دیا گیا ہے۔ اگرچہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ نابالغ جادوگر ہونے کی وجہ سے ہیری کو ہوگورٹس اسکول سے باہر جادو استعمال کرنے

کی اجازت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود گھر میں ہونے والے ہر عجیب واقعے کی ذمہ داری وہ ہمیشہ ہیری کے سر پر ہی تھوپ دیتے تھے۔ ہیری ان کی شدید نفرت کی وجہ سے کبھی ان کے قریب نہیں ہو پایا اور نہ ہی وہ ان سے اپنے دل کی کوئی بات کرتا تھا۔ وہ جادوئی دنیا کی دلچسپیوں اور ان سے زندگی پر مرتب ہونے والے خوش کن اثرات اور سنگین واقعات کو ان کے ساتھ بانٹ بھی نہیں سکتا تھا۔ صبح ڈرسلی گھرانے کے بیدار ہونے کے بعد وہ انہیں اپنے سلگتے ہوئے زخم کے نشان اور والڈیمورٹ کی پریشانی کے بارے میں بھی آگاہ نہیں کر سکتا تھا۔ ایسا سوچنا بھی بیکار اور بے فائدہ تھا۔۔۔

والڈیمورٹ کی وجہ سے ہی ہیری ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہنے پر مجبور تھا۔ اگر والڈیمورٹ نہ ہوتا تو اس کے ماتھے پر بجلی کی کوند جیسا زخم کا نشان بھی نہ ہوتا۔ اگر والڈیمورٹ نہ ہوتا تو ہیری کے ماں باپ آج زندہ ہوتے۔۔۔

جب ہیری ایک سال کا تھا تو اس صدی کا سب سے طاقتور اور شیطانی جادوگر والڈیمورٹ ۔۔۔۔ جو گیارہ سال سے لگاتار اپنی شیطانی قوت کو بڑھانے کی جدوجہد کر رہا تھا اور ہر طرف خوف وہراس کا سبب بن چکا تھا۔ ان کے گھر آیا تھا اور اس نے ہیری کے ماں باپ کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد والڈیمورٹ نے اپنی چھڑی ننھے ہیری کی طرف گھمائی۔ اس نے ہیری پر ایسے خطرناک جادوئی منتر کا وار کیا جس سے وہ بہت سارے قابل جادوگروں اور جادوگرنیوں کو اپنے راستے سے ہٹا چکا تھا۔ لیکن حیرت انگیز طور پر وہ وار ناکام ہو گیا ایک سال کے چھوٹے سے ہیری کو مارنے کے بجائے وہ جادوئی منتر پلٹ گیا اور اس نے والڈیمورٹ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ہیری کا تو کچھ نہیں بگڑا۔ اس کے ماتھے پر صرف بجلی کی کوند جیسے زخم کا نشان بن گیا جبکہ والڈیمورٹ اپنے ہی وار کا نشانہ بن کر بمشکل زندہ بچ پایا۔ اس کی تمام شیطانی طاقتیں معدوم ہو گئیں اور اس کے خوف وہراس کا لگ بھگ خاتمہ ہو گیا۔ وہ کسی کمزور کیڑے کی مانند حقیر ہو چکا تھا۔ والڈیمورٹ نے بڑی مشکل سے بھاگ کر اپنی جان

بچائی اور پھر وہ جادوگری کی پراسرار دنیا میں کہیں روپوش ہوگیا۔ جادوگر اور جادوگرنیاں جس دہشت زدہ ماحول میں جی رہے تھے اس کا اب خاتمہ ہوچکا تھا۔ والڈیمورٹ کے چیلے میدان چھوڑ کر فرار ہوگئے اور پھر ہیری جادونگری میں مشہور ہوگیا۔۔۔

"ہیری پوٹر! ۔۔۔ وہ بچہ جو زندہ بچ گیا!"

اپنی گیارہویں سالگرہ کے موقعہ پر ہیری یہ سن کر بے حد حیران ہوا کہ وہ ایک جادوگر ہے۔اسے یہ جان کر اور بھی زیادہ حیرانگی ہوئی کہ جادوئی دنیا میں سبھی لوگ اس کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ اس نے ہوگورٹس اسکول میں آکر دیکھا کہ وہ جہاں بھی جاتا تھا لوگ اپنے سر گھما کر اسے دیکھتے اور پھر سر جوڑ کر چہ مگوئیاں کرتے ہوئے دکھائی دیتے۔ لیکن اب اسے ان سب باتوں کی عادت سی ہوچکی تھی۔ وہ دوبارہ ہوگورٹس میں کب پہنچے گا۔۔؟ اس کیلئے وہ دن گن رہا تھا۔



لیکن اسکول جانے میں ابھی پندرہ روز باقی تھے۔ اس نے ایک بار پھر کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔ اس کی نگاہ اپنے دو سب سے اچھے دوستوں کے بھیجے ہوئے سالگرہ کی مبارک باد کے پیغامات پر پڑی۔ جو انہوں نے اسے جولائی کے آخر میں بھیجے تھے۔ اگر وہ انہیں خط لکھ کر بتائے کہ اس کا نشان شدید درد کر رہا ہے تو وہ کیا کہیں گے۔۔۔؟

اچانک ہرمائنی گرینجر کی تیکھی اور دہشت میں ڈوبی ہوئی آواز اس کے دماغ میں گونجنے لگی۔



*"تمہارا نشان درد کررہا ہے۔۔۔؟ ہیری! یہ تو سچ مچ پریشانی والی بات ہے ۔۔۔ پروفیسر ڈمبلڈور کو فوراً خط لکھ کر آگاہ کرو۔ میں جاکر **"خطرناک جادوئی بیماریاں اور درد"** نامی کتاب میں دیکھتی ہوں ۔۔۔ شاید اس میں جادوئی وار کے نشانوں کے بارے میں کوئی معلومات مل جائے۔۔۔"*

ہاں! ہرمائنی یہی صلاح دیتی۔ ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر کو فوراً باخبر کرو اور جواب ملنے تک کسی کتاب میں اس بارے میں معلومات تلاش کرو۔ ہیری کھڑکی سے باہر میلے کالے آسمان کو دیکھنے لگا۔ اسے نہیں لگتا تھا کہ اس معاملے میں کوئی کتاب اس کی کوئی مدد کر پائے گی۔ جہاں تک اسے معلوم تھا کہ والڈیمورٹ نے جس طاقتور جادوئی منتر کا وار اس پر استعمال کیا تھا اس سے صرف ایک وہ ہی زندہ بچ پایا تھا۔ اس لئے **"خطرناک جادوئی بیماریاں اور درد"** نامی کتاب میں شیطانی وار کے اس نشان کے بارے میں کسی قسم کی معلومات کا پایا جانا ناممکن ہی تھا۔ جہاں تک ہیڈ ماسٹر کو مطلع کرنے کی بات تھی۔ ہیری کو بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ گرمیوں کی چھٹیاں کس جگہ منا رہے ہوں گے۔۔؟

اس نے ایک پل کے لئے یہ تصور کر کے اپنے دل کو بہلانے کی کوشش کی کہ ہیڈ ماسٹر اپنی لمبی سفید داڑھی کے ساتھ جادوگروں والی لمبی نوک دار ٹوپی سر پر پہنے سمندر کے کسی ساحل پر کھلے آسمان تلے لیٹے ہوں گے اور اپنی خمدار لمبی ناک پر دھوپ سے بچاؤ والا لوشن لگا رہے ہوں گے۔ بہرحال ہیری کو یقین تھا کہ ڈمبلڈور چاہے جہاں بھی ہوں۔ ہیڈوگ انہیں ضرور ڈھونڈ نکالے گی۔ ہیری کی مادہ الو۔ اب تک اس کا کوئی بھی خط پہنچانے میں کبھی ناکام نہیں ہوئی تھی۔ بھلے ہی اس پر پتہ لکھا ہو یا نہ ہو۔ لیکن وہ انہیں کیا بتائے گا۔۔۔؟



" پیارے پروفیسر ڈمبلڈور! آپ کو پریشان کرنے کیلئے معافی چاہتا ہوں لیکن آج صبح میرا نشان پھر سے درد دینے لگا ہے۔ ہیری پوٹر!۔۔"

یہاں تک کے اپنے الفاظ اسے خود ہی نہایت مضحکہ خیز لگ رہے تھے۔ اس لئے اس نے یہ تصور کرنے کی کوشش کی کہ یہ سن کر اس کے دوسرے سب سے گہرے دوست رون ویزلی کا تاثر کیسا ہوگا؟ رون کا لمبی ناک والا چھچھوندر جیسا حیرت میں ڈوبا ہوا چہرہ ہیری کی آنکھوں کے سامنے آگیا جس پر عجیب تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔



" تمہارا نشان دکھ رہا تھا ۔۔۔؟ لیکن ۔۔۔ لیکن **تم۔جانتے۔ہو۔کون**۔۔؟ تو آس پاس نہیں ہوسکتا ۔۔۔؟ میرا مطلب ہے کہ ۔۔۔ تمہیں پتہ چل جائے گا ہے نا۔۔۔؟ ۔۔۔ وہ اب دوبارہ تمہیں مارنے کے بارے میں سوچ رہا ہوگا ہے نا۔۔۔؟ ۔۔۔کیا پتہ ہیری۔۔۔؟ ۔۔۔ لیکن شاید زخم کے نشان ہمیشہ تھوڑے بہت دکھتے ہوں گے۔۔۔ میں ابو سے پوچھوں گا۔۔۔"

آرتھر ویزلی صاحب بہت ہی قابل جادوگر تھے اور وزارتِ جادوگری میں **"شعبہ ممنوعہ ماگلو مصنوعات استعمالات"** میں معمولی عہدے پر کام کرتے تھے۔ لیکن جہاں تک ہیری جانتا تھا۔ وہ جادوئی واروں سے پڑنے والے زخموں اور نشانوں کے ماہر نہیں تھے۔ چاہے جو ہو ہیری نہیں چاہتا تھا کہ پورے ویزلی گھرانے کو یہ پتہ چل جائے کہ وہ تھوڑے سے درد کی وجہ سے دہشت زدہ ہو گیا ہے۔ بیگم ویزلی تو ہرمائنی سے بھی زیادہ پریشان ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ رون کے بڑے جڑواں بھائی فریڈ اور جارج۔ جن کی عمر قریباً سولہ سال تھی۔ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ ہیری کی ہمت جواب دے رہی ہے۔ ویزلی گھرانا پوری دنیا میں ہیری کیلئے ایک مثالی اور بہترین گھرانا تھا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ وہ اسے جلد از جلد اپنے گھر پر رہنے کیلئے دعوت نامہ ارسال کریں تاکہ وہ ان کے ہمراہ کوئیڈچ کپ دیکھنے جا سکے۔ (رون نے کوئیڈچ عالمی کپ کا ذکر کیا تھا) ہیری یہ قطعی نہیں چاہتا تھا کہ ان کے گھر پر رہتے وقت وہ لوگ اس کے نشان کے بارے میں پریشانی بھرے سوالات کی بوچھاڑ کر دیں۔

ہیری نے اپنی انگلیوں کی گانٹھوں سے اپنا ماتھا ٹھونکا۔ دراصل وہ یہ چاہتا تھا (اور یہ سوچ کر اسے شرم آ رہی تھی) کہ اسے رہنمائی دینے والا شخص اس کے ماں باپ جیسا شفیق اور سمجھدار جادوگر ہو۔ جسے واقعی اس کی پرواہ ہو اور جو تاریک جادو کی گتھیوں کو سلجھانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو اور۔ جس سے رہنمائی طلب کرتے ہوئے اسے کسی قسم کی جھجھک محسوس نہ ہو۔

اور اسی وقت اسے اپنے مسئلہ کا حل مل گیا۔ یہ اتنا آسان اور واضح تھا کہ اسے حیرانگی ہونے لگی کہ یہ خیال اس کے دماغ میں پہلے کیوں نہیں آیا۔۔۔۔۔ سیریئس بلیک!

ہیری اچھل کر پلنگ سے کود گیا۔ وہ تیزی سے جا کر اپنی میز پر بیٹھا۔ اس نے چرمئی کاغذ کھینچ کر نکالا اور اپنے سامنے رکھا۔ اپنے عقابی پنکھ والے قلم کو سیاہی میں ڈبویا اور پھر لکھنے لگا۔

"پیارے سیرئیس!"

وہ رُکا اور ٹھہر کر سوچنے لگا۔ اپنی پریشانی کا اظہار کرنے کیلئے کون سے الفاظ زیادہ مناسب اور موزوں رہیں گے۔۔؟ اسے ابھی تک اس بات پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ اس نے سیرئیس کے بارے میں فوراً کیوں نہیں سوچا تھا۔۔؟ آخر! صرف دو مہینے پہلے ہی تو اس پر اس بات کا انکشاف ہوا تھا کہ سیرئیس اس کا قانونی سرپرست ہے۔۔۔

اس سے پہلے تو سیرئیس بلیک کا اس کی زندگی میں نام و نشان تک نہیں تھا اور اس کی وجہ بالکل صاف تھی کہ سیرئیس جادوگروں کی خطرناک جیل ازکبان میں قید تھا جہاں عفریت پہرہ دیتے ہیں۔ اندھے نقاب پوش عفریت۔۔۔ وہ روحوں کو بدن سے چوس کر کھینچ لیتے تھے۔ سیرئیس خوش قسمتی سے وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن عفریت اسکی تلاش میں ہوگورٹس تک چلے آئے تھے۔ بہرحال سیرئیس بے قصور تھا۔۔۔ جن مقتولین کے قتل کا الزام اس کے سر پر تھا۔ وہ اس نے کئے ہی نہیں تھے اور وہ تیرہ سال تک ناکردہ قصور کی سزا بھگتتا رہا تھا۔ اس بھیانک واقعہ کا اصلی ذمہ دار والڈیمورٹ کا خدمت گزار وارم ٹیل تھا جسے جادوئی دنیا کے سبھی جادوگر مقتول سمجھتے تھے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس تھی۔ گزشتہ سال ہی ہیری رون اور ہرمائنی نے اسے زندہ سلامت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ ان کی گواہی پر صرف اور صرف پروفیسر ڈمبلڈور نے ہی یقین کیا تھا۔۔

حقیقت سامنے آنے کے بعد تقریباً ایک آدھ گھنٹے تک تو ہیری اس گمان میں تھا کہ اب بالآخر ڈرسلی گھرانے سے اسے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا مل جائے گا کیونکہ سیرئیس نے اس سے کہا تھا کہ اس کے نام پر لگا ہوا دھبا دُھلنے کے بعد ہیری اس کے ساتھ رہ سکتا ہے۔

لیکن جلد ہی یہ موقع اس کے ہاتھ سے پھسل گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ وارم ٹیل کو وزارتِ جادوگری تک پہنچا پاتے وہ ان کے ہاتھوں سے بچ نکلا۔ سیرئیس کو بے گناہی ثابت کرنے کا موقع ہی نہ

مل پایا اور اسے اپنی جان بچا کر ایک بار پھر فرار ہونا پڑا۔ ہیری نے بک بیک نامی عنقا گھڑ (عقاب کے سر والا گھوڑا) کی پیٹھ پر سوار ہو کر سیریئس کے فرار میں اس کی بھرپور مدد کی تھی۔ اسی دن سے سیریئس روپوشی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ ہیری گرمیوں کی پوری تعطیلات میں یہی سوچ سوچ کر مغموم ہوتا رہا کہ اگر وارم ٹیل اس وقت نہ بھاگا ہوتا تو ہیری کو گھر مل سکتا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے پاس لوٹنا اس کیلئے دگنا مشکل ثابت ہوا۔ کیوں کہ اسے یہ پتہ چل چکا تھا کہ وہ ان کے چنگل سے ہمیشہ کیلئے آزاد ہو سکتا تھا۔۔۔

بہرحال بھلے ہی سیریئس ہیری کے ساتھ نہیں رہ رہا تھا لیکن اس کی بدولت ہیری کو بہت مدد ملی تھی۔ سیریئس کے باعث ہی ہیری کے اسکول کا تمام سامان اس کی خواب گاہ میں رکھا ہوا تھا۔ ڈرسلی گھرانے نے پہلے کبھی اسے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔ وہ ہیری کو زیادہ سے زیادہ تنگ کر کے خوشی حاصل کرتے تھے۔ اور اس کی پراسرار جادوئی صلاحیتوں سے بھی خوفزدہ رہتے تھے۔ شاید اسی لئے وہ ہر سال گرمیوں کی تعطیلات میں اس کے اسکول کا صندوق سیڑھیوں کے نیچے والے چھوٹے گودام میں رکھ کر تالے میں بند کر دیا کرتے تھے لیکن جب سے انہیں یہ معلوم ہوا کہ ہیری کا ایک قانونی سرپرست بھی ہے جو ایک خطرناک خونی قاتل ہے۔ تب سے ان کا رویہ بدل گیا تھا۔ ہیری نے جان بوجھ کر یہ نہیں بتایا تھا کہ سیریئس بے قصور ہے۔

پریوٹ ڈرائیو میں آنے کے بعد ہیری کو اب تک سیریئس کے دو خطوط مل چکے تھے۔ یہ دونوں خطوط الو لے کر نہیں آئے تھے۔ جیسا کہ جادوگروں میں دستور تھا۔ اس کے بجائے انہیں گرم خطے سے تعلق رکھنے والے بڑے اور رنگ برنگے پرندے لائے تھے۔ ہیڈوگ کو چمکیلے اور مداخلت کار اجنبی پرندے بالکل پسند نہیں آئے اس نے ان پرندوں کے دوبارہ اُڑان بھرنے سے پہلے انہیں اپنی پیالی میں سے پانی کا ایک گھونٹ تک نہیں پینے دیا۔ بہرحال ہیری کو یہ پرندے بے حد

پسند آئے تھے۔ انہیں دیکھ کر اس کے ذہن میں کھجور کے درختوں اور سفید ریت کے بڑے میدان کی تصویر سی پھیلنے لگی تھی۔ وہ یہ دعا کرنے لگا کہ سیریئس جہاں بھی ہو بخیریت ہو۔

(سیریئس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں ہے۔۔ کیونکہ یہ اندیشہ تھا کہ کہیں کوئی دوسرا اس کا خط نہ پڑھ لے) ہیری یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ عفریت گرم میدانی علاقوں میں زیادہ دیر تک زندہ بھی رہ سکتے ہیں۔۔ شاید اسی وجہ سے سیریئس نے روپوشی کیلئے مشرق بعید کے گرم میدانوں کا رُخ کیا تھا۔ ہیری نے سیریئس کے دونوں خطوط اپنے پلنگ کے نیچے اکھڑے ہوئے تختے کے نیچے والے خلا میں چھپا دیئے تھے۔ دونوں خطوط میں کچھ ایسا تاثر موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ سیریئس کافی خوش اور مزے میں ہے۔ اس نے یہ بات بھی واضح کر دی تھی کہ ہیری کو جب بھی اس کی مدد کی ضرورت محسوس ہو تو وہ بلا جھجک مدد مانگ لے اور اس وقت ہیری کو مدد کی شدید ضرورت تھی۔۔۔

ہیری کو لیمپ کی روشنی اچانک مدھم سی محسوس ہونے لگی کیونکہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کی لطیف اور مسحور کن روشنی دھیرے دھیرے کمرے میں بڑھتی جا رہی تھی۔ آخر کار جب سورج آسمان پر چڑھنے لگا اور اس کی خواب گاہ کی دیواریں کھلی کھلی دھوپ سے نہا گئیں۔ اسی وقت ورنن خالو اور پٹونیہ خالہ کے کمروں سے آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہیری نے اپنی میز سے چرمئی کاغذ کو اٹھایا اور اپنے خط کو ایک بار پھر سے پڑھا۔

پیارے سیریئس!

تمہارے گزشتہ خط کیلئے شکریہ۔ اسے لانے والا پرندہ کافی بڑا تھا۔ اسے میری کھڑکی سے اندر آنے میں کافی مشکل ہوئی۔

یہاں پر سب کچھ ہمیشہ جیسا ہی ہے۔ ڈڈلی کے وزن کم کرنے کی کوششیں کچھ زیادہ سود مند دکھائی نہیں دے رہی ہیں۔ کل وہ کھانے کا سامان چوروں کی طرح اپنے کمرے میں لے جا رہا تھا لیکن بدقسمتی سے خالہ نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ خالہ خالو نے اسے کڑے الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو اس

کا جیب خرچ کم کردیا جائے گا ۔ اس دھمکی پر ڈڈلی بھڑک اُٹھا اور اس نے اپنا پلے اسٹیشن اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا ۔ پلے اسٹیشن ایک طرح کا چھوٹا کمپیوٹر ہوتا ہے جس پر گیمز کھیلی جاتی ہیں۔ درحقیقت یہ احمقانہ فعل ہے کیوں کہ اس کے پاس عظیم عضلاتی چیڑ پھاڑگیم (حصہ سوئم) بھی نہیں ہے ۔جس سے وہ اپنا من بہلا سکے ۔

تمہاری بدولت میں بالکل ٹھیک ہوں ۔ ڈرسلی گھرانے کو اس بات کا ڈر ہے کہ اگر میں تمہیں کہوں گا تو تم آ کر انہیں چمگادڑوں میں بدل ڈالو گے ۔

بہرحال! آج صبح ایک عجیب واقعہ رونما ہوا ۔ میرے ماتھے کا نشان دوبارہ دکھنے لگا ۔ پچھلی بارجب ایسا ہوا تھا تو والڈیمورٹ ہوگورٹس میں تھا لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ اس وقت میرے آس پاس ہوسکتا ہے۔ کیا جادوئی واروں کے زخموں کے مندمل ہوجانے کے بعد بھی ان میں ٹیسیں اُٹھتی رہتی ہیں ۔ ؟

ہیڈوگ کے لوٹتے ہی میں یہ خط بھیج دوں گا ۔ اس وقت وہ شکار کرنے گئی ہوئی ہے ۔ میری طرف سے بک بیک کو ہیلو کہنا ۔

ہیری

ہیری نے سوچا کہ یہ خط بالکل ٹھیک لگ رہا ہے۔ خواب کے بارے میں لکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ بہت فکر مند ہے۔ اس نے چرمئی کاغذ کو موڑ کر اپنی میز پر ایک طرف رکھ دیا تاکہ ہیڈوگ کے لوٹنے پر اسے بھیج سکے۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور بھرپور انداز میں انگڑائی لیتے ہوئے الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس بار اس نے اپنے ماتھے کے نشان یا اپنے عکس کو دیکھنے کے بجائے وہ کپڑے نکال لئے۔ جنہیں پہن کر وہ نیچے جانے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆


آپ کے لئے
دعوت نامہ

تیسرا باب



دعوت نامہ

باورچی خانے میں پہنچ کر ہیری نے دیکھا کہ ڈرسلی گھرانے کے تینوں افراد میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس پر توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ورنن خالو کا بڑا سرخ چہرہ صبح کے **'روزنامہ خبریں'** نامی اخبار کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ پٹونیہ خالہ چکوترے کے ٹکڑے کرنے میں مگن تھیں۔ پٹونیہ خالہ کے پتلے ہونٹ ان کے گھوڑے جیسے دانتوں پر بھنچے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ڈڈلی بہت غصے میں لگ رہا تھا۔ ایسا محسوس ہوا کہ وہ ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے ہوئے تھا۔ یہ بڑی عجیب بات تھی کیونکہ وہ ویسے بھی چوکور میز کا ایک پورا حصہ گھیر لیتا تھا۔ پٹونیہ خالہ نے چکوترے کا ایک چوتھائی حصہ پلیٹ میں ڈال کر ڈڈلی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔



"لو۔۔۔ ڈڈلی بیٹا!"

یہ سن کر ڈڈلی نے ان کی طرف غصے سے گھور کر دیکھا۔ جب سے وہ گرمیوں کی تعطیلات کیلئے اپنی سالانہ رپورٹ کا کارڈ لے کر گھر لوٹا تھا۔ اسی وقت سے اس کی زندگی نہایت دشوار اور تکلیف دہ بن گئی تھی۔

ہمیشہ کی طرح ورنن خالو اور پٹونیہ خالہ نے ڈڈلی کے خراب نتیجے کیلئے طرح طرح کے بہانے گھڑ لئے تھے۔ پٹونیہ خالہ بار بار زور دے کر کہتی تھیں کہ "ڈڈلی بہت ہی ذہین۔ لائق اور ہونہار بچہ ہے لیکن اس کے اساتذہ اس کی خوبیوں کو پہچان نہیں پاتے۔" جبکہ ورنن خالو یہ کہتے تھے کہ "وہ اپنے بیٹے کو گائے جیسا کم عقل اور سیدھا سادہ نہیں بنانا چاہتے۔" رپورٹ میں یہ بھی لکھا تھا کہ ڈڈلی دوسرے لڑکوں کو بہت پریشان کرتا اور ستاتا رہتا ہے۔ لیکن اس کے امی ابو نے اس بات پر بھی دھیان نہیں دیا۔ پٹونیہ خالہ نے آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے کہا تھا۔ "وہ تھوڑا شرارتی تو ہے لیکن مکھی تک کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"



بہر حال رپورٹ کے آخر میں اسکول کی نرس نے نپے تلے الفاظ میں ایک تبصرہ لکھا تھا۔ جس کے بارے میں ورنن خالو اور پٹونیہ خالہ بھی کوئی بہانہ نہیں بنا سکتے تھے۔ چاہے پٹونیہ خالہ کتنا ہی کہیں کہ ڈڈلی کی ہڈیاں بڑی تھیں اور

اس کا موٹاپا دراصل بہترین صحت کی نشانی ہے۔ اور نشوونما پانے والے بچے کو تو ڈھیر ساری خوراک کی ضرورت ہوتی ہی ہے لیکن سچائی یہی تھی کہ اسکول میں اب اس کی جسامت کا یونیفارم نہیں تھا۔ اسکول کی قابل نرس نے وہ دیکھ لیا تھا جسے پٹونیہ خالہ کی نظریں دیکھتے ہوئے بھی دیکھنے سے انکار کر رہی تھیں۔ حالانکہ ان کی آنکھیں اس قدر تیز تھیں کہ وہ اپنی چمکتی دمکتی دیواروں پر انگلیوں کے نشان فوراً دیکھ لیتی تھیں اور اپنے ارد گرد پڑوس کے گھروں میں آنے جانے والوں پر پوری نظر رکھتی تھیں

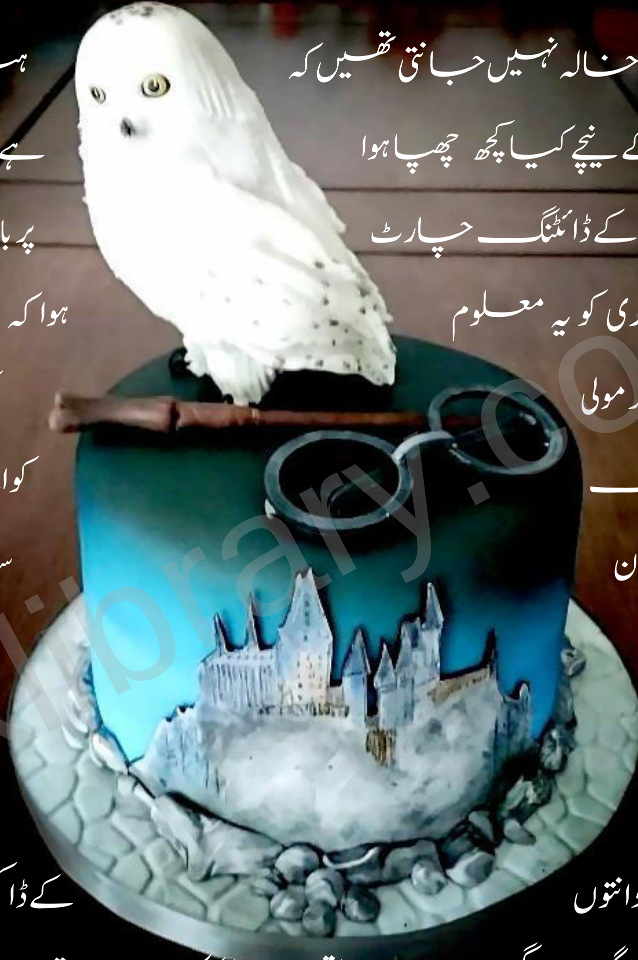


اسکول نرس نے دو ٹوک الفاظ میں لکھا تھا کہ ڈڈلی کو اب مقوی اور مرغن غذاؤں کی قطعی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسکا ڈیل ڈول اور وزن اب کسی چھوٹی وہیل مچھلی کے برابر ہو چکا ہے۔

اس بات پر کافی کہرام مچا اور زوردار بحث بھی ہوئی۔ جس سے ہیری کے بیڈروم کا فرش تک ہلنے لگا۔ پٹونیہ خالہ کے کافی آنسو بہنے کے بعد بالآخر ڈڈلی کے وزن کم کرنے کا پلان ترتیب دے دیا گیا۔ اسملٹنگ اسکول کی نرس نے ڈڈلی کیلئے جو ڈائٹنگ پروگرام تشکیل دیا تھا۔

اس چارٹ کو باورچی خانے کے فریج پر ٹیپ سے چپکا دیا گیا۔ صرف یہی نہیں۔۔۔۔۔۔ فریج میں موجود ڈڈلی کی تمام پسندیدہ اشیاء کو بھی ہٹا دیا گیا۔ جن میں سافٹ ڈرنکس۔ کوک مشروبات۔ کیک۔ چاکلیٹ اور برگر وغیرہ شامل تھے۔ ان کی جگہ پر ترش پھل۔ کچی سبزیاں اور ایسی کئی چیزیں بھر دی گئیں جنہیں ورنن خالو 'خرگوش کی غذا' کہتے تھے۔ ڈڈلی کو خوش کرنے

کیلئے پٹونیہ خالہ نے اعلان کیا تھا کہ اب سے سب گھر والوں کو اسی ڈائٹنگ چارٹ کے مطابق ہی کھانا ملے گا۔ انہوں نے ہیری کی طرف کٹے ہوئے چکوترے کا ایک چوتھائی حصہ بڑھا دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کا ٹکڑا۔ ڈڈلی کے ٹکڑے سے کافی چھوٹا تھا۔ پٹونیہ خالہ کی رائے میں ڈڈلی کا حوصلہ بڑھانے کا یہ سب سے اچھا طریقہ تھا کہ اسے ہیری کے مقابلے میں زیادہ کھانے کو ملے۔



لیکن پٹونیہ خالہ نہیں جانتی تھیں کہ ہیری کے پلنگ کے نیچے اکھڑے ہوئے تختے کے نیچے کیا کچھ چھپا ہوا ہے۔ انہیں ذرہ بھر خبر نہیں تھی کہ ہیری ان کے ڈائٹنگ چارٹ پر بالکل عملدرآمد نہیں کر رہا تھا۔ جس وقت ہیری کو یہ معلوم ہوا کہ اسے اس بار گرمیوں کی تعطیلات میں گاجر مولی کھا کر زندہ رہنا پڑے گا اس نے فوراً ہیڈوگ کو اپنے دوستوں کے پاس بھیج کر مدد طلب کی اور ان سب نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔ ہرمائنی کے گھر سے ہیڈوگ ایک بڑا صندوقچہ لے کر آئی جس میں بغیر چینی کی ڈبل روٹی کے ڈھیر سارے اسنیکس تھے (ہرمائنی کے ماں باپ دانتوں کے ڈاکٹر تھے)۔ ہوگورٹس کی چابیوں کے چوکیدار ہیگرڈ نے گھر پر بنائے پتھریلے کیک کا پورا تھیلا بھیجا۔ (لیکن ہیری نے انہیں چھوا تک نہیں کیونکہ ہیگرڈ کی پکوائی کی مہارت کے بارے میں اس کی زیادہ اچھی رائے نہیں تھی)۔ بیگم ویزلی نے اپنے خاندانی الو ایرل کے ذریعے ایک بڑا فروٹ کیک اور پیسٹس بھیجے تھے۔ بوڑھے اور کمزور طبع کے ایرل کو اس سفر کی تھکاوٹ اتارنے میں پورے پانچ دن لگے۔ ہیری کی سالگرہ کے موقع پر (جسے ڈرسلی گھرانہ پوری طرح بھلا چکا تھا) چار بہترین سالگرہ کیک

ملے تھے جو رون۔ ہرمائنی۔ ہیگرڈ اور سیریئس نے بھیجے تھے۔ ہیری کے پاس اب بھی ان میں سے دو کیک بچے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ شکایت کئے بنا خاموشی سے اپنا چکوترے کا ٹکڑا کھاتا رہا۔ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اپنے کمرے میں جانے کے بعد وہ ڈٹ کر ناشتہ کر سکتا ہے۔

ورنن خالو نے اخبار ایک طرف رکھا اور اپنے چکوترے کے چوتھائی حصے کو بڑے تعجب سے دیکھا۔ انہوں نے شکایتی انداز میں پٹونیہ خالہ سے پوچھا۔ "بس اتنا ہی۔۔۔۔۔۔؟"

پٹونیہ خالہ نے انہیں گھور کر دیکھا اور پھر ڈڈلی کی طرف اشارہ کیا جو اپنے چکوترے کا ٹکڑا ختم کر چکا تھا اور اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ہیری کے ٹکڑے کو حسرت بھری نظروں سے ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا تھا۔ ورنن خالو نے زوردار آہ بھری جس سے ان کی بڑی اور گھنی مونچھ ہل کر رہ گئی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا چمچ اٹھایا۔

اسی وقت بیرونی دروازے کی گھنٹی جھنجھنا اُٹھی۔ ورنن خالو کرسی سے اُٹھ کر ہال کی طرف چل دیئے۔ پٹونیہ خالہ کی توجہ کیتلی کی طرف مبذول ہوئی تو موقعہ کا فائدہ اٹھا کر ڈڈلی نے ایک ہی جھٹکے میں ورنن خالو کا بچا ہوا چکوترا اُڑا لیا۔

ہیری نے سنا کہ دروازے پر کوئی ہنس رہا تھا اور ورنن خالو روکھے پن سے اس کی بات کا جواب دے رہے تھے۔ پھر بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ کچھ ہی پل بعد ہال کمرے میں کاغذ پھٹنے کی آواز سنائی دی۔ پٹونیہ خالہ نے کیتلی میز پر رکھ دی اور تجسس سے انتظار کرنے لگیں کہ ورنن خالو کیا لے کر آرہے ہیں؟ انہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ ایک منٹ بعد ہی ورنن خالو لوٹ آئے وہ بہت آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے۔

"تم۔۔۔ بیٹھک میں آؤ۔۔۔ ابھی!" انہوں نے ہیری کو گھورتے ہوئے کہا۔

ہیری اس بات پر حیران تھا کہ اس بار اس سے کون سی غلطی ہو گئی؟ بہر حال

وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور ورنن خالو کے پیچھے پیچھے باورچی خانے سے نکل کر بیٹھک میں پہنچ گیا۔ ورنن خالو نے دروازے کو تیزی سے بند کر دیا۔

"تو۔۔۔" انہوں نے تیزی سے آتشدان کی طرف جاتے ہوئے ہیری سے کہا۔ جیسے وہ اسے گرفتار کرنے کا حکم سنانے والے ہوں۔

ہیری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کھل کر ان سے پوچھے کہ "تو کیا۔۔۔۔؟" لیکن اسے ورنن خالو کے غصے کو صبح ہی صبح بیدار کرنا مناسب نہیں لگا۔ خاص طور پر اس وقت جب وہ کم کھانا ملنے کے باعث پہلے ہی شدید تناؤ کا شکار تھے ۔ اس لئے وہ اپنے چہرے پر کچھ نہ جاننے والی حیرانگی طاری کر کے محض انہیں دیکھتا رہا۔

"یہ ابھی ابھی آیا ہے۔۔۔" ورنن خالو نے ہیری کی طرف ایک ارغوانی کاغذ لہراتے ہوئے دیکھا۔ "خط ہے۔۔۔ تمہارے بارے میں۔۔۔"

ہیری کی الجھن بڑھ گئی۔ ورنن خالو کو اس کے بارے میں کون خط لکھ سکتا تھا۔۔۔؟ اس کا ایسا کون سا جاننے والا ہے جو ڈاکیے کے ذریعے اسے خط بھیجے گا۔۔۔؟

ورنن خالو نے ہیری کو غصے سے گھورا اور پھر زور زور سے خط پڑھنے لگے۔

جناب ڈرسلی اور بیگم صاحبہ!

ہمارا کبھی براہ راست تعارف نہیں ہوا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہیری نے آپ کو میرے بیٹے رون کے بارے میں کافی کچھ بتایا ہوگا۔

جیسا کہ ہیری نے آپ کو بتایا ہوگا کہ اگلے پیر کی شب کوئیڈچ عالمی کپ کا فائنل ہونے والا ہے۔ میرے شوہر آرتھر ویزلی جادوئی کھیل اور تفریح کے محکمے کے ملازمین سے تعلقات کی بدولت فائنل کے ٹکٹ لینے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ ہیری کو ہمارے ساتھ میچ دیکھنے کیلئے جانے کی اجازت دے دیں گے کیونکہ ایسا موقع زندگی میں کبھی کبھار ہی ملتا ہے۔ برطانیہ میں تیس سال بعد

عالمی کپ ہورہا ہے اور ٹکٹ بڑی مشکل سے ملے ہیں۔ اگر ہیری گرمیوں کی بچی ہوئی چھٹیاں ہمارے گھر میں گزارے گا تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔ ہم اسے اسکول جانے والی ریل گاڑی میں بحفاظت بٹھادیں گے۔

یہ سب سے اچھا رہے گا کہ آپ اپنا جواب ہیری کو بتادیں تاکہ وہ مروجہ طریقے سے ہمیں خبر کرسکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماگلو ڈاکیا ہمارے گھر پر آج تک ایک بھی خط نہیں لایا ہے بلکہ مجھے تو لگتا ہے اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوگا کہ ہمارا گھر کہاں ہے۔۔

ہیری کو جلدی دیکھنے کی امید ہے۔

آپ کی مولی ویزلی

نوٹ: مجھے امید ہے کہ ہم نے لفافے پر مناسب مقدار میں ٹکٹ لگادئیے ہوں گے۔

ورنن خالو نے خط پڑھنا بند کر کے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور اس میں سے ایک چیز باہر نکالی۔

"اسے دیکھو۔۔۔" وہ گھور کر غراتے ہوئے بولے۔

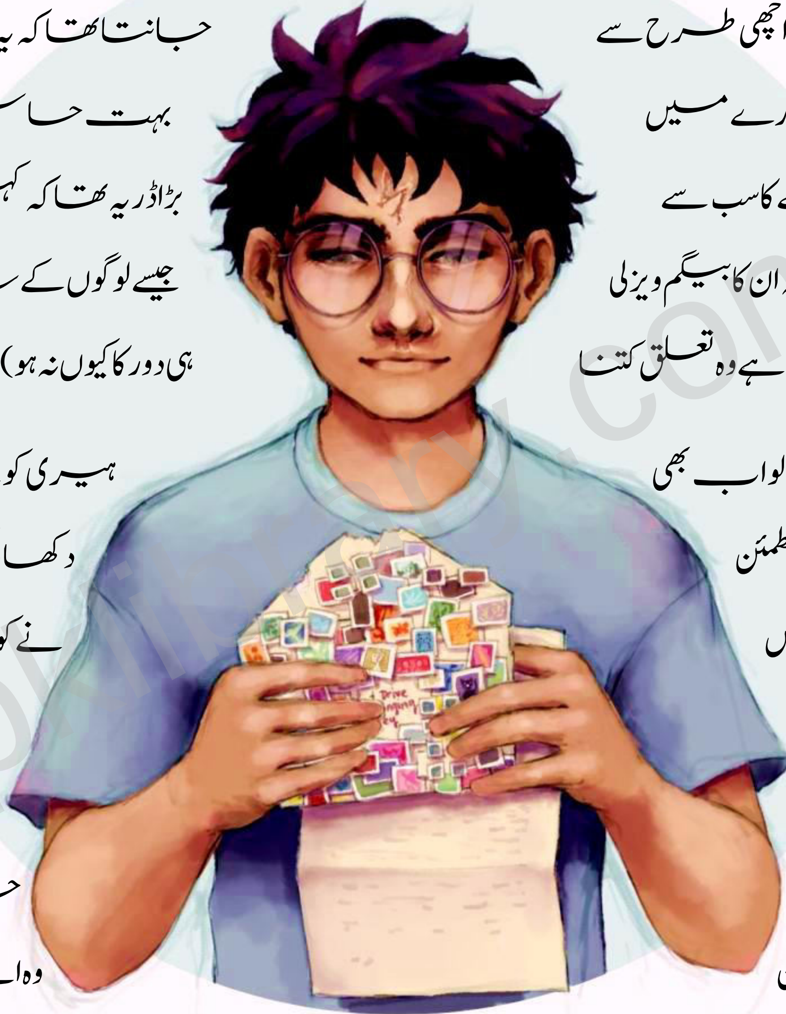
ان کے ہاتھ میں وہ لفافہ تھا جس میں بیگم ویزلی کا خط آیا تھا۔ ہیری زور سے ہنسنے والا تھا لیکن اس نے خود پر بمشکل قابو پایا۔ پورے لفافے پر ڈاک کے ٹکٹ ہی ٹکٹ چسپاں تھے۔ صرف سامنے کی طرف ایک انچ کی جگہ خالی تھی جس میں بیگم ویزلی نے چھوٹے چھوٹے الفاظ میں ڈرسلی گھرانے کا پتہ لکھا ہوا تھا۔

"انہوں نے حسب ضرورت کافی ٹکٹ لگائے تو ہیں۔" ہیری نے اس طرح کہا جیسے بیگم ویزلی جیسی غلطی کوئی بھی کر سکتا تھا۔

ورنن خالو کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔

" ڈاکیا بہت حیران تھا۔" انہوں نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔ "وہ یہ جاننے کیلئے بے تاب تھا کہ یہ خط کہاں سے آیا ہے۔ اسی لئے اس نے گھنٹی بجائی تھی۔ اسے یہ بات بڑی عجیب لگ رہی تھی۔"

ہیری کچھ نہیں بولا۔ کسی اور کو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ورنن خالو زیادہ ٹکٹوں کے بارے میں اتنے پریشان کیوں تھے۔۔۔؟ لیکن ہیری ڈرسلی گھرانے کے ساتھ بہت لمبے عرصے سے رہ رہا تھا اور وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ لوگ ہر غیر معمولی بات کے بارے میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں۔ ڈرسلی گھرانے کا سب سے بڑا ڈر یہ تھا کہ کہیں کسی کو یہ پتہ نہ چل جائے کہ ان کا بیگم ویزلی جیسے لوگوں کے ساتھ کسی طرح کا تعلق ہے (چاہے وہ تعلق کتنا ہی دور کا کیوں نہ ہو)۔



ورنن خالو اب بھی ہیری کو غصے سے گھور رہے تھے۔ ادھر ہیری مطمئن دکھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگر اس نے کوئی احمقانہ بات یا کام نہ کیا تو اسے زندگی کی سب سے مزیدار چیز مل سکتی ہے۔ اس نے ورنن خالو کے کچھ کہنے کا انتظار کیا لیکن وہ اسے لگاتار گھورتے ہی رہے۔ ہیری نے خود ہی خاموشی توڑنے کا فیصلہ کیا۔

"تو۔۔۔ میں ان کے گھر رہنے کیلئے جا سکتا ہوں۔۔۔؟" اس نے پوچھا۔

ورنن خالو کے بڑے جامنی چہرے پر ایک ہلکی سی تھرتھراہٹ نمودار ہوئی۔ ان کی بڑی

مونچھیں ہلیں۔ ہیری کو معلوم تھا کہ ان کے دماغ میں اس وقت کیا چل رہا ہوگا۔۔۔؟ وہ جانتا تھا کہ ورنن خالو کی دو سب سے اہم خواہشات میں کھل کر جنگ ہو رہی ہے۔ ہیری کو جانے کی اجازت دینے کا مطلب تھا کہ ہیری کی خواہش کو پورا کر دیا جائے تاکہ اسے خوشی حاصل ہو۔اور خالو ورنن گزشتہ تیرہ برس سے اس کی مخالفت میں کاربند رہے تھے۔ دوسری طرف ہیری کو گرمیوں کی باقی چھٹیوں میں ویزلی گھرانے میں بھیجنے کا مطلب یہ تھا کہ انہیں امید سے دو ہفتے قبل ہی اس سے چھٹکارا مل جائے گا۔ورنن خالو ہیری کو اپنے گھر میں رکھنا قطعی طور پر پسند نہیں کرتے تھے۔ سوچنے کا دورانیہ طویل ہونے لگا۔انہوں نے فیصلہ کرنے کیلئے بیگم ویزلی کے خط کی طرف دوبارہ توجہ مرتکز کرلی۔

انہوں نے دستخط کو حقارت سے گھورتے ہوئے پوچھا۔ "یہ عورت کون ہے۔۔۔؟"

"آپ انہیں دیکھ چکے ہیں۔۔۔" ہیری نے جواب دیا۔ "وہ میرے دوست رون کی امی ہیں۔ پچھلے سال کی پڑھائی کے اختتام پر وہ اسے لینے کیلئے ہوگ۔۔۔ اسکول کی ٹرین پر آئی تھیں۔۔۔"

اس کے منہ سے ہوگورٹس ایکسپریس نکلنے ہی والا تھا۔ بہرحال اس نے خود کو صحیح وقت پر روک لیا تھا ورنہ اس سے ورنن خالو کا غصہ غیر معمولی طور پر بھڑک جاتا۔ ڈرسلی گھرانے میں کوئی بھی ہیری کے اسکول کا نام زور سے نہیں لیتا تھا۔

ورنن خالو نے اپنے بڑے چہرے کو یوں سکیڑ لیا۔ جیسے وہ کوئی بہت اہم بات یاد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"وہ گول مٹول سی عورت۔۔۔؟ "انہوں نے آخر کار کہا۔ "جس کے سرخ بالوں والے ڈھیر سارے بچے تھے۔۔۔؟"



ہیری کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ اس نے سوچا کہ ورنن خالو کسی کو گول مٹول کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ ان کا اپنا بیٹا ڈڈلی آخر اس مقام پر پہنچ چکا تھا جہاں پہنچنے کی تمنا اس کے دل میں تین سال کی عمر سے تھی۔ اب تو اس کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی سے زیادہ ہو چکی تھی۔

ورنن خالو دوبارہ خط کی تحریر کو پڑھنے لگے۔

"کوئیڈچ!۔۔" انہوں نے دھیرے سے کہا۔ "کوئیڈچ۔۔۔۔۔۔ یہ کیا بلا ہے۔۔؟"

ہیری کو دوسری بار اکتاہٹ محسوس ہوئی۔

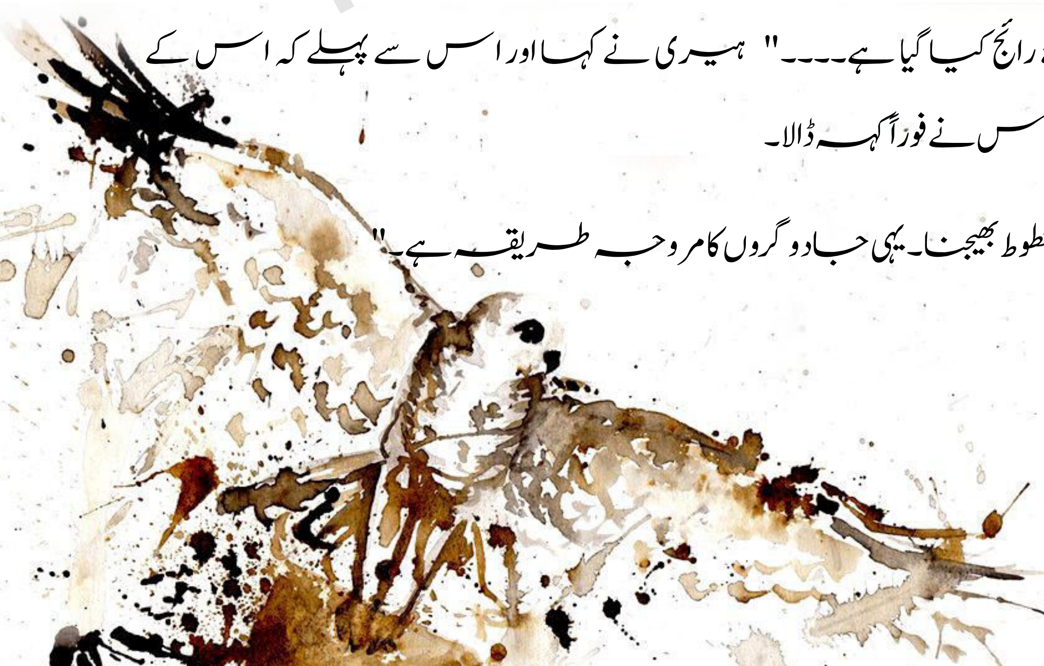
"ایک کھیل ہے۔۔۔" اس نے روکھے پن سے کہا۔ "جو اڑن جھاڑوؤں پر کھیلا جاتا ہے۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ ٹھیک ہے!" ورنن خالو نے زور سے کہا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر سکون ملا کہ اس کے خالو اب کسی قدر دہشت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اپنی بیٹھک میں 'اڑن جھاڑو' جیسے لفظ کو برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔ انہوں نے اپنی دہشت کو چھپانے کیلئے ایک بار پھر خط کو پڑھا۔ ہیری نے ان کے ہونٹوں کی بڑبڑاہٹ سنی جن سے یہ الفاظ نکل رہے تھے کہ " آپ اپنا جواب ہیری کو بتا دیں تاکہ وہ مروجہ طریقے سے ہمیں خبر کر سکے۔"

"مروجہ طریقے سے ان کا کیا مطلب ہے۔۔؟" انہوں نے پوچھا۔

"جو ہم لوگوں کیلئے رائج کیا گیا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کے خالو اسے روک پاتے اس نے فوراً کہہ ڈالا۔

"الوؤں کے ذریعے خطوط بھیجنا۔ یہی جادوگروں کا مروجہ طریقہ ہے۔"



ورنن خالو اتنے غصے میں آگئے جیسے ہیری نے کوئی بہت ہی گندی بات کہہ دی ہو۔ غصے سے کانپتے ہوئے انہوں نے ڈر کر کھڑکی کی طرف دیکھا جیسے انہیں یہ امید ہو کہ ان کے پڑوسی کانچ پر کان لگا کر ان کی باتیں سن رہے ہوں گے۔

"تمہیں یہ کتنی بار سمجھانا پڑے گا کہ میرے گھر میں کسی طرح کی عجیب بات کا ذکر نہیں ہونا چاہئے۔۔۔؟" انہوں نے پھڑپھڑاتے ہوئے ہونٹوں سے کہا۔ ان کے چہرے کا رنگ اب گہرا جامنی ہو گیا تھا۔ "یہ مت بھولو کہ تم یہاں پر جن کپڑوں میں کھڑے ہو وہ پٹونیہ اور میں نے تمہیں دیئے ہیں۔"

"یہ تو ڈڈلی کی اترن ہے۔۔" ہیری نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ یہ سچ بھی تھا۔ اس وقت وہ جو شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ وہ بہت بڑی تھی۔ اسے اس کی آستین پانچ بار موڑنی پڑی تھی۔ تب کہیں جا کر اسے اپنے ہاتھ دکھائی دیتے تھے اور وہ ان کا استعمال کر پاتا تھا۔ اس کی شرٹ بھی بہت لمبی تھی جو اس کی بہت چوڑی جینز کے گھٹنوں سے بھی نیچے تک لٹک رہی تھی۔

"میں اس طرح کا لہجہ برداشت نہیں کروں گا لڑکے۔۔۔!" ورنن خالو نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

لیکن ہیری کو اب ان کے تیور جھیلنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی وہ دن گئے جب اسے مجبوراً ڈرسلی گھرانے کے ہر احمقانہ حکم کو ماننا پڑتا تھا۔ وہ تو ڈڈلی کے ڈائٹنگ چارٹ کی پابندی بھی نہیں کر رہا تھا۔ اس نے یہ ٹھان لی تھی کہ ورنن خالو چاہے جو بھی فیصلہ کریں۔ وہ کوئیڈچ عالمی کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے ضرور جائے گا۔

"ٹھیک ہے۔۔ تو آپ مجھے عالمی کپ کا فائنل دیکھنے کی اجازت نہیں دے رہے۔ کیا میں اب اپنے کمرے میں جا سکتا ہوں۔ میں اپنے قانونی سرپرست سیریئس کو خط لکھنا چاہتا ہوں۔" ایک گہری سانس کھینچ کر ہیری بولا۔

اس نے آخر اپنا ترپ کا پتہ چلا دیا تھا۔ اس نے جادوئی الفاظ کہہ دیئے تھے۔ اس نے دیکھا کہ ورنن خالو کے چہرے سے جامنی رنگ یکدم اُڑ گیا اور بری طرح سے پھینٹی ہوئی کھوئے کی آئس کریم کے رنگ میں بدلنے لگا۔

"تم۔۔۔ تم انہیں خط لکھنا چاہتے ہو۔۔۔؟" ورنن خالو نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا۔ حالانکہ وہ اپنی آواز کو پرسکون رکھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کی پتلیاں اچانک ڈر کے مارے پھڑکنے لگی تھیں۔

"جی ہاں۔۔۔!" ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔ "میں انہیں کافی عرصے سے خط نہیں لکھ پایا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر انہیں میرا خط نہیں ملا تو وہ سوچیں گے کہ مجھے کچھ ہو گیا ہے۔۔۔"

ہیری ان الفاظ سے پیدا ہونے والی کیفیت کا مزہ لینے کیلئے رُک گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ورنن خالو کے موٹے۔ کالے اور مانگ نکلے بالوں کی سطح کے نیچے موجود دماغ۔ اس وقت کیا سوچ رہا ہوگا۔ اگر انہوں نے ہیری کو خط لکھنے نہ دیا تو سیریئس یہ سوچے گا کہ ہیری کے ساتھ برا برتاؤ کیا جارہا ہے۔ دوسری طرف اگر انہوں نے خط بھیجنے کی اجازت دے دی تو ہیری یقیناً اسے آگاہ کر دے گا کہ وہ لوگ اسے کوئیڈچ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ اس طرح بھی سیریئس کو پتہ چل جائے گا کہ ہیری کے ساتھ واقعی برا سلوک کیا جارہا ہے۔ ورنن خالو اب ایک ہی کام کر سکتے تھے۔ ہیری کو ان کے چہرے پر ان کا فیصلہ اتنا واضح دکھائی دیا جیسے ان کی گھنی مونچھوں والا چہرہ کوئی آئینہ ہو۔ ہیری نے اپنی مسکراہٹ روکنے اور اپنے چہرے کو سپاٹ رکھنے کی بھرپور کوشش کی اور پھر۔۔۔۔ "اچھا! تو ٹھیک ہے۔۔۔ تم اس گھٹیا۔۔۔ اس بے ہودہ۔۔۔۔ اس عالمی کپ والی چیز میں جا سکتے ہو۔ تم ان۔۔۔ ان ویزلی لوگوں سے کہہ دینا کہ وہ تمہیں یہاں سے لے جائیں۔ میرے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ میں تمہیں ملک بھر میں گھماتا ہوا وہاں جا کر چھوڑ سکوں۔ اور تم باقی کی چھٹیاں بھی وہیں گزار

سکتے ہو۔۔ اور تم اپنے۔۔۔ اپنے قانونی سرپرست کو بھی یہ بات بتادینا۔۔۔ انہیں بتادینا۔۔۔ انہیں بتادینا کہ ہم نے تمہیں جانے کی اجازت دے دی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔۔" ہیری نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا۔

وہ مڑا اور بیٹھک کے دروازے کی طرف چل دیا۔ اس کے دل میں یہ خواہش کروٹیں لے رہی تھی کہ وہ ہوا میں اچھل کر ناچنے لگے۔ وہ جارہا ہے۔۔۔ وہ ویزلی گھرانے کے یہاں رہنے کیلئے جارہا ہے۔ وہ کوئیڈچ عالمی کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جارہا ہے۔۔۔

ہال سے باہر نکلتے وقت وہ ڈڈلی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا جو دروازے کی اوٹ میں چھپا ہوا ان کی باتیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے امید تھی کہ ہیری کو جم کر ڈانٹ پڑے گی جسے سن کر اسے بہت مزہ آئے گا۔ بہرحال ہیری کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر وہ سٹپٹا سا گیا۔

"کتنا لاجواب ناشتہ ہے نا۔۔؟" ہیری نے ہنس کر کہا۔ "میرا تو پیٹ بھر گیا اور تمہارا۔۔؟"

ڈڈلی کے چہرے پر پھیلی ہوئی حیرت دیکھ کر ہیری کو بڑی تسکین ملی اور وہ ہنستے ہوئے ایک ہی بار میں تین تین سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اپنی خواب گاہ کی طرف لپکا۔ خواب گاہ میں پہنچتے ہی اسے ہیڈوگ دکھائی دی جو واپس لوٹ آئی تھی۔ وہ اپنے پنجرے میں بیٹھ کر اپنی بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے ہیری کو گھور رہی تھی۔ وہ اپنی چونچ کو اس طرح کٹکٹا رہی تھی جیسے وہ کسی چیز سے چڑ رہی ہو۔ جلد ہی ہیری کو پتہ چل گیا کہ وہ کس بات سے چڑ رہی تھی۔

"اف۔۔۔۔" ہیری کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

ایک چھوٹی۔ بھوری اور ٹینس بال جتنی چیز ہیری کے سر سے ٹکرائی۔ ہیری اپنے سر کو بری طرح مسلنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ ٹکرانے والی چیز کچھ اور نہیں ایک ننھا سا الو تھا۔ وہ عجیب

نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جو اتنا چھوٹا تھا کہ اس کی مٹھی میں سما سکتا تھا۔ وہ کسی بدمست پٹاخے کی طرح پورے کمرے کے چکر کاٹنے میں مشغول تھا۔اسی لمحے ہیری کو احساس ہوا کہ اس الو نے اس کے پاؤں کی طرف کوئی چیز پھینکی تھی جو اس کے پاؤں پر اب بھی پڑی ہوئی تھی ۔ ہیری نے نیچے دیکھا تو لفافہ دکھائی دیا۔وہ نیچے جھکا اور اس نے لفافہ اُٹھا لیا۔ لکھائی کی بناوٹ سے وہ فوراً پہچان گیا کہ وہ خط رون کی طرف سے تھا۔ہیری نے لفافہ چاک کیا اور چرمئی کاغذ باہر کھینچ کر اسے پڑھنے لگا۔

"ہیری! ابو کو ٹکٹ مل گئے ہیں۔ آئرلینڈ اور بلغاریہ کا میچ۔ پیر کی رات کو ہے۔ امی ماگلوؤں کو خط لکھ رہی ہیں تاکہ تمہیں ہمارے یہاں رہنے کیلئے بلاسکیں۔ انہیں شاید امی کا خط مل بھی چکا ہو۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ ماگلوؤں کی ڈاک کتنی دیر میں پہنچتی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ میں پگ کے ہاتھ خبر بھیج دوں۔"

ہیری نے رُک کر 'پگ' کے لفظ کو گھور کر دیکھا اور پھر سر اُٹھا کر اس ننھے سے الو پر نظر ڈالی جو چھت پر لگے لیمپ بورڈ کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔وہ کہیں سے بھی پگ جیسا نہیں لگ رہا تھا۔ شاید اسے رون کی لکھائی ٹھیک سے سمجھ نہیں آئی ہوگی۔ خط میں آگے تحریر تھا۔۔۔

"۔۔۔ماگلوؤں کو اچھا لگے یا نہ لگے ہم تمہیں لینے آرہے ہیں۔ تم عالمی کپ کے فائنل کا موقع کیسے چھوڑ سکتے ہو۔۔۔؟ امی ابو کا کہنا ہے کہ پہلے اجازت طلب کرنے کی اداکاری کرنا ٹھیک رہے گا۔ اگر وہ ہاں کہہ دیں تو پگ کو جواب دے کر فوراً بھیج دینا۔ ہم تمہیں اتوار کو پانچ بجے لینے آجائیں گے۔ اگر وہ انکار کریں تو بھی تم پگ کے ذریعے جواب فوراً ارسال کردینا۔ ہم تمہیں لینے کیلئے اتوار کو پانچ بجے آجائیں گے۔"

"ہرمائنی آج دوپہر کو آرہی ہے۔ پرسی کو وزارت جادوگری میں بین الاقوامی جادوئی تعلقات عامہ کے شعبے میں ملازمت مل گئی ہے۔ یہاں پہنچنے کے بعد اس کے سامنے غیر ملکی جادوئی تعلقات عامہ کے بارے میں کوئی بات مت چھیڑنا۔ ورنہ وہ تمہارا دماغ چاٹ کر بے زار کردے گا۔

جلدی ملاقات ہوگی۔" رون

"صبر کرو۔۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ ننھا الو اب اس کے سر پر منڈلاتے ہوئے چیخ چیخ کر چیں چیں کر رہا تھا۔ ہیری کو لگا کہ شاید وہ اس بات پر فخر کر رہا ہے کہ اس نے صحیح شخص تک خط پہنچا دیا ہے۔ ''یہاں آؤ۔۔۔ اور میرا جواب لے جاؤ۔''

الو اتر کر ہیڈوگ کے پنجرے کے اوپر بیٹھ گیا۔ ہیڈوگ نے اسے غصے سے یوں دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ ذرا اور پاس آنے کی ہمت تو دکھاؤ۔ ہیری نے عقابی پنکھ والا قلم اُٹھایا اور نئے چرمئی کاغذ پر خط لکھنے لگا۔



"رون! سب کچھ ٹھیک ہے۔ ماگلوؤں نے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ کل پانچ بجے ملاقات ہوگی۔ مجھ سے مزید صبر نہیں ہورہا۔"

ہیری

اس نے خط کو موڑ کر بہت چھوٹا کر دیا اور ننھے الو کے پیر سے باندھنے لگا۔ اسے اس کام میں بڑی دقت پیش آرہی تھی کیونکہ ننھا الو غیر معمولی طور پر ادھر اُدھر پھدک رہا تھا۔ جیسے ہی خط بندھ گیا۔ الو اُڑ کر کھڑکی سے باہر نکلا اور پل بھر میں نظروں سے اوجھل ہوگیا۔



ہیری ہیڈوگ کی طرف مڑا۔

"لمبے سفر پر جانے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

ہیڈوگ نے باوقار انداز میں آواز بلند کی۔

"تم یہ خط سیریئس تک لے جاؤ گی۔۔۔؟" اس نے اپنا خط اُٹھاتے ہوئے کہا۔ "لیکن ذرا ٹھہرو۔۔۔ مجھے اس میں کچھ اور بھی لکھنا ہے۔۔۔" اس نے دوبارہ چرمئی کاغذ کھولا اور تیزی سے اس میں کچھ نئی سطروں کا اضافہ کیا۔

"اگر آپ مجھے خط لکھنا چاہیں تو میں اپنے دوست رون کے گھر پر ہوں۔ گرمیوں کی بقیہ چھٹیاں میں وہیں پر گزاروں گا ۔ اس کے ابو کوئیڈچ عالمی کپ کے ٹکٹ لے کر آئے ہیں۔۔۔"

پھر ہیری نے ہیڈوگ کے پیر میں خط باندھا۔ وہ بالکل سیدھی اور خاموش کھڑی رہی جیسے یہ بتانا چاہ رہی ہو کہ خط پہنچانے والے الو کو کس طرح کے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

"اب تم واپس لوٹو گی تو میں رون کے گھر میں ملوں گا۔۔۔ ٹھیک ہے!" ہیری نے بتایا۔

ہیڈوگ نے پیار سے اس کی انگلی پر چونچ ماری۔ اس کے بعد وہ اپنے بڑے پنکھ پھیلا کر کھلی کھڑکی سے باہر اُڑ گئی۔

ہیری نے اسے اوجھل ہوتے دیکھا اور پھر رینگ کر اپنے پلنگ کے نیچے گھس گیا۔ اس نے فرش کے اکھڑے ہوئے تختے کو ہٹایا اور اس کے نیچے والے خلا میں سے سالگرہ کے کیک کا ایک بڑا ٹکڑا باہر نکالا۔ وہ فرش پر بیٹھ کر اسے کھاتے ہوئے اس کے لذت بھرے ذائقے کا لطف اُٹھانے لگا۔ کھانے کا مزہ اب تو اور بھی دوبالا ہو گیا تھا۔ کوئیڈچ عالمی کپ کا فائنل۔۔۔

رون کے یہاں بقیہ چھٹیاں۔۔۔ شرارتیں۔ دوستوں کے سنگ۔۔۔ اس کے انگ انگ سے مستی پھوٹ رہی تھی۔ اس کے پاس کیک تھا جبکہ ڈڈلی کے پاس چکوترے کے ترش ٹکڑے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ گرمیوں کا سہانا دن۔۔۔ وہ کل پریوٹ ڈرائیو کو خیر باد کہنے والا تھا۔ اس کے زخم کا نشان ایک بار پھر معمول کے مطابق ہو چکا تھا۔ کسی درد یا تکلیف کا احساس نہیں تھا۔ من میں سرشاری چھائی ہوئی تھی کہ وہ کوئیڈچ عالمی کپ کا فائنل دیکھنے جا رہا تھا۔ اس وقت اس کی حالت ایسی تھی کہ کوئی بھی الجھن اسے پریشان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ بھلے اس کا تعلق لارڈ والڈیمورٹ ہی سے کیوں نہ ہو!!!!!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



اگلے دن دوپہر بارہ بجے تک ہیری نے اسکول کا اپنا سارا چھٹیوں کا کام مکمل کر لیا اور پھر وہ اپنے اسکول کے سامان کو سمیٹنے لگا۔ اس کا صندوق بھر گیا تھا۔ اس کی سب سے قیمتی چیزیں بھی صندوق میں پہنچ چکی تھیں۔ ان میں غیبی چوغہ (جو اسے اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملا تھا) اڑن جھاڑو فائربولٹ (جو اسے سیریئس نے بھیجی تھی) ہوگورٹس کا خفیہ جادوئی نقشہ (جو اسے پچھلے سال فریڈ اور جارج ویزلی نے دیا تھا) اور دوسری چیزیں شامل تھیں۔ اس نے اپنے پلنگ کے نیچے والے فرش کے اکھڑے ہوئے تختے کے تلے خفیہ خانے میں چھپایا گیا سارا سامان بھی نکال لیا۔ جس میں کھانے کی اشیاء اور سالگرہ کے کیک شامل تھے۔ اس نے خواب گاہ کے ہر کونے میں جھانک کر جائزہ لیا کہ کہیں کوئی چیز رہ نہ گئی ہو۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جادوئی کلمات کی کوئی کتاب یا پنکھ والا قلم وہاں رہ جائے۔ اس نے دیوار پر لٹکا ہوا کیلنڈر بھی اتار کر صندوق میں رکھ لیا جس پر پندرہ اگست تک کی تاریخیں کٹی ہوئی تھی۔ یہ کیلنڈر اسے ہوگورٹس لوٹنے کے بقیہ دنوں سے آگاہ رکھتا تھا۔ جب اسے پورا اطمینان ہو گیا کہ کچھ باقی نہیں رہ گیا تو وہ بستر پر دھم سے بیٹھ گیا۔

چوتھا باب

برو میں واپسی



پریوٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار کا ماحول خاصا تناؤ بھرا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد اس وجہ سے شدید دباؤ کے شکار اور چڑ چڑے نظر آرہے تھے کہ آج ان کے گھر میں جادوگر آنے والے ہیں۔ جب ہیری نے ورنن خالو کو بتایا کہ ویزلی گھرانے کے لوگ پانچ بجے آئیں گے تو وہ کافی دہشت زدہ دکھائی دینے لگے۔

"امید ہے کہ تم نے انہیں مناسب کپڑے پہننے کیلئے کہہ دیا ہوگا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ تمہاری طرح کے لوگ کیسے کپڑے پہنتے ہیں۔۔۔ میں تو بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ان میں معمول کے مطابق کپڑے پہننے کی تمیز ہونی چاہئے۔" ورنن خالو غراتے ہوئے بولے۔



ہیری کو بھی ہلکا سا خوف محسوس ہونے لگا۔ اس نے ویزلی صاحب اور انکی بیگم کو شاید ہی کبھی ایسے کپڑے پہنے دیکھا تھا جنہیں ڈرسلی گھرانا 'مہذب' کہہ سکے۔ ان کے بچے چھٹیوں میں ماگلوؤں جیسے کپڑے پہنتے تھے لیکن ویزلی صاحب اور انکی بیگم عام طور پر بھی لمبے چوغے میں ہی ملبوس دِکھائی دیتے تھے۔ جو تھوڑے پرانے اور گھسے پٹے ہوتے تھے۔ ہیری کو اس بات کی پریشانی نہیں تھی کہ پڑوسی کیا کہیں گے۔۔؟ لیکن اسے اس بات کی فکر ضرور تھی کہ اگر ویزلی افراد ڈھنگ کے کپڑوں میں نہ آئے تو ڈرسلی گھرانا ان کے ساتھ کتنی بدتمیزی کے ساتھ پیش آئے گا۔۔۔؟

ورنن خالو نے اس موقعہ کیلئے اپنا سب سے عمدہ اور قیمتی سوٹ زیب تن کر رکھا تھا۔ کچھ

لوگوں کو شاید یہ استقبال کی علامت محسوس ہوتا مگر ہیری بخوبی جانتا تھا کہ ورنن خالو نے ایسا صرف اس لئے کیا تھا تاکہ وہ نفیس۔ دولتمند اور رعب دار شخصیت کی عکاسی کر سکیں۔ دوسری طرف ڈڈلی کسی قدر سہا اور سمٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی وجہ وزن کم کرنے کا پروگرام نہیں بلکہ ڈر تھا۔۔۔۔۔۔ جب پچھلی مرتبہ ڈڈلی کا ایک بھاری بھرکم دیوہیکل جادوگر سے پالا پڑا تھا تو اس کی کمر کے نیچے ایک ننھی منی دُم نکل آئی تھی۔ جسے ختم کرنے کیلئے ورنن خالو اور پٹونیہ خالہ کو لندن کے ایک نجی ہسپتال جانا پڑا اور ان کے کافی پیسے اس آپریشن میں خرچ ہو گئے تھے۔ اس لئے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں تھی کہ ڈڈلی بار بار گھبراہٹ میں اپنے ہاتھ اپنے کولہوں پر رکھ رہا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جاتے ہوئے سیدھا چلنے کے بجائے ترچھا ہو کر چل رہا تھا تاکہ دشمن اس کی پیٹھ پر دوبارہ وار نہ کر سکے۔

دوپہر کے کھانے کے دوران تقریباً خاموشی چھائی رہی۔ ڈڈلی نے بھی کھانے کے وقت کوئی ہلا گلا نہیں مچایا حالانکہ کھانے میں صرف پنیر کے کترن اور سلاد کے پتے ہی تھے۔ پٹونیہ خالہ کی تو بھوک ہی اُڑ گئی تھی۔ انہوں نے کچھ بھی نہیں کھایا۔ وہ ہاتھ باندھے ہونٹ بھینچے بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور اپنی زبان چوس رہی تھیں۔ یقیناً وہ غصے کی اس لہر کو روکنے کی کوشش کر رہی تھیں جسے وہ کسی بھی پل ہیری کی طرف موڑنا چاہتی تھیں۔



"وہ لوگ کار سے آئیں گے۔۔۔ ہے نا۔۔؟ ورنن خالو نے میز کی دوسری طرف سے گرجتے ہوئے پوچھا۔

" ہمم۔۔۔" ہیری گڑبڑا سا گیا۔

اس نے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا۔ ویزلی گھرانے

کے افراد اسے لینے کیسے آئیں گے۔۔۔؟ اب تو ان کے پاس کار بھی نہیں تھی۔ پہلے ان کے پاس ایک پرانی فورڈ اینگلیاء کار تھی لیکن اس وقت تو وہ کار ہوگورٹس کے تاریک ممنوعہ جنگل میں کہیں بھٹک رہی ہوگی۔ ویسے گزشتہ سال انہیں اسٹیشن چھوڑنے کیلئے ویزلی صاحب نے وزارتِ جادوگری کی کاریں ادھار لے لی تھیں۔ شاید آج بھی وہ ایسا ہی کریں۔

"ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔" ہیری نے جواب دیا۔



ورنن خالو اپنی مونچھ ہلاتے ہوئے مسکرائے۔ عام طور پر وہ یقیناً یہی سوال کرتے کہ ویزلی صاحب کے پاس کون سی کار ہے۔۔۔؟ وہ لوگوں کی حیثیت کا تعین اس بات سے کرتے تھے کہ ان کی کاریں کتنی بڑی اور قیمتی ہیں۔ لیکن ہیری کو یقین تھا کہ ویزلی صاحب کے پاس اگر فراری کار بھی ہوتی تب بھی ورنن خالو انہیں پسند نہیں کرتے۔

ہیری نے دوپہر کا زیادہ وقت اپنی خوابگاہ میں ہی گزارا۔ اس سے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ پٹونیہ خالہ ہر کچھ لمحوں بعد جالی دار پردوں کے بیچ میں سے جھانکیں جیسے انہوں نے کسی مفرور جنگلی گینڈے کے بارے میں خبردار رہنے کی خبر سن رکھی ہو۔ آخر کار پونے پانچ بجے ہیری سیڑھیاں اتر کر نیچے بیٹھک میں پہنچ گیا۔

پٹونیہ خالہ صوفے کے کشن درست کر رہی تھیں۔ ورنن خالو اخبار پڑھنے کا ڈھونگ رچا رہے تھے لیکن ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کی پتلیاں ہل نہیں رہی تھیں۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ دراصل کان لگا کر کار کے انجن کی آواز کا انتظار کر رہے تھے۔ ڈڈلی کرسی میں دھنسا ہوا تھا۔ اس کے موٹے ہاتھ اب بھی کولہوں کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنے کولہوں کو کس کر پکڑے ہوئے تھا۔ ہیری کے ضبط کا دامن چھوٹ رہا تھا۔

بیٹھک کا ماحول بے حد اضطرابی تھا۔ وہ وہاں سے نکل کر ہال کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ اس کی آنکھیں گھڑی پر ٹکی ہوئی تھیں۔ اس کے دل میں عجیب سے جوش اور گھبراہٹ کی آمیزش رچی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسے دل کی بے ترتیب دھڑکنیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

لیکن پانچ بجے کا وقت آیا اور گزر گیا۔ ورنن خالو کو بھاری بھرکم سوٹ میں تھوڑا پسینہ آنے لگا۔ انہوں نے اُٹھ کر کمرے کا بیرونی دروازہ کھولا اور خالی سڑک پر دور تک جھانکا۔ پھر اپنا سر تیزی سے اندر کر لیا۔

"انہیں دیر ہو گئی ہے۔۔۔ !" انہوں نے ہیری کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"میں جانتا ہوں۔" ہیری نے جواب دیا۔ "شاید ٹریفک میں پھنس گئے ہوں گے یا ایسی ہی کوئی اور بات ہوئی ہو گی۔۔۔"

پانچ بج کر دس منٹ۔۔۔۔ پھر پانچ بج کر پندرہ منٹ۔۔۔۔ اب ہیری کو بھی پریشانی ہونے لگی تھی۔ سیڑھیوں پر بیٹھنا اب محال ہوتا جا رہا تھا۔

ساڑھے پانچ بجے اسے بیٹھک میں ورنن خالو اور پٹونیہ خالہ کی تناؤ بھری آوازیں سنائی دیں۔

"ذرا بھی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

"اگر ہمیں کوئی اور کام ہوتا تو۔۔۔"

"شاید وہ سوچ رہے ہوں گے کہ اگر وہ دیر سے آئیں گے تو ہم انہیں رات کے کھانے کیلئے روک لیں گے۔۔۔" پٹونیہ خالہ نے قیاس آرائی کی۔

"ہر گز نہیں۔۔۔" ورنن خالو نے فیصلہ کن لہجے میں گرج کر کہا۔ان کی آواز سن کر ہیری کو لگا کہ وہ بیٹھک میں بے چینی سے ٹہلنا شروع ہو گئے ہیں۔

"وہ لڑکے کو لے کر فوراً یہاں سے دفع ہو جائیں۔ بشرطیکہ وہ آ رہے ہوں۔ شاید انہیں دن سمجھنے میں غلطی ہو گئی ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ ان جیسے لوگوں کو وقت کی پابندی کرنے اور وقت پر کام کرنے کی عادت ہی نہیں ہوتی ہو گی یا پھر ان کی کھٹارا کار راستے میں جواب دے گئی ہو گی۔۔۔ اوووووہ۔۔۔!"

ہیری یکدم اچھل پڑا۔ بیٹھک کے دروازے کی دوسری طرف سے ڈرسلی افراد کے دہشت سے دوڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اگلے ہی لمحے ڈڈلی ہانپتا ہوا ہال میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔

"کیا ہوا۔۔؟" ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ "آخر معاملہ کیا ہے۔۔۔۔؟"

لیکن ڈڈلی کے منہ سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے۔اس کے ہاتھ اب بھی اس کے کولہوں پر جمے

ہوئے تھے۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا باورچی خانے کی طرف چلا گیا۔ ہیری جلدی سے بیٹھک میں پہنچا۔

بیٹھک کی ایک دیوار کے پیچھے سے زوردار دھماکوں اور کھروچنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس دیوار کے نچلے حصے میں بجلی کا بڑا ہیٹر نصب تھا۔ بیٹھک میں موجود خالہ خالو عجیب نظروں سے الیکٹرک ہیٹر کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟" پٹونیہ خالہ نے کانپتے ہوئے پوچھا۔ وہ دیوار سے چپک کر الیکٹرک ہیٹر کو گھور رہی تھیں۔ "کیا ہو رہا ہے۔۔۔ ورنن۔۔۔؟"

لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر تک نہ چل پایا۔ اب بجلی کے ہیٹر کے عقب سے چند آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے آواز فوراً پہچان لی۔

"اف۔۔۔ نہیں فریڈ۔۔۔ واپس لوٹ جاؤ۔ کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ جارج کو منع کرو کہ وہ یہاں نہ آئے۔۔۔ اف ہائے! جارج۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہاں جگہ نہیں ہے۔ جلدی سے لوٹ جاؤ اور رون کو بتاؤ۔۔۔"



"شاید ہیری کو ہماری آوازیں سنائی دے جائیں۔۔۔ ابو۔۔۔ شاید وہ ہمیں باہر نکال سکتا ہو۔۔"

ساتھ ہی الیکٹرک ہیٹر کے عقب سے زوردار گھونسے برسانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیری!۔۔ ہیری۔۔۔ کیا تمہیں ہماری آواز سنائی دے رہی ہے۔۔۔۔؟"

خالو ورنن غصیلے بھیڑیے کی مانند ہیری کی طرف گھوم گئے۔

"یہ کیا ہے۔۔ ؟" وہ گرجے۔ "یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟

"وہ۔۔ وہ۔۔۔ اڑن چھو سفوف کے ذریعے آئے ہیں۔" ہیری جلدی سے بولا۔ وہ اپنی ہنسی کو قابو میں رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ "وہ آگ کے ذریعے سفر کر کے آئے ہیں۔۔۔ دِقت صرف اتنی ہے کہ آپ نے یہاں موجود آتشدان بند کروا کر اس کے آگے الیکٹرک ہیٹر نصب کروا دیا ہے۔۔۔ ذرا ٹھہریئے۔۔۔"

وہ بجلی کے ہیٹر کے پاس گیا اور بیٹھ کر اس کی پٹیوں کے قریب منہ لے جا کر زور سے بولا۔

"ویزلی انکل !۔۔ کیا آپ میری آواز سن سکتے ہیں۔۔۔؟"

مکوں کی آواز آنا بند ہو گئی۔

اندر سے کوئی بولا۔۔۔ "شش۔۔۔ چپ رہو۔۔۔"

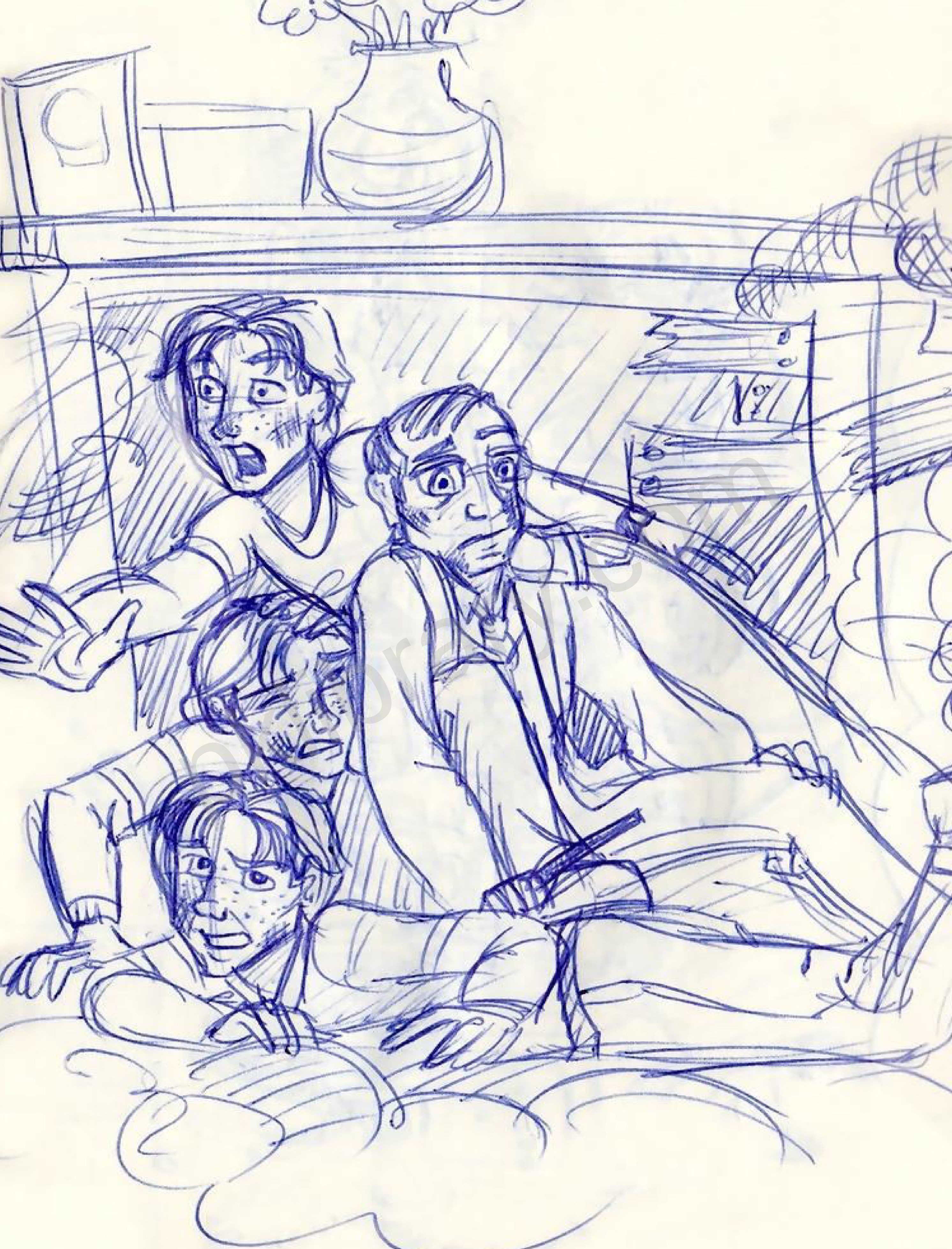
"ویزلی انکل ! میں ہیری ہوں۔۔۔ یہ آتشدان بند کر دیا گیا ہے۔ آپ یہاں سے باہر نہیں آ پائیں گے۔" ہیری جلدی سے بولا۔

"اوہ۔۔۔!" ویزلی صاحب کی آواز سنائی دی۔ "آخر کوئی اپنا آتشدان کیوں بند کروائے گا۔۔۔؟"

"ان کے پاس بجلی سے چلنے والا آتشدان ہے۔۔۔ " ہیری نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"واقعی۔۔۔" ویزلی صاحب کی جوش بھری آواز آئی۔ "کیا کہہ رہے ہو۔۔؟ واقعی۔۔؟ بجلی۔ یعنی پلگ والا آتشدان۔۔۔؟ مجھے تو یہ آتشدان دیکھنا ہی ہوگا۔۔۔ ٹھیک ہے کچھ سوچتے ہیں۔ اف۔۔ رون۔۔!" اب باقی سب کے ساتھ رون کی آواز بھی آنے لگی۔




№7

ہیری اچھل کر صوفے کے قریب پہنچ گیا۔ ٹھیک اسی وقت ورنن خالو آگے بڑھ گئے۔

"ایک منٹ ٹھہرو۔۔۔" وہ الیکٹرک ہیٹر کی طرف گرج کر بولے۔ "آپ کیا کرنا چاہتے ہو۔۔۔؟" **دھڑام۔۔۔** بند آتشدان ایک زوردار دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔

دھماکے کے باعث الیکٹرک ہیٹر اُڑتا ہوا کمرے کے دوسرے کونے میں پہنچ گیا۔ ملبے کے غبار کے بیچ میں سے ویزلی صاحب نمودار ہوئے۔ پھر فریڈ۔ جارج اور آخر میں رون کا چہرہ باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔

پٹونیہ خالہ کانپتی ہوئی کافی کی میز سے لڑکھڑا کر گر گئیں۔ ورنن خالو نے انہیں فرش پر گرنے سے پہلے ہی تھام لیا اب وہ گم صم انداز میں کھڑے سرخ بالوں والے ویزلی خاندان کو گھور کر دیکھ رہے تھے۔ جڑواں بھائی ہونے کی وجہ سے فریڈ اور جارج کے بال ہی نہیں چہرے بھی ایک جیسے تھے۔



"اب ٹھیک ہے۔۔" ویزلی صاحب اپنے لمبے سبز چوغے سے دھول جھاڑتے ہوئے بولے۔ پھر انہوں نے دھول سے اٹی عینک کو صاف کر کے آنکھوں پر لگایا۔

"اوہ۔۔ آپ یقیناً ہیری کے خالہ خالو ہیں۔۔ مل کر خوشی ہوئی۔"

لمبے۔ دبلے اور گنجے ہوتے ہوئے ویزلی صاحب اپنا ہاتھ پھیلا کر مصافحے کیلئے ورنن خالو کی طرف بڑھے لیکن ورنن خالو کئی قدم پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھ پٹونیہ خالہ کو بھی کھینچ کر لے گئے۔ انہیں اتنا ہوش بھی نہیں تھا کہ ان کے منہ سے الفاظ نکل پاتے۔

سفید دھول نے ان کے سب سے قیمتی سوٹ کا ستیاناس کر ڈالا تھا۔ ان کے بال اور مونچھیں بھی دھول کی وجہ سے سفید دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ اپنی عمر سے تیس سال بڑے لگ رہے تھے۔

"اوہ۔۔ ہاں! ۔۔۔ اس کے بارے میں معاف کیجئے گا۔"

ویزلی صاحب نے اپنا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا۔

ان کی نظریں ٹوٹی ہوئی دیوار پر جا ٹھہریں جہاں اب ایک بڑا شگاف دکھائی دے رہا تھا۔ "مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔۔ یہ سب میری غلطی ہے۔ مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ دوسرے سرے سے باہر نہیں نکل پائیں گے۔ ہیری کو لے جانے کے لئے میں نے آپ کے آتشدان کو اڑن چھونیٹ ورک سے جڑوایا ہے۔۔

صرف دوپہر تک کی بات ہے!۔۔ ویسے ماگلوؤں کے آتشدان کو اڑن چھونیٹ ورک سے جڑوانا غیر قانونی عمل ہے۔ لیکن **محکمہ اڑن چھو انضباط** میں میری پہچان کا ایک جادوگر ہے جو اس دفعہ کے لئے میرے اس عمل پر کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لے گا۔

ویسے میں اسے لمحہ بھر میں بالکل پہلے جیسا بنا دوں گا۔۔۔ اس لئے آپ پریشان نہ ہوں۔ فی الوقت میں اس میں آگ جلالوں تاکہ لڑکے واپس جا سکیں۔۔۔ اس کے بعد میں آپ کا آتشدان ٹھیک کر دوں گا۔۔۔"

ہیری شرط لگانے کے لئے تیار تھا کہ ڈرسلی گھرانے کو ویزلی صاحب کی بات کا ایک لفظ بھی پلے نہیں پڑا تھا۔ وہ ابھی تک ویزلی صاحب کو گھور کر دیکھ رہے تھے۔

پٹونیہ خالہ دوبارہ سیدھی کھڑی ہوئیں اور ورنن خالو کے پیچھے چھپ گئیں۔

"ہیلو ہیری!" ویزلی صاحب فرحت آمیز لہجے میں بولے۔

"کیا تمہارا صندوق تیار ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔! اوپر رکھا ہوا ہے۔۔" ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"صندوق ہم لے آتے ہیں۔۔۔" فریڈ نے فوراً کہا۔

فریڈ اور جارج ہیری کو آنکھ مارتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ہیری کی خواب گاہ کہاں ہے۔۔۔ کیونکہ انہوں نے ایک بار اسے آدھی رات کو وہاں سے نکالا تھا۔

ہیری کو لگا کہ فریڈ اور جارج ۔ ڈڈلی کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہیری سے اس کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا تھا۔

"اچھا۔۔۔" ویزلی صاحب نے ہاتھوں کو تھوڑا لہراتے ہوئے کہا اور بہت بری طرح چھائی ہوئی گہری خاموشی کو توڑنے کی کوشش کی۔

"شاندار۔۔۔ واہ۔۔۔ کافی اچھی جگہ ہے۔۔۔"

عام طور پر بے داغ اور نفیس دکھائی دینے والی بیٹھک اس وقت دھول اور اینٹوں کے ملبے سے ڈھکی ہوئی تھی اس لئے ڈرسلی افراد کو یہ تعریفی کلمات سن کر رتی بھر بھی خوشی نہیں ہوئی۔ ورنن خالو کا چہرہ ایک بار پھر جامنی ہوگیا اور پٹونیہ خالہ دوبارہ اپنی زبان چوسنے لگیں۔ بہر حال وہ لوگ اتنے زیادہ خوفزدہ تھے کہ ان کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل پا رہی تھی۔۔۔

ویزلی صاحب چاروں طرف نظریں دوڑا رہے تھے۔ انہیں ماگلوؤں کی چیزوں سے خاص دلچسپی تھی۔ ہیری کو نظر آرہا تھا کہ ٹیلی ویژن اور ویڈیو ریکارڈ کو چلا کر دیکھنے کیلئے وہ کافی بے تاب ہو رہے ہیں۔



" یہ چیزیں بجلی سے چلتی ہیں۔ ہے نا۔۔؟" انہوں نے اپنا علم بگھارنے کی کوشش کی۔ " آہا مجھے ان کے پلگ دکھائی دے رہے ہیں۔ میں پلگ اکٹھے کرتا ہوں۔" انہوں نے ورنن خالو سے کہا۔ "اور بیٹریاں۔۔! میرے پاس بیٹریوں کا بھی کافی بڑا ذخیرہ ہے۔ میرے اس شوق کی وجہ سے میری بیوی مجھے پاگل سمجھتی ہے لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ "

ورنن خالو بھی ویزلی صاحب کو پاگل ہی سمجھ رہے تھے۔ وہ پٹونیہ آنٹی کو چھپانے کیلئے کسی قدر دائیں طرف کھسک گئے۔ شاید انہیں لگا کہ ویزلی صاحب اچانک ان کی طرف دوڑ کر حملہ کر دیں گے۔ اسی وقت ڈڈلی کمرے میں داخل ہوا۔ سیڑھیوں پر ہیری کے صندوق کے گھسٹنے کی آوازیں سن

کر وہ ڈر گیا تھا اور باورچی خانے سے بھاگ کر بیٹھک میں آگیا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے ٹوٹی ہوئی دیوار اور کمرے میں ملبے کا ڈھیر دیکھنے لگا۔ دیوار کے کنارے چلتا ہوا وہ اپنے ماں باپ کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔ ساتھ ہی وہ ویزلی صاحب کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے امی ابو کے پیچھے چھپنے کی کوشش کی۔ بدقسمتی سے ورنن خالو کا جسم اتنا بڑا نہیں تھا کہ وہ ڈڈلی کو چھپا پائے۔ حالانکہ یہ دبلی پتلی پٹونیہ خالہ کو چھپانے کیلئے موزوں تھا۔

"اوہ ہیری! یہ تمہارا خالہ زاد بھائی ہے۔۔۔ ہے نا؟" ویزلی صاحب نے کمرے کی گھٹی فضا کو بہتر بنانے کیلئے بات چیت کرنے کیلئے پیش قدمی اختیار کی۔

"جی ہاں! یہ ڈڈلی ہے۔۔۔ "ہیری نے مسکرا کر بتایا۔

اس کی اور رون کی نظریں آپس میں ملیں پھر وہ دونوں فوراً دوسری طرف دیکھنے لگے۔ دونوں کو اپنی ہنسی چھپانے میں کافی مشکل پیش آرہی تھی۔ ان کا دل کر رہا تھا کہ وہ لوٹیاں لگا لگا کر قہقہے لگائیں۔ ڈڈلی ابھی تک دونوں ہاتھوں سے کولہوں کو پکڑے ہوئے تھا۔ جیسے اسے ان کے فرش پر گر جانے کا خوف لاحق ہو۔

بہر حال! ویزلی صاحب ڈڈلی کے عجیب رویئے کو دیکھ کر بہت فکر مند ہو گئے۔ جب وہ دوبارہ بولے تو ہیری کو ان کی آواز سے لگا کہ وہ ڈڈلی کو بھی اتنا ہی پاگل سمجھ رہے تھے جتنا کہ ڈرسلی گھرانا انہیں پاگل سمجھ رہا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ ویزلی صاحب کے دل میں ڈر نہیں بلکہ ہمدردی کے جذبات تھے۔

"چھٹیاں اچھی بیت رہی ہیں ڈڈلی؟۔۔۔" انہوں نے مشفقانہ لہجے میں پوچھا۔

ڈڈلی نے ہلکی سی آواز نکالتے ہوئے اپنے موٹے کولہوں کو ایک بار پھر ہاتھوں کی گرفت میں جکڑ لیا۔
فریڈ اور جارج ہیری کا صندوق کمرے میں لے آئے تھے۔ انہوں نے اندر آتے وقت چاروں

طرف دیکھا۔ اور پھر انہیں ڈڈلی دِکھائی دے گیا۔ انہوں نے اسے پہلی نظر میں پہچان لیا۔ان کے چہروں پرایک شرارت بھری مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔ "تو پھر آگ جلالیتے ہیں۔۔۔"

انہوں نے اپنے چوغے کی آستینیں اوپر چڑھائیں اور اپنی چھڑی نکالی۔ ہیری نے دیکھا کہ پورا ڈرسلی گھرانا ایک ساتھ پیچھے ہٹ کر دیوار سے چپک گیا۔

"آتشم۔۔" ویزلی صاحب نے اپنی چھڑی دیوار کے شگاف کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

پرانے آتشدان میں فوراً آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔وہ اتنے اونچے اُٹھ رہے تھے کہ جیسے کئی گھنٹوں سے جل رہے ہوں۔ویزلی صاحب نے اپنی جیب میں سے ایک چھوٹی سی تھیلی نکالی اور اس کے اندر سے چٹکی بھر سفوف نکال کر اسے بھڑکتے شعلوں میں پھینک دیا جو پہلے سے زیادہ اونچے اور سبز رنگ میں بدل گئے۔

"فریڈ پہلے تم جاؤ۔۔" ویزلی صاحب نے ہدایت کی۔

"جارہاہوں۔۔" فریڈ نے کہا۔ "ارے نہیں۔۔ ذرا ٹھہریئے۔۔"

فریڈ کی جیب میں سے ٹافیوں کی تھیلی نکل کر باہر گر گئی تھی۔ اور رنگ برنگی ٹافیاں ہر سمت میں دور دور تک بکھر گئیں۔ موٹی موٹی ٹافیاں جو بہت چمکدار کاغذوں میں لپٹی ہوئی تھیں۔فریڈ نے جھک کر چاروں طرف گھوم کر اپنی ٹافیاں اکٹھی کیں۔وہ انہیں واپس اپنی تھیلی میں ٹھونسنے لگا۔اسی وقت اس نے سر اُٹھا کر ڈرسلی گھرانے کے سہمے ہوئے افراد کی طرف دیکھا اور خوشی سے ہاتھ ہلایا۔اس کے بعد وہ سیدھا شعلوں میں گھس گیا اور بلند آواز میں بولا۔ "گھر کی طرف۔۔۔"

پٹونیہ خالہ کے منہ سے کانپتی ہوئی چیخ نکل گئی۔ سانپ جیسی پھنکار کی آواز کے ساتھ فریڈ غائب ہو گیا تھا۔

"جارج۔۔۔ اب تم جاؤ۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔ "اور ہیری کا صندوق لے جاؤ۔"

ہیری نے صندوق کو آتشدان تک پہنچانے میں جارج کی مدد کی۔ شگاف کے منہ پر صندوق رکھ کر ہیری پیچھے ہٹ گیا تاکہ جارج اسے آسانی سے پکڑ سکے۔ پھر جارج زور سے چلایا۔ "گھر کی طرف۔۔۔" اور وہ بھی غائب ہو گیا۔

"رون اب تم۔۔۔" ویزلی صاحب نے مڑ کر کہا۔

"تھوڑی دیر بعد ملاقات ہو گی۔۔۔" رون نے سہمے ہوئے ڈرسلی گھرانے کو دیکھ کر ہیری سے کہا۔ وہ دھیمے انداز میں مسکرایا اور آگ میں کھڑے ہو کر چلایا۔ "گھر کی طرف۔۔۔"

اب صرف ہیری اور ویزلی صاحب ہی رہ گئے تھے۔

"اچھا۔۔۔ خدا حافظ!" ہیری نے ڈرسلی گھرانے کو کہا اور آگ کی طرف بڑھ گیا۔

ہیری جانتا تھا کہ ورنن خالو پٹونیہ خالہ یا ڈڈلی جواب میں کبھی بھی خدا حافظ نہیں کہیں گے۔ اور وہی ہوا۔۔۔ انہوں نے جواب نہیں دیا۔

جیسے ہی وہ آتشدان کے قریب پہنچا تو ویزلی صاحب نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسے روک لیا۔ وہ ورنن خالو کی طرف مڑ کر حیرانگی سے دیکھنے لگے۔ "ہیری نے آپ لوگوں کو خدا حافظ کہا ہے۔" انہوں نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔ "کیا آپ لوگوں کو اس کی بات سنائی نہیں دی۔۔۔؟"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ویزلی انکل ۔۔!" ہیری نے منہ بسور کر جواب دیا۔ "اور حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے بھی اس کی رتی بھر پرواہ نہیں۔۔۔"

ویزلی صاحب نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے سے بالکل نہیں ہٹایا۔ "آپ لوگ اپنے بھانجے سے اب اگلی گرمیوں تک نہیں مل پائیں گے۔۔۔" انہوں نے ورنن خالو سے کسی قدر چڑ کر کہا۔ "کم از کم اخلاقاً آپ کا فرض بنتا ہے کہ اسے لازماً خدا حافظ تو ضرور کہیں۔۔۔"

ورنن خالو کا دماغ سٹپٹا رہا تھا انہیں اس بات سے بڑی تکلیف ہو رہی تھی کہ وہ آدمی انہیں تہذیب سکھا رہا تھا جس نے ابھی ابھی ان کی بیٹھک کی قریباً آدھی دیوار توڑ ڈالی تھی۔ پھر بھی انہوں نے بڑی بے زاری سے کہا۔ "ٹھیک ہے الوداع!۔۔۔"

"پھر ملیں گے۔" ہیری نے اپنا ایک پیر آگ کے شعلوں میں ڈالا جو گرم سانسوں کی طرح محسوس ہو رہے تھے۔ اسی پل اسے اپنے عقب میں پٹونیہ خالہ کی چیخ سنائی دی ہیری



نادانستہ طور پر پلٹ گیا۔ ڈڈلی اب اپنے امی ابو کے پیچھے نہیں چھپا ہوا تھا۔ وہ کافی کی میز کے قریب فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اس کے منہ سے ایک فٹ لمبی عجیب سی جامنی رنگ کی چپچپائی سی چیز لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک پل کی حیرانگی کے بعد ہیری کو یہ احساس ہوا کہ وہ ایک فٹ لمبی چیز کچھ اور نہیں۔ دراصل ڈڈلی کی زبان تھی۔ پٹونیہ خالہ چیختی ہوئی فرش پر ڈڈلی کے پاس بیٹھ گئیں اور اس کی لٹکتی ہوئی زبان کو منہ سے باہر کھینچنے کی کوشش کرنے لگیں۔ اس میں کوئی حیرانگی والی بات نہیں کہ ان کی اس کوشش کے بعد ڈڈلی چیخنے لگا۔ اس کے منہ سے سسکیاں اور سسکیاں نکل رہی تھیں۔ وہ انہیں خود سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔ خالو ورنن اس ناگہانی آفت پر گرجنے لگے اور چاروں طرف ہاتھ ہلا کر انہیں برا بھلا کہنے لگے ۔ ویزلی صاحب کو اپنی بات کرنے کیلئے پوری قوت سے چیخنا پڑا۔ "پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔" انہوں نے چلا کر کہا۔ "میں اسے ابھی ٹھیک کر سکتا ہوں۔" انہوں نے اپنی چھڑی کا رُخ جونہی ڈڈلی کی طرف گھمایا تو پٹونیہ خالہ پہلے سے بھی زیادہ زور سے چیخیں اور ڈڈلی کے اوپر لیٹ گئیں تاکہ اسے ویزلی صاحب سے بچا سکیں۔

"براہ کرم۔۔۔ ایسا مت کریں۔ پیچھے ہٹ جائیں!" ویزلی صاحب نے نرمی سے کہا۔ "اسے ٹھیک کرنا بے حد آسان ہے۔۔۔ یہ یقیناً ٹافی کھانے کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ میرا بیٹا فریڈ۔۔۔ بڑا ہی شرارتی ہے۔۔۔ لیکن یہ صرف پھیلا دینے والا جادو ہے۔۔۔ کم از کم مجھے تو یہی لگتا ہے۔۔۔ ذرا ٹھہریئے!۔۔۔ میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں۔۔۔" لیکن اس بات سے تسلی پانے کے بجائے ڈرسلی گھرانا اور بھی دہشت زدہ ہو گیا۔ پٹونیہ خالہ زور زور سے سسکیاں بھرنے لگیں اور ڈڈلی کی زبان کو زور سے باہر کھینچنے لگیں جیسے وہ اسے توڑنے کا ارادہ کئے ہوئے تھیں۔ اپنی ماں کی کھینچا تانی اور زبان کے وزن کے باعث ڈڈلی کا دم گھٹنے لگا۔ ورنن خالو اب اپنی برداشت کھو بیٹھے تھے۔ انہوں نے پاس رکھا ہوا چینی مٹی کا ایک شوپیس اُٹھایا اور اسے ویزلی صاحب کی طرف کھینچ کر دے مارا۔ ویزلی صاحب فوراً جھک گئے جس کے باعث شوپیس اُڑتا ہوا ٹوٹی ہوئی دیوار کے شگاف میں جا گرا اور ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔

"ارے سنیئے تو سہی۔" ویزلی صاحب نے غصے میں اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔" زخمی بپھرے ہوئے گھوڑے کی مانند چنگھاڑتے ہوئے ورنن خالو نے دوسرا شوپیس اُٹھالیا۔ "ہیری جاؤ۔۔ جلدی جاؤ!" ویزلی صاحب نے اپنی چھڑی ورنن خالو کی طرف گھماتے ہوئے چیخ کر کہا۔ "میں اسے سلجھالوں گا۔۔۔"

ہیری اس مزیدار منظر کو مزید دیکھنا چاہتا تھا لیکن ورنن خالو کا پھینکا ہوا دوسرا شوپیس اس کے بائیں کان کے پاس سے گزرا اس لئے اس نے سوچا کہ بہتر یہی ہوگا کہ وہ معاملے کو ویزلی صاحب کے سپرد کردے جو اسے کسی نہ کسی طرح سلجھا ہی لیں گے۔ وہ آگ کے شعلوں میں گھس گیا اور مڑ کر پیچھے دیکھتے ہوئے بولا۔ "رون کے گھر کی طرف۔" اس نے بیٹھک کا جو آخری منظر دیکھا۔ وہ یہ تھا کہ ویزلی صاحب نے ورنن خالو کے ہاتھ میں موجود تیسرے شوپیس کو اپنی چھڑی سے اُڑا ڈالا تھا۔ پٹونیہ خالہ بدستور چیخ رہی تھیں اور ڈڈلی پر لیٹی ہوئی تھیں۔ جس کی چپچپائی زبان کسی بڑے اژدہے کی مانند فرش پر پھیلی ہوئی پھڑک رہی تھی۔ لیکن اگلے ہی لمحے ہیری بہت تیزی سے گھومنے لگا اور ڈرسلی گھرانے کی بیٹھک کہیں پیچھے شعلوں میں گم ہو گئی۔







پانچواں باب

جڑواں جادوئی جگاڑ

ہیری تیزی سے چکر کھاتے ہوئے گھومتا رہا۔ اس نے اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے چپکا رکھی تھیں۔ اس کے ارد گرد دھندلے آتشدانوں کی چمنیاں تیزی سے گزر رہی تھیں۔ پھر اسے چکر آنے لگے تو اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کر لیں۔ آخر کار جب اسے لگا کہ اس کی رفتار دھیمی ہونے لگی ہے تو اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ ایک طرح سے یہ اچھا ہی ہوا۔۔۔ ورنہ وہ ویزلی خاندان کے گھر کے آتشدان سے نکلتے ہی منہ کے بل گر جاتا۔ وقت پر ہی اس نے اپنے ہاتھ سامنے کی طرف پھیلا لئے جس کی وجہ سے وہ چوٹ لگنے سے محفوظ رہا۔

فریڈ نے ہیری کو اُٹھانے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی تجسس بھرے انداز میں پوچھا۔

"کیا اس نے چاکلیٹ کھالی۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔!" ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "وہ تھی کیا چیز۔۔۔؟"

"زبان مروڑ ٹافی۔۔۔" فریڈ نے مزہ لیتے ہوئے کہا۔ "جارج اور میں نے مل کر اس کا فارمولا تیار کیا ہے۔ یہ گلے کے غدود کو متحرک کر دیتی ہے۔ ہم پوری گرمیوں میں کسی ایسے شکار کی تلاش میں تھے جس پر اس کی آزمائش کی جا سکے۔۔۔"

چھوٹا سا باورچی خانہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ رون اور جارج لکڑی کی ایک دُھلی ہوئی میز کے گرد بیٹھے تھے۔ ان کے پاس سرخ بالوں والے دو اور لوگ بھی بیٹھے تھے۔ ہیری نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن وہ فوراً سمجھ گیا کہ وہ کون ہو سکتے ہیں۔ یقیناً وہ دونوں رون کے سب سے بڑے بھائی بل ویزلی اور چارلی ویزلی ہی ہو سکتے تھے۔

"کیسے ہو ہیری۔۔؟" ان دونوں میں سے قریب والے نے مسکرا کر اس کی طرف اپنا چوڑا ہاتھ بڑھایا۔ اس سے ہاتھ ملاتے وقت ہیری کو اپنی انگلیوں کے نیچے پھوڑوں اور گانٹھوں کا احساس ہوا۔ یہ چارلی ہو گا جو رومانیہ میں ڈریگن سنبھالنے کا کام کرتا تھا۔ چارلی کا ڈیل ڈول اپنے جڑواں بھائیوں کی طرح تھا۔ وہ پرسی اور رون کی طرح لمبا اور چھریرا نہیں تھا۔ بلکہ وہ متوسط قامت نوجوان تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور ہنس مکھ دکھائی دیتا تھا جس پر موسمی رتیں بدلنے کے نشان تھے۔ اس کا چہرہ مہاسوں سے اتنا بھرا ہوا تھا کہ وہ بھورا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی بانہوں کی رگیں پھولی ہوئی اور عضلات کٹاؤ دار تھے۔ ایک بازو پر جلنے کا بڑا چمکدار نشان بھی دکھائی دے رہا تھا۔



بل بھی مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور اس نے بھی ہیری کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ ہیری بل کو دیکھ



کر حیران رہ گیا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ جادوگروں کے بینک گرنگوٹس میں کام کرتا ہے اور ہوگورٹس کا ہیڈ بوائے رہ چکا ہے۔ رون کے منہ سے اس کا ذکر سن ہیری نے اس کی شخصیت کے بارے میں اندازہ لگایا تھا کہ وہ پرسی کی مانند ہوگا۔ جو قوانین توڑنے کے بارے میں سخت نتائج کی دھمکی دیتا رہتا تھا اور اپنے آس پاس کے تمام لوگوں پر رعب جھاڑتا رہتا تھا۔ لیکن بل تو آفت شخصیت کا مالک تھا۔ اس کے لئے اس سے زیادہ موزوں الفاظ ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ وہ دراز قد تھا اور اس کے بال بھی لمبے تھے۔ جنہیں اس نے کھینچ کر پیچھے کی طرف اونچی چٹیا میں باندھ رکھا تھا۔ وہ کان میں ایک بالی پہنے ہوئے تھا جس میں ایک زہریلا دانت لٹک رہا تھا۔ اس کے کپڑے کسی ڈسکو کلب میں بالکل بھی عجیب نہیں لگتے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے جوتے چمڑے کے نہیں بلکہ ڈریگن کی کھال سے بنے ہوئے تھے۔

اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اور کچھ کہہ پاتا۔ ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور ویزلی صاحب جارج کے پیچھے کی طرف نمودار ہو گئے۔ ہیری نے انہیں پہلے کبھی اتنا غصے میں نہیں دیکھا تھا۔

"فریڈ تم نے جو کیا۔ وہ بالکل بھی دلچسپ نہیں تھا۔۔۔" وہ چلا کر بولے۔ "آخر تم نے اس ماگلو بچے کو کیا دیا تھا۔۔۔؟"

"میں نے تو اسے کچھ بھی نہیں دیا تھا۔" فریڈ چالاکی سے مسکراتے ہوئے بولا۔ "میں نے تو بس ٹافی گرائی تھی ۔ یہ اسی کی غلطی تھی کہ اس نے ٹافی اُٹھا کر کھا لی۔ میں نے تو اسے ایسا کرنے کو

نہیں کہا تھا۔۔۔"

"تم نے وہ ٹافی جان بوجھ کر گرائی تھی۔" ویزلی صاحب گرج کر بولے۔ "تم جانتے تھے کہ وہ ڈائٹنگ پر ہے۔ تم جانتے تھے کہ وہ اسے اُٹھا کر ضرور کھائے گا۔"

"اس کی زبان کتنی بڑی ہو گئی تھی۔۔۔؟" جارج نے نہایت اشتیاق سے پوچھا۔

"جب تک اس کے امی ابو اسے ٹھیک کرنے دیتے تب تک وہ چار فٹ لمبی ہو چکی تھی۔"

ہیری اور ویزلی جڑواں بھائی زور زور سے ہنسنے لگے۔

"یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے۔" ویزلی صاحب چلائے۔ "اس طرح کی حرکتوں سے جادوگروں اور ماگلوؤں کے باہمی تعلقات پر برا اثر پڑتا ہے۔ میں نے اپنی آدھی زندگی ماگلوؤں سے ناروا سلوک کی مخالفت کرنے میں گزار دی ہے اور میرے ہی بیٹے۔۔۔"

"ہم نے اسے ماگلو سمجھ کر تو ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔" فریڈ نے غصے سے کہا۔

"نہیں۔۔۔ ہم نے ایسا صرف اس لئے کیا تاکہ اسے سبق مل سکے کیونکہ وہ دوسروں کو بہت ستاتا ہے۔۔۔ ہے نا ہیری!" جارج نے جلدی سے کہا۔

"ہاں! یہ سچ ہے ویزلی صاحب!" ہیری نے اس کی طرف داری کرتے ہوئے کہا۔

"بات یہ نہیں ہے۔۔" ویزلی صاحب نے غصے سے کہا۔ "ذرا ٹھہرو۔۔۔ میں تمہاری ماں کو بتاتا ہوں۔"

"مجھے کیا بتانے والے ہو۔۔؟ "ان کے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی۔ بیگم ویزلی ابھی ابھی باورچی

خانے میں داخل ہوئی تھیں۔وہ پستہ قد اور فربہ خاتون تھیں۔ان کا چہرہ بہت شفیق تھا لیکن اس وقت ان کی آنکھیں شک کی وجہ سے سکڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔۔۔ ہیلو ہیری بیٹا!" انہوں نے ہیری کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا پھر ان کی آنکھیں اپنے شوہر کی طرف لوٹ گئیں۔ "تم مجھے کیا بتانے والے تھے آرتھر۔۔۔؟"

ویزلی صاحب جھجکے۔ہیری جانتا تھا کہ وہ فریڈ اور جارج کو کتنا ہی غصہ کیوں نہ دکھائیں لیکن وہ بیگم ویزلی کو کچھ نہیں بتانا چاہیں گے۔ خاموشی چھائی رہی اور ویزلی صاحب گھبراہٹ سے بغلیں جھانکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کی نظریں اپنی بیوی کا سامنا نہیں کر پا رہی تھیں۔اسی لمحے باورچی خانے کے دروازے پر بیگم ویزلی کے عین پیچھے دو لڑکیوں کے چہرے نمودار ہوئے۔ایک کے گچھے دار بھورے بال تھے اور سامنے والے دانت تھوڑے بڑے تھے۔وہ ہیری اور رون کی دوست ہرمائنی گرینجر تھی۔ چھوٹی اور لال بالوں والی دوسری لڑکی رون کی چھوٹی بہن جینی تھی۔ جینی ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور ہیری بھی جواب میں مسکرا دیا۔ اس سے جینی کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا۔جب ہیری پہلی بار ان کے گھر آیا تھا تبھی سے وہ ہیری کی دیوانی تھی۔

"مجھے کیا بتانے والے تھے آرتھر۔۔۔؟" بیگم ویزلی نے خطرناک انداز میں غرا کر پوچھا۔

"اوہ مولی۔۔۔ کچھ نہیں!" ویزلی صاحب دھیمے انداز میں بڑبڑائے۔ "فریڈ اور جارج نے ۔۔۔ خیر کوئی بات نہیں میں نے سب کچھ سلجھا دیا ہے۔"

"اب کیا کر دیا ان دونوں نے۔۔۔؟" بیگم ویزلی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ "اگر اس کا تعلق ان دونوں کے خبیث جادوئی جگاڑ سے ہے۔۔۔"

"رون! تم ہیری کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ وہ کہاں سوئے گا۔۔؟" ہرمائنی نے دروازے پر کھڑے کہا۔ وہ شاید موقعہ کی نزاکت کو سمجھ گئی تھی۔

"وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کہاں سوئے گا۔۔" رون نے تنک کر کہا۔

"ظاہر ہے کہ میرے کمرے میں جہاں وہ پچھلی مرتبہ سویا تھا۔۔"

"چلو ہم سب وہیں چلتے ہیں!" ہرمائنی نے زور دے کر کہا۔

"اوہ!۔۔ ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ چلو!" رون اس کا اشارہ سمجھ گیا۔

"ہاں ہم بھی چلتے ہیں۔" جارج نے جلدی سے کہا۔

"تم جہاں ہو وہیں کھڑے رہو۔۔" بیگم ویزلی نے غراتے ہوئے کہا۔

ہیری اور رون باورچی خانے سے باہر نکل گئے۔ وہ ہرمائنی اور جینی کے ساتھ ہال میں سے ہوتے ہوئے بے ڈول سیڑھیوں پر پہنچے۔ جو ٹیڑھی میڑھی ہو کر بالائی منزل پر جا رہی تھیں۔

"جارج اور فریڈ کے جادوئی جگاڑ سے کیا مراد ہے۔۔؟" ہیری نے اوپر چڑھتے ہوئے پوچھا۔ رون اور جینی دونوں ہی ہنس پڑے۔ لیکن ہرمائنی پر سنجیدگی طاری رہی۔

"امی جب جارج اور فریڈ کے کمرے کی صفائی کر رہی تھیں تو انہیں وہاں سے بڑی تعداد میں آرڈر فارم ملے۔" رون نے دھیمی آواز میں کہا "ان میں عجیب وغریب شرارتی چیزوں کی لمبی

فہرست تھی جن کے آگے ان کی قیمتیں درج تھیں۔ یہ سارا سامان انہوں نے خود ایجاد کیا تھا۔ بے حد مزاحیہ سامان، نقلی جادوئی چھڑیاں، چالبازی بھری مٹھائیاں اور اسی طرح کی کافی ساری چیزیں۔ ویسے تمام چیزیں کمال کی تھیں۔ مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ انہوں نے یہ سب کچھ کب اور کیسے کر لیا۔"

"ہمیں کئی سالوں سے ان کے کمرے میں سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن ہم نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کوئی چیز ایجاد کر رہے ہوں گے۔ ہمیں تو یہی لگتا تھا کہ انہیں دھماکوں کی آوازیں پسند ہیں۔" جینی نے جوشیلی آواز میں بتایا۔ "مسئلہ صرف اتنا ہے کہ زیادہ تر سامان۔ دراصل۔ سارے کا سارا سامان۔ تھوڑا خطرناک ہے۔" رون نے کہا۔ "اور جانتے ہو کہ وہ لوگ اس سامان کو ہوگورٹس میں بیچ کر پیسے کمانے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ یہ راز منکشف ہوتے ہی امی ان پر غصے سے برس پڑیں۔ امی نے کہا کہ انہیں مستقبل میں ایسا کوئی بھی سامان بنانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ امی نے ان کے سارے آرڈر فارم جلا دیئے ہیں۔۔۔ وہ تو ان پر پہلے سے ہی غصہ تھیں کہ انہیں **ع۔ج۔م** میں اتنے نمبر نہیں ملے جتنی امی کو توقع تھی۔"

ع۔ج۔م عمومی جادوگری کا درجہ تھا جس میں ہوگورٹس کے طلباء پندرہ کی عمر میں اپنی جادوئی صلاحیت کا امتحان دیتے تھے۔

"اور مسئلہ یہ بھی تو ہے۔" جینی بولی۔۔ "امی چاہتی ہیں کہ وہ ابو کی طرح وزارتِ جادوگری

میں ملازمت کریں لیکن انہوں نے امی کو صاف الفاظ میں بتادیا کہ وہ **جڑواں جادوئی جگاڑ** نامی دکان یعنی جادوگری کی حیران کن اور شرارتی چیزوں کی دکان کھولنا چاہتے ہیں۔"

اسی وقت دوسری منزل پر ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور سینگ کے فریم والا چشمہ پہنے ہوئے ایک چڑچڑا چہرہ دکھائی دیا۔

"کیسے ہو پرسی۔۔۔؟" ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"اوہ! ہیلو ہیری!" پرسی چونک کر بولا۔ "میں سوچ رہا تھا کہ اتنا شور کون مچا رہا ہے۔۔۔؟ میں یہاں پر بڑا ہی ضروری کام کر رہا ہوں۔ مجھے دفتر کی ایک رپورٹ تیار کرنی ہے۔۔۔ اور جب لوگ سیڑھیوں پر دھم دھم کرتے ہوئے چڑھتے ہیں تو ڈھنگ سے سوچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔"

"ہم دھم دھم نہیں کر رہے تھے پرسی!" رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ "ہم تو آرام سے چل رہے تھے۔ اگر ہم نے وزارتِ جادوگری کے امور میں دخل اندازی کی ہے تو اس کیلئے ہمیں معاف کرو"

"تم کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

"**بین الاقوامی جادوئی تعلقات عامہ** کے تعاون و امداد باہمی کیلئے ایک رپورٹ تیار کر رہا ہوں۔" پرسی نے فخر سے کہا۔ "ہم جادوئی کڑھائیوں کی اوسطاً موٹائی طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیرون ممالک سے درآمد کی جانے والی کڑھائیاں کچھ زیادہ ہی پتلی ہیں۔ کڑھائیوں سے سیال رسنے کے

واقعات رونما ہو رہے ہیں اور اس طرح کے واقعات ہر سال تین فیصد کے لحاظ سے بڑھتے جا رہے ہیں۔"

"تمہاری رپورٹ سے تو دُنیا بدل جائے گی۔۔" رون نے تنک کر کہا۔ "مجھے امید ہے کہ کڑھائیوں کے رسنے کی رفتار کی خبر روزنامہ جادوگر کے پہلے صفحے پر شہ سرخی کی طرح چھپے گی۔"

پرسی کا چہرہ گلابی ہو گیا۔

"تم چاہے جتنی بھی ہنسی اُڑا لو رون!" اس نے جوشیلے انداز میں کہا۔ "جب تک تم کسی طرح کا موثر قانون نہیں بناؤ گے۔ تب تک بازار میں ایسی ہی گھٹیا اور ناقص کڑھائیوں کی کھیپ آتی رہے گی۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔" رون بولا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ پرسی نے اپنی خواب گاہ کا دروازہ دھماکے سے بند کر لیا۔ ہیری۔ ہرمائنی اور جینی بھی رون کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ نچلی منزل سے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ویزلی صاحب نے اپنی بیوی کو ٹافیوں کے بارے میں سچائی بتا دی ہے۔

رون گھر کے سب سے اوپر والے حصے میں رہتا تھا۔ جو کافی حد تک اسی حالت میں تھا جیسا ہیری کے گزشتہ قیام کے دوران دکھائی دیا تھا۔ رون کی پسندیدہ کوئیڈچ ٹیم **'چڈلے کیننز'** کے مشہور کھلاڑیوں کے وہی پرانے پوسٹر در و دیوار پر لگے ہوئے تھے ان میں موجود کھلاڑی ان لوگوں کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے۔۔ کھڑکی کی چوکھٹ پر مچھلیوں کا بڑا مرتبان رکھا ہوا تھا جس میں پچھلی مرتبہ مینڈک کے انڈے تھے لیکن اب وہاں ایک بہت بڑا مینڈک دکھائی دے رہا تھا۔ رون کا بوڑھا چوہا 'اسکے برز' اب وہاں نہیں تھا۔ لیکن اس کی جگہ چھوٹا بھوری رنگت

والا الو آگیا تھا۔ جس نے رون کا خط پریوٹ ڈرائیو میں ہیری تک پہنچایا تھا۔ وہ ایک چھوٹے پنجرے میں اوپر نیچے پھدک رہا تھا اور لگاتار چیخ رہا تھا۔

"چپ رہو پگ!" رون نے اس سے غرا کر کہا۔ کمرے میں چار بستر لگے ہوئے تھے۔ جن کے بیچ میں سے گزرتے ہوئے رون نے ہیری سے کہا۔ "فریڈ اور جارج بھی ہمارے ساتھ یہیں سوئیں گے کیونکہ بل اور چارلی ان کے کمرے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ویسے بھی پرسی اپنے کمرے میں کسی کو گھسنے نہیں دے گا۔ کیونکہ اسے بہت کام کرنا ہوتا ہے۔۔۔۔!"



"رون! تم نے اس الو کا نام پگ کیوں رکھا ہے۔۔؟" ہیری نے اچانک سوال کیا۔

"کیونکہ یہ نہایت احمق ہے۔" جینی نے ہنس کر کہا۔ "ویسے اس کا صحیح نام تو 'پگ وجیون' ہے۔"

"ہاں۔۔۔۔۔! اور پگ وجیون کوئی احمقانہ نام نہیں ہے۔" رون نے سینہ پھیلا کر کہا۔ اس نے ہیری کو بتایا۔ "جینی نے ہی اس کا نام پگ رکھا تھا۔ پھر جب میں نے اسے بدلنے کی کوشش بھی کی۔ تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ کسی دوسرے نام پر جواب ہی نہیں دیتا۔ اس لئے اب اس کا نام پگ پڑ چکا ہے۔ مجھے اسے یہاں اوپر رکھنا پڑتا ہے کیونکہ اس کی حرکتوں کی وجہ سے ایرل اور ہرمس بہت چڑتے ہیں۔ سچ کہوں تو میں بھی اس سے بہت چڑتا ہوں۔۔۔"

پگ وجیون۔۔۔ خوشی سے اپنے پنجرے میں چاروں طرف اڑتا رہا اور تیکھی آواز میں سیٹیاں بجاتا رہا۔ ہیری۔ رون کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا اس لئے اس نے اس کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ رون اپنے بوڑھے چوہے اسکے برز کے بارے میں بھی لگاتار ایسی ہی باتیں کرتا تھا۔ لیکن جب اسے لگا تھا کہ ہرمائنی کے بلے کروک شینکس نے اسے کھالیا ہے تو وہ ہتھے سے اکھڑ گیا تھا۔

"کروک شینکس کہاں ہے۔۔۔؟" ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

"وہ باہر باغیچے میں ہوگا۔" ہرمائنی نے جواب دیا۔ "اسے پودنوں کا تعاقب کرنے میں مزہ آتا ہے۔ اس سے پہلے کبھی اس نے پودنے نہیں دیکھے۔"

"پرسی اپنی ملازمت سے خوب لطف اندوز ہو رہا ہوگا۔۔۔ ہے نا!" ہیری نے ایک بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دیوار پر لگے پوسٹر میں چڈلے کینز کے کھلاڑیوں کو اندر باہر آتے جاتے ہوئے دیکھا۔

"لطف اندوز ہو رہا ہے۔۔۔؟" رون نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا۔ "مجھے تو لگتا ہے کہ اگر ابو اسے کان سے پکڑ کر گھر نہ لائیں تو وہ گھر بھی نہیں آئے گا۔ وہ ملازمت پا کر پورا پاگل ہو گیا ہے۔ اس کے باس کے بارے میں کوئی بھی بات مت چھیڑنا۔۔۔ کراؤچ صاحب کے مطابق۔۔۔ جیسا کہ میں نے کراؤچ صاحب سے کہا۔۔۔ کراؤچ صاحب کی رائے یہ ہے کہ۔۔۔۔ کراؤچ صاحب مجھے بتا رہے تھے۔۔۔ ایسا لگتا ہے کہ پرسی تو کراؤچ صاحب کا دیوانہ ہو گیا ہے اور ان کے ساتھ کسی دن شادی بھی رچا لے گا۔"

"تمہاری گرمیوں کی تعطیلات کیسی گزریں ہیری۔۔۔؟" ہرمائنی نے اچانک پوچھا۔ "کیا تمہیں ہمارا بھیجا ہوا کھانے پینے کا سامان مل گیا تھا۔۔۔؟"

"ہاں! تمہارا بہت بہت شکریہ!" ہیری نے مسکرا کر کہا۔ "تم سب کے بھیجے ہوئے کیک۔۔۔ان کی بدولت ہی تو میں زندہ بچ پایا ہوں۔"

"تمہیں ان کی کوئی خبر ملی۔۔۔؟" رون نے ہیری سے پوچھا۔ لیکن اسی وقت ہرمائنی نے آنکھ جھپک کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

ہیری جانتا تھا کہ رون سیریئس بلیک کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا تھا۔ سیریئس کو وزارتِ جادوگری سے بچانے میں رون اور ہرمائنی نے ہیری کی مدد کی تھی اور وہ بھی ہیری کے قانونی سرپرست کے بارے میں اتنے ہی فکرمند تھے۔ بہر حال جینی کے سامنے ان کے بارے میں گفتگو کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ صرف وہ تینوں اور ڈمبلڈور ہی جانتے تھے کہ سیریئس کیسے فرار ہوئے تھے۔ صرف انہیں ہی اس کی بے گناہی کا یقین تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ ان لوگوں کی بحث اب ختم ہوگئی ہوگی۔" ہرمائنی نے کمرے میں چھائے ہوئے عجیب سکوت کو توڑتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جینی انتہائی تجسس سے کبھی رون اور کبھی ہیری کے چہرے کو ٹٹول رہی تھی۔ "ہم نیچے جا کر رات کے کھانے کیلئے تمہاری امی کی مدد کریں۔۔۔؟"

"ہاں! ٹھیک ہے۔" رون نے جلدی سے کہا۔ وہ چاروں کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ بیگم ویزلی باورچی خانے میں تنہا تھیں۔ وہ بہت غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

جب وہ لوگ اندر پہنچے تو بیگم ویزلی نے انہیں گھور کر دیکھا۔

"ہم باہر باغیچے میں بیٹھ کر کھانا کھائیں گے۔ اندر گیارہ لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔ لڑکیو! تم پلیٹیں باہر لے جاؤ۔ بل اور چارلی میزیں لگا رہے ہیں۔" بیگم ویزلی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ پھر وہ رون اور ہیری کو دیکھ کر بولیں۔ "اور تم دونوں چھری کانٹے لے جاؤ۔" اس کے بعد انہوں نے سنک میں رکھے آلوؤں کی طرف اپنی چھڑی لہرائی۔ غصے کی وجہ سے انہوں

نے اپنی چھڑی کچھ زیادہ ہی تیز گھمادی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آلو اتنی تیزی سے اچھلے کہ دیواروں اور چھت سے جا ٹکرائے۔

"اوہ! خدا کیلئے۔۔۔" بیگم ویزلی نے اب اپنی چھڑی ایک طشتری کی سمت میں لہرائی جو فرش پر پھسلتی ہوئی آلوؤں کو سمیٹنے لگی۔ انہوں نے الماری سے برتن نکالے اور غصے سے بولیں۔

"وہ دونوں۔۔۔" ہیری سمجھ گیا کہ وہ فریڈ اور جارج کے بارے میں بول رہی ہیں۔

"اللہ جانے ان کا کیا ہوگا۔۔۔؟ زندگی میں کچھ بننا ہی نہیں چاہتے۔ بس ہر وقت زیادہ سے زیادہ مصیبت ہی کھڑی کرنے پر تلے رہتے ہیں۔۔۔"

انہوں نے تانبے کے ایک بڑے فرائی پین کو باورچی خانے کی میز پر پٹخا اور اس میں چھڑی لہرانے لگیں۔ چھڑی کی نوک سے کریمی چٹنی باہر نکلنے لگی۔

"ایسا نہیں ہے کہ ان کے پاس عقل نہیں ہے۔" انہوں نے چیختے ہوئے کہا اور فرائی پین کو چولہے پر رکھ دیا۔ پھر چھڑی کو جھٹک کر چولہے میں آگ روشن کر دی۔

"لیکن وہ دونوں اپنی عقل کو کسی صحیح سمت میں استعمال کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے ہیں۔ اگر وہ جلد ہی صحیح راستے پر نہیں آئے تو کسی مشکل میں پھنس جائیں گے۔ جس میں سے باقی بہن بھائی بھی انہیں نکال نہیں پائیں گے۔ اگر وہ اپنے اسی طرز عمل پر قائم رہے تو کسی دن **'جادو کے ناجائز استعمال کا دفتر'** ان پر مقدمہ دائر کر کے انہیں کڑی سزا دینے سے گریز نہیں کرے گا۔"

بیگم ویزلی نے اپنی چھڑی چھری کانٹوں کے خانے کی طرف لہرائی۔ خانے کے دروازے کھل گئے اور ان میں سے کئی چھریاں ہوا میں اڑتی ہوئی باہر نکلیں۔ رون اور ہیری دونوں جلدی سے ان کے راستے سے ہٹ گئے۔ چھریاں اڑتی ہوئی طشتری پر آئیں اور اس میں رکھے ہوئے آلوؤں کو کاٹنے لگیں۔

"میں نہیں جانتی کہ ہم سے ان کی پرورش میں کہاں غلطی ہوگئی۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی بولیں۔ انہوں نے اپنی چھڑی ایک طرف رکھی اور مزید فرائی پین نکالنے لگیں۔ "سالوں سے یہی ہو رہا ہے۔ ایک کے بعد ایک غلط کام کرتے جا رہے ہیں۔ ہماری بات تو سنتے ہی نہیں۔۔۔ لو دیکھو ذرا۔۔۔ ایک بار پھر۔۔۔" انہوں نے اسی دوران میز سے اپنی چھڑی اُٹھالی تھی لیکن اسے اُٹھاتے ہی اس میں ایک دھماکہ ہوا اور وہ ربڑ کے ایک چوہے میں بدل گئی۔ "پھر سے ان کی نقلی چھڑی۔۔۔ "وہ چلا اُٹھیں۔ "میں ان دونوں سے کتنی بار کہہ چکی ہوں کہ اپنی نقلی چھڑیوں کو اِدھر اُدھر مت پھینکا کرو۔" انہوں نے اپنی اصلی چھڑی اُٹھائی اور مڑ کر دیکھا کہ چولہے پر رکھے ہوئے فرائی پین میں سے تیزی سے دھواں اُٹھ رہا تھا۔ رون نے کھلے ہوئے خانے میں سے چھری کانٹے اکٹھے کئے



اور جلدی سے انہیں ہیری کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولا۔

"چلو! ہم چل کر بل اور چارلی کی مدد کریں۔" وہ بیگم ویزلی کے قریب سے گزر کر پیچھے والے دروازے سے نکلے اور احاطے کی طرف چل دیئے۔

وہ ابھی کچھ قدم ہی چلے تھے تبھی ہر مائنی کا نارنجی بھورے بالوں والا بلا کروک شینکس باغیچے سے بھاگتا ہوا

آیا۔ بوتل صاف کرنے والے برش کی مانند اس کی دم ہوا میں تنی ہوئی تھی اور وہ اس چیز کے پیچھے بھاگ رہا تھا جو مٹی میں آلودہ آلو جیسا دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے آلو کو پیر لگ گئے ہوں۔ ہیری نے فوراً پہچان لیا کہ وہ ایک پودنا تھا۔ وہ مشکل سے دس انچ لمبا ہوگا۔ اس کے سینگ دار چھوٹے پاؤں نہایت رفتار سے دوڑ رہے تھے اور وہ احاطے سے باہر کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ آخر وہ دوڑتا ہوا دروازے کے پاس رکھے ہوئے ولنگٹن کے جوتے میں سر کے بل کود گیا۔ جب کروک شینکس نے اپنا پنجہ جوتے میں ڈال کر اسے پکڑنے کی کوشش کی تو وہ پودنا پاگلوں کی طرح قہقہے لگانے لگا۔

اسی پل ہیری اور رون کو دوسری طرف کسی چیز کے ٹکرانے کی بڑی تیز آواز سنائی دی۔ جیسے ہی وہ باغیچے میں داخل ہوئے تو انہیں پتہ چل گیا کہ وہ آواز کہاں سے آئی تھی۔۔ انہوں نے دیکھا کہ بل اور چارلی نے اپنی اپنی چھڑیاں نکال رکھی ہیں اور وہ دو ٹوٹی ہوئی لکڑی کی پرانی میزوں کو ہوا میں اُڑا رہے تھے۔ دونوں میں گھمسان کا مقابلہ چل رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے کی میز کو زمین پر گرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ فریڈ اور جارج تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

جینی قہقہے لگا رہی تھی اور اس کی بغل میں کھڑی ہرمائنی اس گومگوئی کا شکار تھی کہ اس موقع پر اسے خوش ہونا چاہئے یا پھر فکرمند۔۔۔

اسی وقت بِل کی میز نے ہوا میں بَل کھا کر چارلی کی میز کا ایک پایہ دھماکے کی آواز کے ساتھ توڑ ڈالا۔ دھماکے کی زوردار آواز کے ساتھ ہی ایک تیکھی سی آواز گونجی۔ سب کی گردنیں اوپر اُٹھ گئیں۔

دوسری منزل کی کھڑکی میں سے پرسی کا آدھا دھڑ باہر نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے دہک رہا تھا۔

"تم لوگ فوراً انہیں نیچے اتارو۔۔۔" وہ چیخ کر بولا۔

"اوہ معاف کرنا!" بل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تمہاری کڑھائیاں کیسی ہیں۔۔۔؟"

"بہت بری!" پرسی نے چیخ کر کہا اور کھڑکی دھڑام سے بند کرلی۔

بل اور چارلی نے ہنستے ہوئے میزوں کو گھاس پر بحفاظت اتار دیا۔ اس کے بعد بل نے چھڑی لہرائی اور میز کے ٹوٹے ہوئے پایوں کو دوبارہ جوڑ کر ٹھیک کر دیا۔ اگلے ہی لمحے ہوا میں میز پوش نمودار ہوئے اور خود بخود لہراتے ہوئے میزوں پر بچھ گئے۔



سات بجے تک دونوں میزوں پر بیگم ویزلی کا بنایا ہوا لذیذ کھانا سج چکا تھا۔ جب ویزلی گھرانے کے نو افراد۔ ہیری اور ہرمائنی کے ہمراہ گہرے نیلے آسمان کے تلے کھانے کیلئے میزوں کے گرد بیٹھے تو میزیں برتنوں کے بوجھ سے بری طرح کراہنے لگیں۔ جس لڑکے نے تمام گرمیوں میں باسی کیک سے ہی اپنا پیٹ بھرا ہو۔اس کیلئے یہ سب کچھ جنت کی نعمتوں سے کم نہیں تھا۔ پہلے پہل تو ہیری نے بات کرنے کے بجائے دوسروں کی سنتے ہوئے اپنی تمام توجہ کھانے پر مبذول رکھی۔ مرغی اور ران کا سالن۔ اُبلے ہوئے آلو اور سلاد۔۔۔اف خدایا۔

میز کے بالکل دوسری طرف پرسی اپنے ابو کو کڑھائیوں کی موٹائی اور پتلے پن پر بنائی ہوئی اپنی رپورٹ کی کارگزاری سنانے میں مصروف تھا۔

"میں نے کراؤچ صاحب سے کہا ہے کہ میں اسے منگل تک تیار کرلوں گا۔" پرسی فخر سے کہہ رہا تھا۔ "انہیں یہ کام اتنی جلدی ہونے کی امید نہیں تھی۔ لیکن میں فٹافٹ کام ختم کرنے پر یقین رکھتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر میں اسے وقت پر کردوں گا تو انہیں یقیناً اچھا لگے گا۔ میرا مطلب ہے کہ اس وقت ہمارے شعبے میں کافی کھینچا تانی چل رہی ہے سبھی لوگ کوئیڈچ عالمی کپ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ہمیں **جادوئی کھیل کے دفتر** سے زیادہ مدد ملنے کی توقع نہیں ہے۔ لوڈو بیگ مین۔۔۔"

" مجھے تو لوڈو بہت پسند ہے۔" ویزلی صاحب نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ "اسی نے تو ہمیں کوئیڈچ عالمی کپ کے فائنل کے لئے اتنی اچھی ٹکٹیں دلوائی ہیں۔ میں نے ایک بار اس کی مدد کی تھی۔ اس کے بدلے میں اس نے ہمارا یہ کام کر دیا ہے۔ایک بار اس کا بھائی 'اوٹو' تھوڑا مشکل میں پھنس گیا تھا۔ اس نے صحن کی گھاس تراشنے والی مشین میں کئی عجیب وغریب جادوئی تبدیلیاں کی ہوئی تھیں۔۔۔ میں نے سارے معاملے کو سلجھا کر رفع دفع کروادیا۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ بیگ مین اچھا آدمی ہے" پرسی نے ان کی بات نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں یہ نہیں سمجھ پارہا ہوں کہ انہیں اتنے اہم شعبے کا سربراہ کیسے بنادیا گیا ہے۔۔۔؟ جب میں ان کا موازنہ کراؤچ صاحب سے کرتا ہوں۔۔۔ اگر ہمارے شعبے کا کوئی فرد لاپتہ ہوجائے تو کراؤچ صاحب اسے ڈھونڈنے کیلئے زمین آسمان ایک کردیں گے۔آپ جانتے ہی ہیں کہ برتھا جورکنس ایک مہینے سے لاپتہ ہے۔ وہ تعطیلات گزارنے کیلئے البانیہ گئی تھی اور اب تک واپس نہیں لوٹی ہے۔"

"ہاں! اس بارے میں میری لوڈو سے بات چیت ہوئی ہے۔" ویزلی صاحب نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ "لوڈو کے مطابق برتھا کافی لاپرواہ ہے۔ وہ پہلے بھی کئی بار اس طرح لاپتہ ہوچکی ہے۔ویسے اگر میرے شعبے کے کسی فرد کے ساتھ ایسا ہوا ہوتا تو میں ضرور پریشان ہوتا۔۔۔"

"یہ سب جانتے ہیں کہ برتھا کبھی نہیں سدھر سکتی۔" پرسی نے بات بڑھائی۔ "میں نے سنا ہے کہ وہ سالوں سے ایک شعبے سے دوسرے شعبے میں دھکے کھا رہی ہے۔ وہ اتنا کام نہیں کرتی ہے جتنی مصیبتیں کھڑی کردیتی ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی بیگ مین کو اس کی تلاش کی کوشش تو کرنا ہی چاہئے تھی۔ وہ ہمارے شعبے میں بھی پہلے کام کرچکی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ کراؤچ صاحب اسے کافی پسند کرتے تھے لیکن بیگ مین ان کی بات کو ہنسی میں اُڑا کر کہتے ہیں کہ شاید اس نے نقشے کو غلط پڑھ لیا ہوگا اور البانیہ کے بجائے آسٹریلیا پہنچ گئی ہوگی۔ بہرحال۔۔۔"

پرسی نے ایک زوردار آہ بھری اور شبدر پھول کے شربت کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا۔ "وزارت جادوگری کے **شعبہ تعلقات عامہ برائے تعاون و باہمی امداد** میں ہمارے پاس بہت زیادہ کام ہے۔ ہمارے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ دوسرے شعبہ جات کے لوگوں کی تلاش کرتے پھریں۔آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمیں عالمی کپ فائنل کے بعد ایک اور بڑی تقریب کا انعقاد بھی کرنا ہے۔"

اس نے خاص انداز میں اپنا گلا صاف کیا اور میز کے دوسرے سرے کی طرف دیکھا جہاں ہیری۔ ہرمائنی اور رون بیٹھے ہوئے تھے۔

"آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں ابو۔۔۔؟ اس تقریب کو ترتیب دینے کے سبھی امور نہایت خفیہ رکھے گئے ہیں۔" پرسی نے اب اپنی آواز بہت زیادہ دھیمی کرلی تھی۔

"جب سے اس نے ملازمت شروع کی ہے۔۔۔" رون نے اپنی آنکھیں دائروی انداز سے گھماتے ہوئے ہیری اور ہرمائنی سے سرگوشی میں کہا۔ " تب سے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے پوچھیں کہ کون سی تقریب منعقد ہونے والی ہے۔۔۔؟

شاید موٹے تلے والی کڑھائیوں کی نمائش کا انعقاد ہونے والا ہو گا۔۔۔"



میز کے وسطی حصے پر موجود بیگم ویزلی۔۔۔بل کے کان کی بالی کے بارے میں بحث کر رہی تھیں جو اس نے حال ہی میں پہنی تھی۔

"۔۔۔بل! اس پر جو زہریلا دانت لٹک رہا ہے۔ اس کے بارے میں بینک کے لوگ کیا کہتے ہیں۔۔۔؟"

"امی۔۔۔!" بل نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔ " جب تک میں بینک کیلئے کمائی کرتا ہوں گاتب تک کسی کو بھی میرے حلئے کی پرواہ نہیں۔"

"اور تمہارے بال بھی بہت بڑھ چکے ہیں۔" بیگم ویزلی نے تنک کر کہا۔

وہ اپنی چھڑی کو پیار سے سہلا رہی تھیں۔ "اگر تم کہو تو میں انہیں چھوٹا کر دیتی ہوں۔۔۔"

"مجھے تو ایسے ہی بال پسند ہیں۔۔۔" جینی جو بل کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی تنک کر بولی۔۔۔" امی آپ تو بہت ہی پرانے زمانے کی ہیں۔۔۔اور ویسے بھی بل کے بال ڈمبلڈور سے تو چھوٹے ہی ہیں۔۔۔"

بیگم ویزلی کے پاس بیٹھے ہوئے فریڈ اور جارج اپنے بڑے بھائی چارلی سے عالمی کپ کے بارے میں گفتگو میں ایسے مگن تھے کہ انہیں گردوپیش کی خبر تک نہیں تھی۔

"آئرلینڈ ہی عالمی کپ جیتے گا۔" چارلی بھاری آواز میں کہہ رہا تھا کیونکہ اس نے اپنے منہ میں آلو ٹھونسا ہوا تھا۔ " سیمی فائنل میں آئرلینڈ نے پیرو کی ٹیم کو مچھر کی طرح روند ڈالا ہے۔"

"ویسے بلغاریہ کی ٹیم میں **'وکٹر کرم'** ہے۔" فریڈ نے ہنس کر کہا۔

"بلغاریہ کے پاس کرم ہی ایک اچھا کھلاڑی ہے جبکہ آئرلینڈ کے ساتوں کے ساتوں کھلاڑی بہترین ہیں۔ کاش برطانیہ فائنل میں پہنچ پاتا۔ برطانیہ کی شکست بہت ہی

شرمناک تھی۔۔۔ہے نا۔۔۔؟"چارلی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا تھا۔۔۔؟" ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ پچھتا رہا تھا کہ پریوٹ ڈرائیو میں پھنس کر رہنے کی وجہ سے اس کا جادوئی دنیا سے ناطہ ٹوٹ چکا تھا۔ اتنا پچھتاوا اسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ہیری کوئیڈچ کا دیوانہ تھا۔ ہوگورٹس میں اپنے پہلے سال میں ہی وہ گریفن ڈور فریق کی ٹیم کا متلاشی بن گیا تھا۔ اس کے پاس فائربولٹ تھی جو دنیا کی سب سے تیز رفتار اُڑنے والی جھاڑو تھی۔۔۔

"برطانیہ اپنے حریف ٹرانسلوانیہ سے 10/390 پوائنٹس کے مقابلے سے ہار گیا تھا۔" چارلی نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔ "نہایت خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ ویلز کی ٹیم یوگنڈا سے ہار گئی اور اسکاٹ لینڈ کی ٹیم کو لکسمبرگ نے پچھاڑ ڈالا۔"

پڈنگ (گھر پر بنی ہوئی اسٹرابری آئس کریم) کھانے سے پہلے ویزلی صاحب نے موم بتیاں جلادی تھیں تاکہ باغیچے میں اندھیرا نہ رہے۔ جب انہوں نے کھانا ختم کیا تو پتنگے میز پر کافی نیچے منڈلانے لگے اور گرم ہوا میں گھاس اور پھولوں کی مہک شامل ہو گئی۔



ہیری کا پیٹ اچھی طرح بھر چکا تھا۔ اس نے خوب ڈٹ کر کھایا تھا۔ اسے نہایت فرحت اور خوشگواری کا احساس ہو رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اب اسے دُنیا سے کوئی شکایت باقی نہیں رہی تھی۔ جب اس نے کروک شینکس سے خوفزدہ ہو کر بھاگتے ہوئے پودنوں کو گلاب کی جھاڑیوں کے بیچ چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھا تو اسے ہنسی آ گئی۔

رون نے چاروں طرف محتاط جائزہ لے کر جب پوری طرح تسلی کر لی کہ گھرانے کے سبھی لوگ اپنی اپنی باتوں میں مشغول ہیں تو اس نے ہیری سے بہت ہی دھیمی آواز میں پوچھا۔

"سیریئس کی کوئی خبر ہے۔۔۔؟"

ہرمائنی نے بھی چاروں طرف دیکھا اور غور سے سننے لگی۔

"ہاں!" ہیری نے آہستگی سے کہا۔ "دو خطوط آئے ہیں۔ وہ ٹھیک ٹھاک لگ رہے ہیں۔ میں نے انہیں آنے سے پہلے ہی خط لکھا ہے۔ ان کا جواب یہاں کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔"

اسے اچانک یاد آیا کہ اس نے سیریئس کو خط کیوں لکھا تھا۔۔۔؟ اور ایک پل کے لئے تو وہ رون اور ہرمائنی کو یہ بتانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ اس کے ماتھے کا نشان پھر سے دُکھنے لگا ہے۔ وہ انہیں اپنے اس خواب کے بارے میں بھی بتانا چاہتا تھا جس نے اس کی نیند غارت کر دی تھی۔ لیکن وہ دراصل اس وقت اتنی خوشی اور طمانیت محسوس کر رہا تھا کہ کسی اور کو بھی پریشانی میں ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"ذرا وقت تو دیکھو!" بیگم ویزلی نے اچانک اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم سب کو اپنے اپنے بستروں میں ہونا چاہئے۔ تمہیں کل عالمی کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جانا ہے۔ اس کیلئے تمہیں کل منہ اندھیرے اُٹھنا پڑے گا۔ ہیری! تم اپنے اسکول کی فہرست چھوڑ جانا۔ میں کل جادوئی بازار گلی سے تمہارا سامان لے آؤں گی۔ میں کل باقی سب

لوگوں کا بھی سامان لینے کیلئے وہاں جا رہی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ عالمی کپ کے بعد اس کام کیلئے وقت نہ مل پائے۔ پچھلی بار تو میچ پانچ دن تک چلا تھا۔۔۔"

"واہ! ۔۔۔ کاش اس بار بھی ایسا ہی ہو۔" ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔

"ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے!" پرسی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "میں تو یہ سوچ کر ہی دہل جاتا ہوں کہ اگر پانچ دن تک دفتر نہ گیا تو میری میز پر کتنی ساری فائلوں کا ڈھیر اکٹھا ہو جائے گا۔"

"ہاں! ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک بار پھر ڈریگن کا گوبر بھیج دے۔۔۔۔۔ہے نا پرسی!" فریڈ نے کہا۔

"وہ ڈریگن کا گوبر نہیں تھا بلکہ ناروے سے آیا ہوا کھاد کا ایک نمونہ تھا۔" پرسی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ " اور اس سے میرا کوئی ذاتی تعلق نہیں تھا۔"

"اس سے ذاتی تعلق ہی تھا۔" فریڈ نے میز سے اُٹھتے ہوئے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ "کیونکہ وہ ہم نے ہی تو بھیجا تھا۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



ہیری کو ایسا لگا جیسے ابھی وہ رون کے کمرے میں بستر پر لیٹا ہی تھا کہ بیگم ویزلی نے اسے جھنجوڑ کر جگا دیا ہو۔

"جانے کا وقت ہو گیا ہے ہیری بیٹا!" انہوں نے اس سے نرم لہجے میں کہا اور پھر وہ رون کے بستر کی طرف بڑھ گئیں۔

ہیری نے اپنی عینک کو ٹٹول کر پہنا اور اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ باہر ابھی تک گہرا اندھیرا تھا۔ امی کے جگانے پر رون نیند کی حالت میں کچھ بڑبڑایا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے پاس والے پلنگوں سے بکھرے بالوں والے دو چہرے اپنے کمبلوں سے باہر نکل رہے ہیں۔

"کیا جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔؟" فریڈ نے نہایت بے تابی سے پوچھا۔

چھٹا باب

منتقل کنجی

انہوں نے خاموشی سے اپنے کپڑے پہنے۔ نیند کی وجہ سے کسی کا بات کرنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ پھر وہ چاروں خوابیدہ کیفیت میں جمائیاں اور انگڑائیاں لیتے ہوئے سیڑھیوں سے اتر کر باورچی خانے میں داخل ہوئے۔



بیگم ویزلی چولہے پر رکھے ہوئے ایک بڑے برتن میں کچھ پکا رہی تھیں۔ وہ اپنی چھڑی سے اس میں موجود چیز کو الٹ پلٹ کر رہی تھیں۔ جبکہ ویزلی صاحب میز کے پاس بیٹھ کر چرمئی



کاغذوں کے بڑے ٹکٹوں کی جانچ پڑتال کر رہے تھے۔ جب لڑکے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے سر اُٹھا کر دیکھا اور اپنی باہیں پھیلا لیں تاکہ لڑکے ان کے کپڑوں کو اچھی طرح دیکھ سکیں۔ ویزلی صاحب نے گالف کے کھلاڑیوں کا سوئیٹر اور بہت پرانی جینز کی پتلون پہن رکھی تھی جو ان کے لحاظ سے تھوڑی زیادہ بڑی تھی لیکن چمڑے کی موٹی بیلٹ سے کس کر بندھی ہوئی تھی۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔؟" انہوں نے اشتیاقانہ انداز میں پوچھا۔ "ہمیں عام لوگوں کی طرح دکھائی دینا چاہئے۔کیا میں ماگلوؤں جیسا دکھائی دے رہا ہوں۔۔۔؟"

"بالکل۔۔۔ بہت عمدہ!" ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بل۔ چارلی اور پر۔۔۔ پر۔۔۔ پرسی کہاں ہیں۔۔۔؟" جارج نے کہا جو کوشش کے باوجود ایک زوردار جمائی نہیں روک پایا تھا۔

"وہ لوگ ظہور اُڑان سے وہاں پہنچیں گے۔" بیگم ویزلی نے بتایا۔ وہ اب بڑے برتن کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے میز کی طرف لا رہی تھیں۔

پھر وہ کٹوریوں میں دلیا ڈالنے لگیں۔

"۔۔اس لئے وہ تھوڑی دیر تک اور سو سکتے ہیں۔"

ہیری جانتا تھا کہ ظہور اُڑان مشکل کام ہے۔اس کا مطلب



تھا ایک جگہ سے غائب ہو کر دوسری جگہ پر ٹھیک اسی وقت پر ہی ظاہر ہو جانا۔ یعنی پلک جھپکتے ہی ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچ جانا ظہور اُڑان کہلاتا تھا۔

"تو وہ اب تک سو رہے ہیں۔۔۔؟" فریڈ نے شکایتی انداز میں کہا اور دلیے کی کٹوری اپنی طرف کھینچ لی۔ "ہم بھی ظہور اُڑان کیوں نہیں بھر سکتے۔۔۔؟"

"کیونکہ ابھی تمہاری عمر نہیں ہوئی ہے۔ تم نے اس کی تربیت حاصل نہیں کی اور نہ ہی امتحان پاس کیا ہے۔" بیگم ویزلی نے جھڑکتے ہوئے کہا۔ "اوہ! یہ دونوں لڑکیاں کہاں رہ گئیں۔۔؟"

وہ تیزی سے باورچی خانے سے باہر نکلیں۔ پھر ان لوگوں نے ان کی سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنی۔

"ظہور اُڑان کیلئے امتحان بھی پاس کرنا پڑتا ہے۔۔۔؟" ہیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ ہاں۔۔۔!" ویزلی صاحب نے ٹکٹیں پرانی جینز کی پچھلی جیب میں سنبھال کر رکھتے ہوئے کہا۔ "**محکمہ جادوئی ذرائع آمدورفت** نے کچھ عرصہ پہلے ہی دو لوگوں پر اجازت نامہ کی عدم موجودگی میں ظہور اُڑان بھرنے پر بھاری جرمانہ عائد کیا ہے۔ ظہور اُڑان بھرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اگر صحیح طریقے کا استعمال نہ کیا جائے تو اس سے بہت ساری مشکلیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جن دو لوگوں کے بارے میں ابھی میں بات کر رہا تھا۔ وہ ظہور اُڑان بھرنے کی کوشش میں منقسم ہو گئے تھے۔"

ہیری کے علاوہ میز پر موجود سب لوگوں کے منہ سے آہ نکل گئی۔

"منقسم ہو گئے تھے! ۔۔۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔۔؟" ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

"ان کا نصف دھڑ پیچھے چھوٹ گیا تھا۔" ویزلی صاحب نے اپنے دلیے میں چٹنی کے کئی چمچ ڈالتے ہوئے کہا۔ "ظاہر ہے۔۔۔ وہ پھنس کر رہ گئے۔ وہ اِدھر بھی نہیں ہل سکتے تھے اور اُدھر بھی نہیں۔ مصیبت سے باہر نکلنے کیلئے انہیں **جادوئی ہنگامی حالات دستے** کا انتظار کرنا پڑا۔ بہت سی کاغذی کارروائی کرنا پڑی۔ جن ماگلوؤں نے ان کے نصف دھڑ کو سڑک پر پڑے دیکھا تھا۔ ان سب کی یادداشت مٹانا پڑی۔۔۔"

ہیری کے ذہن میں اچانک یہ تصور ابھر آیا کہ پریوٹ ڈرائیو کے فٹ پاتھ پر کسی کے صرف دو پیر اور ایک آنکھ پڑی ہو جو ادھر ادھر دیکھنے کیلئے پتلی گھما رہی ہو۔

"وہ ٹھیک تو ہو گئے تھے۔۔۔؟" ہیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ ہاں۔۔۔!" ویزلی صاحب نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ "لیکن ان پر بھاری جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ اسے اتارنے میں کافی لمبا وقت لگ جائے گا۔ ویسے مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ اس کام کو دوبارہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ظہور اُڑان بھرنے میں کئی جھنجھٹ ہوتے ہیں۔ بہت قابل جادوگر بھی اس جھنجھٹ میں نہیں پڑتے۔ وہ ظہور اُڑان کے بجائے اپنی اڑن جھاڑو کا سفر زیادہ پسند کرتے ہیں۔۔۔ سست رفتار۔۔۔ مگر محفوظ ترین۔۔۔"

"لیکن بل۔ چارلی اور پرسی یہ کام کر سکتے ہیں۔۔۔؟"

"چارلی کو دوبار امتحان دینا پڑا تھا۔" فریڈ نے مسکرا کر چھکتے ہوئے بتایا۔ "وہ پہلی کوشش میں فیل ہو گیا تھا کیونکہ وہ جہاں جانا چاہتا تھا۔ وہاں سے پچاس میل دور ایک شاپنگ مال میں پہنچ گیا تھا۔۔۔

مزے کی بات یہ ہے کہ وہ شاپنگ مال میں خریداری کرنے والی ایک بوڑھی عورت کے سر پر جا اترا جو خوف سے ہی بے ہوش ہو گئی۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ ہوتا ہے۔ وہ دوسری بار میں تو پاس ہو گیا تھا۔" بیگم ویزلی نے جلدی سے کہا۔ وہ اب دوبارہ باورچی خانے میں داخل ہو چکی تھیں۔ تمام لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"پرسی ابھی دو ہفتے پہلے ہی پاس ہوا ہے۔" جارج نے کہا۔ "تب سے وہ ہر صبح ظہور اُڑان کے ذریعے ہی باورچی خانے میں آتا ہے۔ کہیں سیڑھیاں اترنے کی زحمت نہ اُٹھانی پڑے۔ دراصل وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ ہر کام کو بخوبی سرانجام دے سکتا ہے۔"



راہداری میں قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر ہرمائنی اور جینی کے چہرے دکھائی دیئے جو سوجے ہوئے اور نیند کے خمار میں ڈوبے ہوئے تھے۔

"ہمیں اتنی جلدی کیوں اُٹھنا پڑا۔۔؟" جینی نے اپنی آنکھیں ملتے ہوئے میز پر پہنچ کر پوچھا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"دراصل ہمیں تھوڑا پیدل چلنا پڑے گا۔" ویزلی صاحب نے کہا۔

"کیا۔۔؟" ہیری چونک کر بولا۔

"کیا ہم پیدل چل کر وہاں تک جائیں گے جہاں عالمی کپ ہونے والا ہے۔۔؟"

"نہیں۔ نہیں! وہ جگہ تو میلوں دور ہے۔" ویزلی صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہمیں تو صرف تھوڑی دور تک ہی پیدل جانا ہو گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اتنے سارے جادوگروں کا ساتھ مل کر پیدل چلنا ماگلوؤں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر سکتا ہے۔ وہ پیدل چلنے والے گروہ کو شک کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔ ہمیں اپنے اچھے وقتوں میں بھی سفر کرتے وقت انتہائی محتاط انداز اپنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کوئیڈچ عالمی کپ جیسی بڑی تقریب کے موقع پر تو۔۔۔۔۔۔"

"**جارج۔۔۔!**" بیگم ویزلی اچانک زور سے چیخیں جس کی وجہ سے بات ادھوری رہ گئی اور سب لوگ چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" جارج نے نہایت معصومیت سے پوچھا۔ لیکن کسی کو بھی اس کے چہرے پر چھائی ہوئی معصومیت پر بھروسہ نہیں ہوا۔

"تمہاری جیب میں کیا ہے۔۔۔؟"

"کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھ سے جھوٹ مت بولو۔۔۔"

بیگم ویزلی نے اپنی چھڑی اُٹھا کر جارج کی جیب کی طرف گھمائی۔

"باہر نکلو۔۔۔"

جارج کی جیب سے کئی چھوٹی چمکیلی اور رنگ برنگی چیزیں باہر نکل پڑیں۔ اس نے انہیں لپک کر پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا۔ وہ تمام چیزیں ہوا میں اڑتی ہوئیں بیگم ویزلی کے ہاتھ میں جا پہنچیں۔

"ہم نے تمہیں کہا تھا نا۔ کہ ان سب چیزوں کو تلف کر دو۔؟" بیگم ویزلی کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا ہو گیا۔ ان کے ہاتھ میں زبان مروڑ ٹافیوں کے کئی پیکٹ تھے۔ "ہم نے تمہیں کہا تھا نا۔ کہ

یہ چیزیں ہمیں دوبارہ نظر نہیں آنی چاہئیں۔ چلو! تم دونوں اُٹھ کر اپنی جیبیں خالی کرو۔۔۔"

یہ منظر کافی حیران کن اور نہایت ناخوشگوار تھا۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ جڑواں بھائی بڑی بھاری مقدار میں زبان مروڑ ٹافیاں گھر سے باہر لے جانے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے۔ بیگم ویزلی نے ایک معمولی جادوئی کلمے سے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا اور ان کے کپڑوں میں سے تمام غیر قانونی ٹافیاں برآمد کر لیں۔

"باہر نکلو۔۔۔ باہر نکلو۔۔۔ ہر جگہ سے باہر نکلو۔۔۔" وہ غصے سے چلا کر چھڑی گھماتے ہوئے غرائیں اور پھر ٹافیوں کے کئی پیکٹ فریڈ اور جارج کے کپڑوں کی ان گنت جگہوں سے باہر نکلنا شروع ہوگئے۔ جارج کی جیکٹ کا استر تک پھٹ گیا اور وہاں چھپی ہوئی ٹافیاں بھی نکل کر زمین پر گر گئیں۔ فریڈ کی جینز کی پتلون کے چوڑے پائنچے ادھڑ گئے اور وہاں سے بھی ٹافیاں نکلیں۔ یہ کہا جائے کہ ان دونوں کے جسم پر موجود کپڑے بری طرح سے ادھڑ گئے تھے تو غلط نہیں ہوگا۔ فرش پر زبان مروڑ ٹافیوں کا ڈھیر پڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

بیگم ویزلی نے اپنی چھڑی کا اشارہ کیا تو ٹافیوں کا ڈھیر ہوا میں پرواز کرتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا۔ اگلے ہی لمحے اس میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ سب جل کر بھسم ہوگیا۔ وہ دونوں ملتجیانہ نظروں سے دیکھتے رہ گئے۔



" انہیں بنانے کے لئے ہم نے پورے چھ مہینے کڑی محنت کی تھی" فریڈ چیختا ہوا بولا۔

"اوہ! چھ مہینے کا وقت گزارنے کے لئے

اچھا مشغلہ ڈھونڈا تم لوگوں نے۔۔۔۔" بیگم ویزلی غصے سے دہاڑتی ہوئی بولیں۔ "نتیجہ صاف ظاہر ہے۔۔۔ **ع۔ج۔م** میں معمولی نمبر۔۔۔ اس میں تو واقعی حیرانگی والی کوئی بات نہیں۔۔"

جب وہ چلنے کیلئے اُٹھے تو گھر کا ماحول بالکل سازگار نہیں تھا۔ غصے اور ناراضگی کی گھٹن پھیلی ہوئی تھی۔ بیگم ویزلی نے جب ویزلی صاحب کو الوداعی بوسہ دیا تب بھی ان کے چہرے پر غصے کے تاثرات جھلک رہے تھے اور وہ دونوں بھائیوں کو شعلہ بار نظروں سے گھور رہی تھیں۔ لیکن ان سے زیادہ غصہ تو جڑواں بھائیوں کے چہرے پر چھایا ہوا تھا۔ وہ ٹافیاں چھن جانے پر بے حد ناراض دِکھائی دے رہے تھے۔انہوں نے اپنے بستے اپنی کمر پر لادے اور پیر پٹختے ہوئے باورچی خانے سے باہر نکل گئے۔انہوں نے اپنی امی کو سلام کرنا بھی گوارا نہیں کیا۔

"سفر خیریت سے پورا ہو۔۔" بیگم ویزلی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

پھر انہوں نے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر دور جاتے ہوئے جڑواں بھائیوں کی طرف دیکھ کر بلند آواز میں کہا۔ "اور تم دونوں کان کھول کر سن لو۔ واپسی پر مجھے کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے۔" ان دونوں جڑواں بھائیوں نے نہ تو پلٹ کر دیکھا اور نہ ہی کوئی جواب دینا پسند کیا۔

"میں بل۔ چارلی اور پرسی کو دن چڑھتے ہی بھیج دوں گی۔۔۔" بیگم ویزلی نے ویزلی صاحب کو کہا جب وہ ہیری۔ رون۔ ہرمائنی اور جینی کو ساتھ لئے فریڈ اور جارج کے تعاقب میں جا رہے تھے۔ جلد ہی وہ سب اندھیرے میں کہیں گم ہوگئے۔ بیگم ویزلی نے دروازہ بند کر لیا۔

باہر کافی خنکی چھائی ہوئی تھی اور چاند کھلے آسمان میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ آسمان میں دائیں طرف کے بڑے حصے پر پھیلی ہوئی سبز روشنی اس امر کا اشارہ دے رہی تھی کہ صبح ہونے ہی والی ہے۔

ہیری پیدل چلتے ہوئے ان خیالوں میں گم تھا کہ کوئیڈچ عالمی کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے اس وقت ہزاروں کی تعداد میں جادوگر اپنے اپنے گھروں سے نکل کر تیزی سے اسٹیڈیم کی

طرف جا رہے ہوں گے۔ اس نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کرلی اور ویزلی صاحب کے پہلو میں ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ویزلی انکل ! ماگلوؤں کو دکھائی دیئے بغیر سب لوگ وہاں کیسے پہنچیں گے۔۔۔؟" اس نے تجسس سے پوچھا۔

"یہ ایک وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا بڑا پیچیدہ انتظامی مسئلہ ہے۔۔۔" ویزلی صاحب گہری سانس لیتے ہوئے بولے۔۔ "مصیبت یہ ہے کہ کم از کم ایک لاکھ سے زائد جادوگر عالمی کپ کا میچ دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس اتنی بڑی جگہ نہیں ہے جہاں اتنے سارے جادوگروں کو ایک ساتھ بٹھانے کا اہتمام کیا جاسکے اور عارضی رہائش گاہیں بھی مہیا کی جائیں۔ ہمارے پاس ایسی کچھ جگہیں تو ہیں جنہیں ماگلو بالکل نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن جادوئی بازار گلی یا پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر ایک لاکھ جادوگروں کو اکٹھا کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے ہمیں ماگلوؤں کی پہنچ سے دور ایک بڑا ویران جنگل تلاش کرنا پڑا۔ اور پھر متعدد احتیاطی تدابیر کا فوری بندوبست کرنا پڑا جن سے ماگلوؤں کو وہاں کا پتہ نہ چل پائے۔ جنگل کو ماگلوؤں کی نظروں سے ڈھانپنا پڑا۔ اس کام کیلئے وزارتِ جادوگری پچھلے کئی مہینوں سے انتھک محنت کررہی ہے۔ ظاہر ہے سب سے پہلے تو ہمیں میچ دیکھنے والوں کی آمد کے طریقوں کا انتظام کرنا تھا۔ اس لئے یہ طے کیا گیا کہ سستے ٹکٹ خریدنے والوں کو دو ہفتے پہلے ہی آنا پڑے گا۔ سب کو اس بات سے خبردار کردیا گیا تھا کہ ماگلوؤں کی گاڑیوں کا استعمال کم سے کم جادوگر کریں۔ ورنہ ان کی بسوں اور ٹرینوں میں بھیڑ مچ جائے گی جو انہیں ہماری طرف متوجہ کرسکتی ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ دُنیا بھر سے جادوگر یہاں آرہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بہت سے جادوگر ظہور اُڑان بھر سکتے ہیں لیکن ان کے نمودار ہونے کیلئے ہمیں ایسی جگہوں کا بندوبست کرنا پڑا جو ماگلوؤں کی گزرگاہوں سے کافی دور تھیں۔ تاکہ کوئی ماگلو انہیں اچانک نمودار ہوتے ہوئے نہ دیکھ لے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ ان کے نمودار ہونے کے مقام یقیناً جنگل کے اندر ہی کہیں بنائے

گئے ہوں گے۔ جو لوگ ظہور اُڑان کو استعمال نہیں کرنا چاہتے یا نہیں کر سکتے ہیں ان کیلئے ہم نے منتقل کنجیوں کا بندوبست کیا ہے۔ یہ منتقل کنجیاں جادوگروں کو پہلے سے طے کئے گئے وقت پر ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچا دیتی ہیں۔ یہ ظہور اُڑان جیسا ہی انتظام ہے مگر اس میں ذاتی کوشش کا عمل دخل نہیں ہوتا۔ ضرورت پڑنے پر ایک ہی وقت میں بہت سارے لوگ ایک ساتھ سفر کر سکتے ہیں۔ دو سو کے قریب منتقل کنجیاں محتاط حکمت عملی کے تحت پورے برطانیہ میں الگ الگ جگہوں پر رکھی گئی ہیں۔ ہمارے گھر کے سب سے پاس والی منتقل کنجی 'اسٹوٹس ہیڈ' پہاڑی کی چوٹی پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے ہم وہیں جا رہے ہیں"



ویزلی صاحب نے آگے کی طرف اشارہ کیا جہاں آوٹری سینٹ کیچ پول نامی گاؤں سے دور ایک بڑی پہاڑی نظر آ رہی تھی۔

"منتقل کنجیاں کس طرح کی چیزیں ہو سکتی ہیں۔؟" ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ کوئی بھی چیز ہو سکتی ہے۔" ویزلی صاحب نے دھیمے لہجے میں بتایا۔ "ظاہر ہے کہ ہم بے کار دکھائی دینے والی چیزوں کو ہی منتقل کنجیاں بناتے ہیں تاکہ ماگلوانہیں دیکھ کر ان پر توجہ نہ دیں اور نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا سامان جسے وہ کچرا سمجھتے ہوں۔"

وہ اندھیرے میں گاؤں کی سڑک پر چلتے رہے۔ گھمبیر سناٹے میں ان کے قدموں کی

آہٹ گونج رہی تھی۔ جب وہ گاؤں کے قریب سے ہوتے ہوئے گزرے تو آسمان میں ہلکی ہلکی روشنی پھوٹنے لگی تھی۔ اس کا رنگ سیاہی سے گہری نیلاہٹ میں بدل رہا تھا۔ ہیری کو اپنے ہاتھ پیر سردی سے سن ہوتے محسوس ہونے لگے۔ ویزلی صاحب بار بار اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھ رہے تھے۔

اسٹوٹس ہیڈ پہاڑی کی چڑھائی کو طے کرتے ہوئے ان کی سانسیں پھولنے لگیں۔ اب ان میں مزید گفتگو کرنے کی ہمت باقی نہ رہی تھی۔ خرگوشوں کے چھپے ہوئے بلوں میں کبھی کبھار پاؤں پھنسنے سے وہ لڑکھڑا جاتے تھے۔ کئی بار وہ گھاس کے گھنے اور چکنے گچھوں پر پھسلتے پھسلتے بچے۔ ہیری کی ہر سانس اس کے سینے میں چبھ رہی تھی اور اسے اپنے پیر اکڑتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ جب آخر کار وہ سب ہموار سطح پر آ گئے تو اسے بڑی طمانیت محسوس ہوئی۔

"اوہ۔۔۔!" ویزلی صاحب ہانپتے ہوئے بولے۔ انہوں نے اپنی عینک اتار کر سوئیٹر سے رگڑ کر صاف کی اور دوبارہ پہنتے ہوئے کہا۔

"ہم وقت پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہمارے پاس ابھی بھی دس منٹ کا وقت باقی بچا ہے۔۔۔"

سب سے آخر میں ہرمائنی پہاڑی کی چوٹی پر پہنچی۔ اس نے اپنا سینہ جکڑ رکھا تھا۔

"اب ہمیں منتقل کنجی کو تلاش کرنا ہے۔۔۔" ویزلی صاحب نے زمین پر ادھر ادھر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"کوئی بڑی چیز نہیں ہو گی۔۔۔۔۔ چلو سب مل کر تلاش کرو۔۔۔۔"

وہ لوگ الگ الگ سمتوں میں منتقل کنجی کو تلاش کرنے لگے۔ بہر حال ابھی انہیں دو ہی منٹ ہوئے تھے کہ اسی وقت پر سکون ہوا میں ایک سرسراتی ہوئی آواز گونجی۔

"یہاں آ جاؤ آرتھر۔۔۔ سیڈرک! تم بھی آ جاؤ۔۔۔ مجھے منتقل کنجی مل گئی ہے۔"

تاروں سے بھرے آسمان میں پہاڑی کے دوسرے کنارے پر دو لمبے عکس دِکھائی دے رہے تھے۔

"ایموس!" ویزلی صاحب مسکرا کر چلانے والے آدمی کی طرف بڑھے۔ باقی سب لوگ بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔



ویزلی صاحب نے ایک سرخ چہرے والے جادوگر سے ہاتھ ملایا جن کی ڈاڑھی چھوٹی اور بھوری تھی اور انہوں نے دوسرے ہاتھ میں ایک گندا اور پرانا بدبودار جوتا پکڑا ہوا تھا۔

"یہ ایموس ڈیگوری ہیں۔" ویزلی صاحب نے سب سے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "یہ **محکمہ برائے جادوئی جاندار نظم و ضبط اور قاعدہ جات** میں کام کرتے ہیں۔ تم لوگ ان کے بیٹے سیڈرک کو تو جانتے ہی ہوگے۔۔۔؟"

سیڈرک ڈیگوری۔ سترہ سال کا پرکشش جوان لڑکا تھا جس کا کسرتی جسم دیکھ کر کوئی بھی تعریف کیئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ ہوگورٹس اسکول میں ہفل پف فریق میں پڑھتا تھا اور ان کی کوئیڈچ ٹیم کا کپتان اور **متلاشی** بھی تھا۔

"کیسے ہو۔۔؟" سیڈرک نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بالکل ٹھیک۔۔۔!" سب نے اس سے جواباً سلام دعا کی۔ البتہ جارج اور فریڈ نے محض سر ہلا کر اشارہ کیا۔ سیڈرک نے گزشتہ برس کے کوئیڈچ مقابلوں میں گریفن ڈور کی ٹیم کو ہرا دیا تھا۔ شاید اس بات کیلئے انہوں نے ابھی تک اسے معاف نہیں کیا تھا۔

"آپ کو کافی مسافت پیدل طے کرنا پڑی ہو گی۔۔۔؟" سیڈرک نے ویزلی صاحب کی طرف سر گھما کر پوچھا۔

"کچھ زیادہ دور نہیں۔۔۔!" ویزلی صاحب نے ہنس کر کہا۔ "ہم گاؤں کے دوسرے سرے پر ہی تو رہتے ہیں۔۔۔ اور تم۔۔؟"

"ہمیں تو رات دو بجے اُٹھنا پڑا۔۔ ہے نا سیڈرک۔۔۔؟ جب سیڈرک ظہور اُڑان کے امتحان میں پاس ہو جائے گا تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔ پھر بھی۔۔۔ مجھے کوئی شکایت نہیں ہے۔۔۔ ایک بورا گلیون بھی ملیں تب بھی میں کوئیڈچ عالمی کپ دیکھنے کا موقعہ ہر گز نہیں چھوڑوں گا۔۔ اور ٹکٹ بھی لگ بھگ اتنے ہی گلیون میں ملتے ہیں۔۔۔ اس حساب سے تو یہ سودا کچھ مہنگا نہیں رہا۔۔۔"

ایموس ڈیگوری نے تینوں ویزلی لڑکوں۔ ہیری۔ ہرمائنی اور جینی کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔ "آرتھر! یہ سب بچے تمہارے ہی ہیں۔۔۔۔۔؟"

"اوہ نہیں! صرف سرخ بالوں والے بچے ہی میرے ہیں۔" ویزلی صاحب نے اپنے بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "یہ ہرمائنی ہے۔ رون کی دوست اور یہ ہیری ہے رون کا دوست۔"

"اوہ میرے خدا!" ایموس ڈیگوری کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ "ہیری۔۔۔ ہیری پوٹر۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔!" ہیری نے کہا۔

ہیری اس بات کا عادی ہوگیا تھا کہ اس سے ملتے وقت لوگ اس کی طرف بڑے اشتیاق اور حیرت بھری نظروں سے دیکھتے تھے اور ان کی پہلی نظر فوراً اس کے ماتھے کے زخم والے نشان پر جا ٹھہرتی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اس بات پر ہمیشہ ہی پریشان ہو جاتا تھا۔

"سیڈرک نے تمہارے بارے میں بتایا تھا۔" ایموس ڈیگوری نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اس نے گزشتہ سال تمہارے خلاف کھیلے گئے کوئیڈچ میچ کے بارے میں مجھے بتایا تھا۔۔۔ میں نے تو اس سے کہہ دیا کہ سیڈرک یہ تو تمہاری آنے والی نسلوں تمہارے پوتے پوتیوں کے لئے بھی قابل فخر بات ہے کہ تم نے۔۔۔ تم نے 'ہیری پوٹر' کو ہرا دیا۔"

ہیری کو اس بات کا کوئی جواب سجھائی نہیں دیا۔ اس لئے وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔ فریڈ اور جارج کی تیوریاں ایک بار پھر چڑھ گئیں۔ سیڈرک تھوڑا شرمندہ دکھائی دے رہا تھا۔

"ڈیڈی! ہیری اپنی اڑن جھاڑو سے گر گیا تھا۔" اس نے بڑبڑا کر کہا۔ "میں نے آپ کو بتایا تو تھا۔۔۔ اس کے ساتھ حادثہ پیش آگیا تھا۔۔۔"

"ہاں! لیکن تم تو نہیں گرے تھے۔ ہے نا۔۔۔؟" ایموس ڈیگوری نے خوشی سے اپنے بیٹے کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "میرا سیڈرک۔ بہت ہی سیدھا سادا اور شریف لڑکا ہے۔ لیکن جیت سب سے عمدہ کھلاڑی ہی کی ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہیری بھی یہی کہے گا۔ ہے نا؟ ایک کھلاڑی اپنی اڑن جھاڑو سے گر جاتا ہے۔ دوسرا اپنی اڑن جھاڑو پر جما رہتا ہے اور نہیں گرتا۔۔۔ اب یہ بتانے کیلئے کسی خاص عقل کی ضرورت نہیں ہے کہ کون سا کھلاڑی زیادہ اچھا ہے۔۔۔"

"اب تو روانہ ہونے کا وقت ہو گیا ہے ایموس!" ویزلی صاحب نے بیچ میں پڑتے ہوئے کہا۔ انہوں نے دوبارہ گھڑی پر نظر ڈالی۔ "کیا کوئی اور بھی آنے والا ہے۔۔۔؟"

"نہیں! لوگُڈ کے گھر والے تو سبھی لوگ ایک ہفتہ پہلے ہی وہاں پہنچ گئے ہیں اور فاؤسٹس گھرانے کو ٹکٹ ہی نہیں مل پائے۔" ڈیگوری صاحب نے کہا۔ "اس علاقے میں اور کوئی تو ہے نہیں۔۔۔ ہے نا۔۔"

"ہاں یہ بات تو ہے!" ویزلی صاحب نے کہا۔ "اوہ! اب بس ایک ہی منٹ باقی بچا ہے۔۔۔ اچھا رہے گا کہ ہم تیاری کر لیں۔۔۔"

انہوں نے ہیری اور ہرمائنی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "تمہیں منتقل کنجی کو چھونا ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہو گا۔ ایک انگلی سے بھی کام چل جائے گا۔"

چونکہ ان لوگوں کی کمر پر بھاری سامان لدا ہوا تھا اس لئے تھوڑی مشکل کے ساتھ نو لوگ اس پرانے گندے جوتے کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ جسے ایموس ڈیگوری نے پکڑ رکھا تھا۔ پہاڑی پر ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور وہ سبھی لوگ ایک دائروی انداز میں ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ سبھی خاموشی سے انتظار کر رہے تھے۔ اچانک ہیری کے ذہن میں خیال آیا کہ اگر اس وقت یہاں کوئی ماگلو آجائے تو اسے یہ منظر کتنا عجیب دکھائی دے گا۔۔۔ ہلکے اندھیرے میں نو لوگ پر اسرار انداز میں دائرہ بنا کر کھڑے تھے جن میں بچے بھی شامل تھے۔ اور ایک گندے اور پرانے جوتے کو ہاتھ میں پکڑے خدا جانے کس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

"تین۔" ویزلی صاحب گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑائے۔

"دو۔ ایک۔"



یہ فوراً ہی ہوگیا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے اس کی ناف کے پیچھے لگا ہوا آنکڑہ اچانک ناقابل مزاحمت جھٹکے کے ساتھ آگے کی طرف اُڑنے لگا۔ اس کے پاؤں زمین سے اوپر اٹھ گئے۔ اسے رون اور ہرمائنی اپنے دونوں اطراف اڑتے ہوئے محسوس ہورہے تھے کیونکہ ان کے کندھے اس کے کندھوں سے بار بار ٹکرا رہے تھے۔ وہ تیزی سے گرجتی ہوئی ہوا اور گڈمڈ ہوتے ہوئے رنگوں کے بیچ میں اُڑ رہے تھے۔ اس کی چھنگلی جوتے کے ساتھ اس طرح چپکی ہوئی تھی جیسے وہ مقناطیس کی طرح اسے اپنی طرف کھینچ رہی ہو۔

اور پھر اس کے پیر زمین سے ٹکرائے۔ رون کے ٹکرانے کی وجہ سے ہیری زمین پر گرگیا۔ منتقل کنجی اس کے سر کے پاس دھم سے زمین پر جا گری۔ ہیری نے اوپر دیکھا۔ ویزلی صاحب، ڈیگوری اور سیڈرک اب بھی ہوا میں کھڑے تھے حالانکہ ان کے بال بکھر چکے تھے۔ باقی سبھی لوگ زمین پر گرے ہوئے دِکھائی دیئے۔ تبھی ایک آواز سنائی دی۔

"اسٹوٹس ہیڈ پہاڑی سے پانچ بج کر سات منٹ والی منتقل کنجی پہنچ گئی ہے۔۔"

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



ہیری۔ رون کو پرے ہٹا کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ دھند بھرے ویرانے میں پہنچ گئے تھے۔ ان کے سامنے دو تھکے اور چڑچڑے دِکھائی دینے والے جادوگر کھڑے تھے۔ جن میں سے ایک کے ہاتھ میں بڑی سی سنہری گھڑی تھی جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں چرمئی کاغذوں کا پلندہ اور قلم تھا۔ ان دونوں نے ماگلوؤں کے کپڑے پہن رکھے تھے لیکن یہ کپڑے نہایت بچکانہ انداز میں پہنے گئے تھے۔ گھڑی والے آدمی نے اونی پتلون کوٹ کے ساتھ ران تک اونچے جوتے پہن رکھے تھے۔ جبکہ اس کا ساتھی چنٹوں والا لہنگا اور کمبل جیسا چوغہ پہنے ہوئے تھا جس میں سر ڈالنے کیلئے ایک بڑا سوراخ تھا۔

ساتواں باب

بیگ مین اور کراؤچ



"صبح بخیر۔۔۔ باسل!" ویزلی صاحب نے لہنگے والے جادوگر کو جوتے والی منتقل کنجی تھماتے ہوئے کہا۔ اس جادوگر نے جوتا لے کر پاس رکھے ہوئے ایک بڑے کھلے صندوق میں پھینک دیا۔ جس میں استعمال شدہ منتقل کنجیاں پڑی دِکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری کو اس صندوق میں پرانا اخبار۔ مشروبات کے خالی ڈبے۔ بوتلیں اور چرمرے فٹ بال دِکھائی دیئے۔

"ہیلو آرتھر!" باسل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ "ڈیوٹی پر تو نہیں ہو۔۔۔ ہے نا۔۔؟ کچھ لوگوں کا نصیب اچھا ہوتا ہے۔۔۔ ہم تو یہاں رات سے کام کر رہے ہیں۔۔۔ اچھا یہی رہے گا کہ تم جلدی ہی چلے جاؤ۔ سوا پانچ بجے کالے جنگل سے جادوگروں کا ایک جمگھٹا یہاں آنے والا ہے۔۔۔ ذرا ٹھہرو!۔۔۔ میں تمہارے خیمے کی جگہ بتاتا ہوں۔۔۔ ویزلی۔۔۔ کہاں ہے۔۔۔؟ ویزلی۔۔۔؟" اس نے اپنے چرمئی کاغذوں کے پلندے کو الٹ پلٹ کرنا شروع کر دیا۔

"اوہ یہ رہا!۔۔۔ اس طرف چوتھائی میل پیدل چلنا ہوگا۔ پہلا ہی میدان ہے۔ تمہارے علاقے کے منتظم کا نام ہے رابرٹس!۔۔۔

ڈیگوری! تمہارے خیمہ وہاں دوسرے میدان میں ہے۔ وہاں تم پینس سے مل لینا۔۔۔"

"شکریہ باسل!" ویزلی صاحب نے کہا اور باقی سب کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ وہ بنجر ویرانے میں چل دیئے۔ حالانکہ دھند میں انہیں زیادہ کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

تقریباً بیس منٹ بعد ایک داخلی دروازے کے پاس پتھر سے بنا ایک چھوٹا جھونپڑا دکھائی دیا۔ اس دروازے کے دوسری طرف دور تک ہیری کو خیموں کی لمبی قطاریں دکھائی دیں۔

خیمے جنگل کے ایک کنارے پر وسیع و عریض میدان میں نصب کئے گئے تھے۔ انہوں نے ڈیگوری اور سیڈرک کو الوداع کہا اور جھونپڑے کے دروازے کی طرف چل دیئے۔

ایک آدمی دروازے پر کھڑا خیموں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ ہیری ایک نظر میں ہی سمجھ گیا کہ کئی ایکڑوں تک یہاں صرف یہی ایک حقیقی ماگلو ہے۔ جب اس آدمی نے قدموں کی چاپ سنی تو اس نے اپنا سر گھما کر ان کی طرف دیکھا۔

"صبح بخیر!" ویزلی صاحب نے چہکتے ہوئے کہا۔

"صبح بخیر۔۔۔" ماگلو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا آپ ہی رابرٹس ہیں۔۔۔؟"

"ہاں میں ہی ہوں۔۔۔" اس نے کہا۔ "اور آپ کون ہیں۔۔۔؟"

"ویزلی۔۔۔ دو خیمے ہیں۔۔۔ دو دن پہلے ہی بک کرائے تھے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" رابرٹس نے دروازے پر ٹنگی ہوئی فہرست کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "آپ کو وہاں جنگل میں جگہ ملی ہے۔۔ صرف ایک رات ہی رکیں گے۔۔۔؟"



"ہاں!۔۔۔۔ ویزلی صاحب نے جواب دیا۔

"آپ ابھی ادائیگی کریں گے۔۔۔۔؟" رابرٹس نے سوال کیا۔

"جی ہاں!۔۔۔ بالکل۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔ وہ جھونپڑے سے کچھ دور ہٹ گئے اور اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے ہیری کو اپنے پاس بلایا۔ "میری مدد کرو ہیری۔۔۔!" انہوں نے اپنی جیب سے ماگلوؤں کے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اس میں سے نوٹ نکالنے لگے۔ "یہ دس کا نوٹ ہے۔۔۔؟ آہا۔۔۔ مجھے اس پر چھپے ہندسے دکھائی دے رہے ہیں۔۔۔ اور یہ یقیناً پانچ کا ہوگا۔۔۔؟"

"یہ بیس کا ہے۔۔۔" ہیری نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی۔ اسے اس بات سے الجھن ہورہی تھی کہ رابرٹس ان کی باتیں سننے کی کوشش کررہے تھے۔

"اوہو۔۔۔ یہ بیس کا ہے۔۔۔؟ مجھے ماگلوؤں کے نوٹ سمجھ میں نہیں آتے۔۔۔"

جب ویزلی صاحب صحیح نوٹ لے کر واپس پلٹے تو رابرٹس نے اچانک پوچھا۔ "کیا آپ غیر ملکی ہیں۔۔۔؟"

"غیر ملکی۔۔۔؟" ویزلی صاحب کے چہرے پر حیرت پھیل گئی۔

"آپ پہلے شخص نہیں ہیں جسے نوٹوں کے ساتھ دِقت پیش آئی ہو۔۔۔۔" رابرٹس نے ان کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "دس منٹ پہلے دو لوگوں نے مجھے سونے کے بڑے سکے دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔"

"کیا واقعی۔۔۔؟" ویزلی صاحب نے بوکھلا کر کہا۔

رابرٹس نے بقایا پیسے واپس دینے کیلئے اپنے غلے میں ہاتھ ڈالا۔

"یہاں پہلے کبھی اتنا ہجوم نہیں ہوا۔۔۔" اس نے دھند بھرے میدان کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک کہا۔ "سینکڑوں لوگوں نے پہلے سے جگہ کا انتظام کروایا ہے۔ بہت سے لوگ تو اچانک ہی نجانے کہاں سے نمودار ہو جاتے ہیں۔۔۔"

"اوہ حیرت انگیز۔۔۔!" ویزلی صاحب نے بقایا رقم لینے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا لیکن اس نے بقایا پیسے واپس نہیں لوٹائے۔

"یہاں ہر جگہ کے لوگ ہیں۔ بہت سارے تو غیر ملکی ہیں۔ یہ صرف غیر ملکی ہی نہیں۔۔۔ بڑی عجیب طرح کے لوگ ہیں۔ ایک آدمی تو لہنگا اور چوغہ پہن کر گھوم رہا تھا۔۔۔"

"کیا اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔۔؟" ویزلی صاحب نے فکرمندی سے پوچھا۔

"ایسا لگتا ہے کہ۔۔۔ لگتا ہے کہ۔۔۔ جیسے یہ کسی طرح کی تقریب ہو۔" رابرٹس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "سبھی لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ لگتا ہے کہ یہاں کوئی بڑی۔۔۔ عجیب طرح کی تقریب چل رہی ہے۔۔۔"

اسی لمحے تھیلے نما ڈھیلی پتلون پہنے ہوئے ایک جادوگر جھونپڑے کے دروازے کے قریب نمودار ہوا۔ اس نے اپنی چھڑی رابرٹس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"یاد بدل۔۔۔"

رابرٹس کی آنکھیں یکایک گھوم کر پلٹ گئیں اور بانہیں ہوا میں پھیل کر واپس پہلو میں آ لگیں۔ اگلے ہی لمحے ان کے چہرے پر ہونقوں جیسے تاثرات دکھائی دیئے۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان کی یادداشت کو مٹا دیا گیا ہے۔

"آپ کی مدد کیلئے یہ نقشہ۔۔۔" رابرٹس نے مسکراتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ "اور یہ رہے آپ کے بقایا پیسے۔۔۔"

"بہت بہت شکریہ۔۔۔!" ویزلی صاحب نے جواب دیا۔

تھیلے نما ڈھیلی پتلون والا جادوگران کے ساتھ دروازے تک گیا۔ وہ تھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی ٹھوڑی نیلی پڑی ہوئی تھی اور اس کی آنکھوں کے نیچے جامنی رنگ کے حلقے پڑے ہوئے تھے۔ رابرٹس سے دور پہنچنے کے بعد اس جادوگر نے ویزلی صاحب سے بڑبڑا کر کہا۔ "اس کی وجہ سے ہمیں بے حد پریشانی اُٹھانا پڑ رہی ہے۔ دن میں دس بار تو اس پر یادداشت بھلانے والے جادوئی کلمے کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ تب کہیں جا کر وہ خوش رہتا ہے۔ اور 'لوڈو بیگ مین' تو ذرا بھی مدد نہیں کر رہا۔ وہ تو بنا کسی خوف کے اونچی آواز میں محض **سرخ آندھی** اور **حملہ آور گولے** کے بارے میں زور زور سے باتیں کرتا پھر رہا ہے۔ اسے **ماگلو مخالف تحفظ پالیسی** کا ذرہ برابر احساس نہیں ہے۔ جب عالمی کپ ختم ہو جائے گا تب جا کر مجھے چین ملے گا۔۔ بعد میں ملاقات ہو گی آرتھر!"

وہ ظہور اڑان بھر کر نظروں سے غائب ہو گیا۔

"لیکن بیگ مین تو جادوئی کھیلوں کے شعبے کے سربراہ ہیں" جینی نے حیرت سے پوچھا۔ "انہیں تو ماگلوؤں کے علاقے کے آس پاس **سرخ آندھی** اور **حملہ آور گولے** کے بارے میں اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

"بالکل بھی نہیں کرنی چاہئیں۔۔۔!" ویزلی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور انہیں لے کر خیموں کی بستی کے دروازے کی طرف چل دیئے۔

"لیکن لوڈو ہمیشہ سے احتیاط کے معاملے میں تھوڑا۔۔ تھوڑا لاپرواہ ہے۔ ویسے کھیل کے شعبے میں اس سے زیادہ کوئی دوسرا پرجوش سربراہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ لوڈو پہلے برطانوی کوئیڈچ ٹیم میں تھا اور وہ **'ویمبورن واسپس'** کا اب تک کا سب سے بہترین **پٹاؤ** ہے۔"

وہ دھند بھرے میدان میں خیموں کی لمبی قطاروں کے بیچ چلتے رہے۔ زیادہ تر خیمے لگ بھگ سادگی بھرے نظر آرہے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مالکوں نے ماگلوؤں کی طرح خیمے لگانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ان سے غلطی یہ ہوگئی تھی کہ انہوں نے اپنے خیموں میں چمنی۔ کھینچنے والی گھنٹی یاموسم کاحال بتانے والے بادپیمالگادیئے تھے۔ کہیں کہیں پراکاڈکاخیمے تواس قدرجادوئی دکھائی دے رہے تھے کہ ہیری کو رابرٹس کے چوکنا اور شکی ہونے پر کوئی حیرانی نہیں ہوئی۔ میدان میں نصف فاصلے کی دوری پر دھاری دار بھڑکیلے ریشمی کپڑے کا ایک خیمہ بغیر کسی سہارے کے ایک بڑے محل جیسا تنا کھڑاتھا۔ جس کے بیرونی دروازے پر زندہ مور بندھے ہوئے تھے۔ تھوڑاآگے چل کروہ ایک ایسے خیمے کے قریب سے گزرے جو تین منزلہ تھا۔اوراس میں کئی مینارنظرآرہے تھے۔اس سے تھوڑاآگےایک ایساخیمہ تھاجس کے سامنے بڑاباغیچہ بناہواتھا جس میں پرندوں کے نہانے کاحوض۔دھوپ گھڑی اورفوارے لگے ہوئے تھے۔

"ہمیشہ ایساہی ہوتاہے۔" ویزلی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "جب ہم جادوگر کہیں اکٹھے ہوتے ہیں تواپنی نمودونمائش کے اظہارسے بازنہیں آتے ہیں۔اوہ یہ لو۔دیکھو!۔ہمارے خیمے کی جگہ بھی آگئی۔"



وہ میدان کے اوپر جنگل کے بالکل کنارے پہنچ چکے تھے۔ وہاں ایک خالی جگہ پر زمین میں ایک چھوٹا تختہ نصب تھا جس پر بڑے حروف میں لکھا تھا۔

'ویزلی۔۔۔'

"اس سے عمدہ جگہ اور کہاں ہوگی۔۔۔؟" ویزلی صاحب نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ "اسٹیڈیم جنگل کے بالکل دوسری طرف موجود ہے۔ ہم اس کے بہت پاس ہیں۔" انہوں نے اپنے کندھوں سے بستے اتارے اور پرجوش انداز میں کہا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ یاد رہے کہ یہاں کسی بھی طرح کے جادو کا استعمال منع ہے۔ خاص طور پر جب ہم اتنی بڑی تعداد میں ماگلوؤں کی زمین پر موجود ہیں۔ ہم تمام کام اپنے ہاتھوں سے انجام دیں گے۔ خیمے بھی ہاتھوں سے لگائے جائیں گے۔ اس میں زیادہ مشکل نہیں ہونی چاہئے۔۔۔ ماگلو بھی تو ہاتھوں سے ہی خیمے نصب کرتے ہیں۔۔۔ ہیری! تمہیں کیا لگتا ہے ہمیں کہاں سے شروع کرنا چاہئے۔۔۔؟"

ہیری نے زندگی میں کبھی بھی وادی یا پہاڑوں پر خیمے میں رات بسر نہیں کی تھی اور خیمے بھی نہیں لگائے تھے۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد اسے کبھی اپنے ساتھ پکنک پر نہیں لے جاتے تھے۔ وہ اسے ہمیشہ بوڑھی پڑوسن بیگم فگ کے یہاں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ بہرحال اس نے اور ہرمائنی نے اندازہ لگالیا کہ زیادہ تر کھمبے اور کھونٹیاں کہاں پر لگنی چاہئیں۔ ویزلی صاحب مدد کم کر رہے تھے اور مشکلیں زیادہ پیدا کر رہے تھے کیونکہ جب ہتھوڑا چلانے کا وقت آیا تو وہ بہت زیادہ جذباتی ہوگئے۔ بہرحال انہوں نے آخرکار دو بھدے خیمے کھڑے کرنے میں کامیابی حاصل کر ہی لی۔

وہ سب کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے نصب کئے گئے خیموں کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔ ہیری نے سوچا کہ ان خیموں کو دیکھ کر کوئی یہ تو نہیں سوچ سکتا کہ یہ جادوگروں کے ہوں گے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ بل۔ چارلی اور پرسی کے آنے کے بعد وہ لوگ کل ملا کر دس ہو جائیں گے۔ لگتا تھا کہ ہرمائنی بھی اسی پریشانی میں ڈوبی ہوئی خیمے کو گھور رہی تھی۔ اسی لئے جب ویزلی صاحب گھٹنوں کے بل بیٹھ کر

سب سے پہلے خیمے کے اندر داخل ہوئے تو ہرمائنی نے ہیری کو عجیب نگاہوں سے دیکھا۔

"جگہ تھوڑی کم ہے۔۔۔" انہوں نے اندر سے کہا۔ "لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہم سب اس میں جیسے تیسے گزارا کر ہی لیں گے۔ چلو سب اندر آجاؤ۔۔۔"

ہیری نیچے جھکا۔ خیمے کے اندر نظر ڈالی تو اس کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اندر پرانے زمانے کا تین کمروں والا فلیٹ دکھائی دے رہا تھا۔ جس میں غسلخانہ اور باورچی خانہ بھی موجود تھا۔ عجیب بات یہ تھی کہ اس کی سجاوٹ ٹھیک ویسی ہی تھی جیسی بیگم فگ کے گھر کی تھی۔ وہاں الگ الگ شکلوں کی کرسیوں پر رنگ برنگے غلاف چڑھے ہوئے تھے اور بلیوں کی بدبو بھری ہوئی تھی۔

"یہاں زیادہ وقت تو رہنا نہیں ہے۔" ویزلی صاحب نے اپنے سر کے گنجے حصے کو رومال سے پونچھ ڈالا اور خواب گاہ میں لگے چار منزلہ بستر کا جائزہ لیا۔



"میں نے دفتر میں ساتھ کام کرنے والے دوست پرکنس سے یہ ادھار مانگ لیا تھا۔ کمر درد کی وجہ سے وہ اب اس کا استعمال نہیں کرتے ہیں۔"

انہوں نے دھول میں اٹی کیتلی اُٹھا کر اس کے اندر جھانکا۔ "ہمیں اب پانی لانے کی ضرورت پڑے گی۔"

"ماگلو نے ہمیں جو رہنمائی کا نقشہ دیا تھا۔ اس میں پانی کا نلکا دکھائی دے رہا ہے۔" رون نے بتایا جو ہیری کے پیچھے خیمے میں چلا آیا تھا اور اتنے بڑے

کمرے کو دیکھ کر ذرا بھی حیران نہیں ہوا تھا۔ "نلکا جنگل کے دوسرے کنارے پر موجود ہے۔"

"ٹھیک ہے تم۔ ہیری اور ہرمائنی جا کر پانی لے آؤ۔" ویزلی صاحب نے کیتلی اور پرانا جگ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "ہم باقی لوگ آگ جلانے کیلئے لکڑیاں اکٹھی کرتے ہیں۔"

"لیکن ہمارے پاس چولہا ہے۔" رون نے جلدی سے کہا۔ "ہم اسی پر کھانا کیوں نہیں بنا لیتے۔۔۔؟"

"رون! ***ماگلو مخالفت کا تحفظ...***" ویزلی صاحب کا چہرہ امید سے دمک اُٹھا۔ "جب ماگلو خیمے کا استعمال کرتے ہیں تو وہ باہر آگ جلا کر کھانا بناتے ہیں۔ میں نے انہیں ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔"

لڑکیوں کا خیمہ لڑکوں کے خیمے سے تھوڑا چھوٹا تھا لیکن اس میں بلیوں کی بدبو نہیں تھی۔ اسے دیکھنے کے بعد ہیری۔ رون اور ہرمائنی کیتلی اور جگ لے کر نلکے کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ سورج کے نکلنے اور دھند کے چھٹ جانے کی وجہ سے اب جہاں تک ان کی نظر جا سکتی تھی وہاں تک خیموں کا وسیع شہر پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

وہ خیموں کی قطاروں کے درمیان دھیرے دھیرے چلتے ہوئے تجسس اور اشتیاق بھری نگاہوں سے اپنے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ ہیری کو تو ابھی سمجھ آیا تھا کہ دنیا میں کتنے جادوگر اور جادوگرنیاں ہو سکتے ہیں۔ دراصل اس نے پہلے کبھی نہیں سوچا تھا کہ دوسرے ممالک میں بھی جادوگر ہوتے ہوں گے۔

اب باقی جادوگر بھی بیدار ہونے لگے تھے۔ سب سے پہلے تو چھوٹے بچوں والے گھرانے نیند سے جاگے تھے۔ ہیری نے پہلے کبھی اتنے جادوگروں اور جادوگرنیوں کو نہیں دیکھا تھا۔ بڑے اہرام کی شکل والے ایک خیمے کے باہر دو سال کا ایک بچہ لیٹا ہوا تھا جس نے ایک چھڑی پکڑی ہوئی تھی اور وہ اس



سے گھاس پر رینگنے والے گھونگھے کو کرید رہا تھا جو دھیرے دھیرے پھول کر موٹے کیچوے جتنا بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ جب وہ اس بچے کے پاس پہنچے تو اس کی ماں تیزی سے خیمے سے نکلی اور پیار سے ڈانٹتے ہوئے بولی۔

"کیون۔۔۔! تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے۔۔۔؟ ابو کی چھڑی۔۔۔ مت چھونا۔۔۔ اُف۔۔۔"

اس نے پھولے ہوئے گھونگھے پر پاؤں رکھ دیا تھا جس سے اس کا پھولا ہوا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ ان لوگوں کو پیچھے سے آوازیں سنائی دیتی رہیں کہ وہ عورت بچے کو ڈانٹ رہی ہے ساتھ ہی انہیں اس چھوٹے بچے کی ضد بھری کلکاریاں بھی سنائی دیں جو کہہ رہا تھا۔

"آپ نے گھونگھے پر پیر رکھ دیا۔۔ آپ نے گھونگھے پر پیر رکھ دیا۔۔"

کچھ دور آگے جانے پر انہیں دو چھوٹی جادوگرنیاں دکھائی دیں جو کیون سے تھوڑی ہی بڑی ہوں گی۔ وہ کھلونا اڑن جھاڑو پر سواری کر رہی تھیں جو صرف اتنی اونچی اُڑ رہی تھیں کہ لڑکیوں کے پاؤں کے انگوٹھے نم آلود گھاس کو چھو رہے تھے۔ وزارت جادوگری کے ایک جادوگر نے ان ننھی جادوگرنیوں کو یوں اُڑتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ لپک کر رون۔ ہرمائنی اور ہیری کے پاس سے نکلتا ہوا بڑبڑایا۔ "دن کے اُجالے میں۔۔۔؟ مجھے لگتا ہے کہ امی ابو چین کی نیند سو رہے ہوں گے۔"



یہاں وہاں ہر جگہ مختلف جادوگر اور جادوگرنیاں اپنے اپنے خیموں سے باہر نکل رہے تھے۔
کئی جادوگر ناشتہ بنانے میں مصروف تھے۔ کچھ جادوگروں نے چوری چھپے چاروں طرف کا جائزہ لے کر اپنی چھڑی سے آگ جلالی تھی۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو شک بھری نظروں کے ساتھ ماچس کی تیلیاں جلا رہے تھے صاف ظاہر تھا کہ انہیں ان پر یقین ہی نہیں تھا کہ وہ آگ بھی جلا سکتی ہیں۔ تین افریقی جادوگر بیٹھے ہوئے کسی سنجیدہ معاملے پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان تینوں نے لمبے سفید چوغے پہن رکھے تھے اور دہکتی ہوئی جامنی رنگ کی آگ کے شعلوں میں خرگوش جیسی کوئی چیز بھوننے میں مصروف تھے۔ جبکہ ادھیڑ عمر امریکی جادوگرنیاں خوشی سے گپ شپ لگانے میں مصروف تھیں۔ ان کے خیموں کے بیچ میں ستاروں سے بھرا ہوا ایک بڑا بینر لگا ہوا تھا۔ جس پر لکھا ہوا تھا۔

'سیلم کی جادوگرنیوں کا ادارہ'

خیموں کے قریب سے گزرتے ہوئے ہیری کو ان کے اندر سے کئی عجیب زبانوں میں گفتگو سنائی دی حالانکہ اسے ایک بھی لفظ کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا لیکن ہر آواز میں جوش اور خوشی کے ملے جلے جذبات جھلک رہے تھے۔

"ارے۔۔۔ میری آنکھوں کو کچھ ہو گیا ہے یا سب کچھ واقعی سبز ہے۔۔۔؟" اچانک رون بولا۔

رون کی آنکھوں کو کچھ نہیں ہوا تھا۔ وہ خیموں کے ایک ایسے حصے کے بیچ میں پہنچ گئے تھے جو سبز پتیوں کی شاخ اور تنے والے سفید لونگ کے پودوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے عجیب شکل کے چھوٹے چھوٹے ٹیلے زمین پر اُگ آئے ہوں۔ کچھ ادھ کھلے خیموں کے نیچے مسکراتے ہوئے چہرے دکھائی دے رہے تھے۔ پھر انہیں پیچھے سے اپنے نام سنائی دیئے۔

"ہیری۔۔۔ رون۔۔۔ ہرمائنی۔۔۔!"

یہ آواز سیمس فنی گن کی تھی جو ان کے ساتھ گریفن ڈور میں چوتھے سال کا طالب علم تھا۔ وہ سفید لونگ کے پودوں سے ڈھکے ایک خیمے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ہی سرمئی رنگ کے بالوں والی ایک عورت بھی بیٹھی تھی۔ جو اس کی ماں ہی ہوگی۔ اور قریب ہی اس کا سب سے اچھا دوست ڈین تھامس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی گریفن ڈور فریق کا طالب علم تھا۔

جب ہیری۔ رون اور ہرمائنی سلام کرنے کیلئے ان کے پاس پہنچے تو سیمس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ہماری سجاوٹ پسند آئی۔۔؟ ویسے وزارت کے لوگ تو کچھ خاص خوش نہیں ہوئے۔۔"

"اوہ ہم اپنے رنگ کیوں نہ دِکھائیں۔۔؟" بیگم فنی گن نے اتراتے ہوئے کہا۔ "جا کر دیکھو بلغاریہ والوں نے اپنے خیموں کے اوپر کیا لگا رکھا ہے۔۔؟ تم لوگ بھی تو آئرلینڈ کی ہی حمایت کر رہے ہوگے۔۔۔ ہے نا۔۔؟" انہوں نے ہیری۔ رون اور ہرمائنی کو شک بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔

انہیں اس بات کی یقین دہانی کرانے کے بعد کہ وہ واقعی آئرلینڈ کی ہی حمایت کر رہے ہیں وہ دوبارہ چل دیئے۔ کچھ دور جا کر رون بڑبڑایا۔

"ان لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر ہم کچھ اور کہہ بھی نہیں سکتے تھے۔"

" نہ جانے بلغاریہ والوں نے اپنے خیموں کے اوپر کیا لگا رکھا ہے۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔

"چلو چل کر دیکھ لیتے ہیں۔" ہیری نے میدان کے اوپر کی طرف لگے خیموں کے ایک بڑے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں سرخ۔ سبز اور سفید رنگوں والا بلغاریہ کا جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یہاں کے خیموں پر پودوں جیسی سجاوٹ نہیں تھی۔ اس کے بجائے ہر خیمے پر ایک ہی طرح کا بڑا پوسٹر لگا ہوا تھا جس میں ایک بہت چڑچڑا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ اسکی سیاہ بھنوئیں

بہت گھنی تھیں۔ ظاہر ہے تصویر متحرک تھی لیکن اس میں دِکھائی دینے والا چہرہ بس پلکیں جھپکا رہا تھا اور تیوریاں چڑھائے ہوئے تھا۔

"کرم۔۔۔" رون نے دھیمی آواز میں کہا۔

"کیا۔۔۔؟" ہرمائنی نے چونک کر پوچھا۔

"کرم۔۔۔" رون نے بتایا۔

"وکٹر کرم۔۔ بلغاریہ کا **متلاشی**"

جب ہرمائنی نے اتنے سارے پوسٹرز میں کرم کو پلکیں جھپکاتے اور تیوریاں چڑھاتے ہوئے دیکھا۔ تو وہ بولی۔۔۔

"یہ تو بہت چڑچڑا لگ رہا ہے"

"چڑچڑا۔۔۔؟" رون نے حیرت کے عالم میں آسمان کی طرف نظر اُٹھاتے ہوئے کہا۔ "کسے پرواہ ہے کہ وہ کیسا دِکھائی دیتا ہے۔۔؟ وہ غضب کا کھلاڑی ہے اور اس کی عمر بھی بہت کم ہے۔ یہی کوئی اٹھارہ سال ہوگی۔ وہ کمال کی اُڑان بھرتا ہے۔

آج رات تک رُکو۔۔ تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔"

میدان کے کنارے پر لگے نلکے کے سامنے ایک چھوٹی سی قطار موجود تھی۔ ہیری۔ رون اور ہرمائنی بھی اس قطار میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے آگے دو لوگ کھڑے تھے۔ جن میں گرما گرم

بحث چل رہی تھی۔ ان میں سے ایک بہت بوڑھا جادوگر تھا جو پھولوں والا لمبا شب خوابی کا لبادہ پہنے ہوئے تھا۔ دوسرا آدمی یقیناً وزارت کا جادوگر تھا۔ اس کے ہاتھ میں دھاری دار پتلون تھی۔ وہ پریشانی کے عالم میں تقریباً رونے ہی والا تھا اور چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔ "آرچی! اسے پہن لو۔ تم شب خوابی کے لبادہ میں یہاں نہیں گھوم سکتے۔ دروازے پر کھڑا ماگلو پہلے ہی شک بھری نظروں سے ہمیں تاڑ رہا ہے۔"

"میں نے یہ شب خوابی کا لبادہ ماگلو کی ہی دکان سے خریدا ہے۔" بوڑھے جادوگر نے کڑک دار آواز میں کہا۔ "ماگلو ہی اسے پہنتے ہیں۔"

"آرچی! اسے ماگلو عورتیں پہنتی ہیں۔ آدمی نہیں پہنتے۔ یہ کپڑے لو اور انہیں پہن لو۔ یہ آدمیوں والا لباس ہے۔" وزارت کے جادوگر نے غصے سے دھاری دار پتلون اس کی طرف لہراتے ہوئے کہا۔

"میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔" بوڑھے آرچی نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔ "بالکل بھی نہیں۔ شکریہ۔! مجھے اپنے اندرونی حصوں پر کھلی ہوا اچھی لگتی ہے۔" یہ سن کر ہرمائنی کو اتنی ہنسی آئی کہ اسے سر جھکا کر قطار سے باہر نکلنا پڑا۔ وہ تب واپس لوٹی جب وہ بوڑھا جادوگر پانی بھر کر وہاں سے چلا گیا۔



لوٹتے وقت وہ بہت آہستہ آہستہ چل رہے تھے کیونکہ ان کے ہاتھوں میں پانی بھرے برتنوں کا بوجھ تھا۔ وہ اپنے خیمے کی طرف جانے لگے۔ ارد گرد انہیں کئی شناسا چہرے دکھائی دیئے۔ ہوگورٹس کے دوسرے طلباء اور اُن کے گھرانے کے لوگ۔

وہاں انہیں اولیور وُڈ بھی دکھائی دیا جو ہیری کے فریق کی کوئیڈچ ٹیم کا پرانا کپتان تھا اور گزشتہ سال ہی اپنی تعلیم مکمل کر کے ہوگورٹس سے فارغ ہوا تھا۔

وہ ہیری کو کھینچ کر اپنے خیمے میں لے گیا جہاں اس نے اپنے ماں باپ سے اس کا تعارف کروایا۔ اس نے ہیری کو پرجوش انداز میں بتایا کہ حال ہی میں '**پڈل میئر یونائیٹڈ ریزرو**' ٹیم کے ساتھ اس کا معاہدہ ہو گیا ہے۔

اس کے بعد انہیں ریون کلا کے چوتھے سال کے طالبعلم ارنئ میک ملن نے آواز دے کر پکارا۔

تھوڑا آگے چلنے پر انہیں چوچینگ دکھائی دی جو بہت خوبصورت تھی اور ریون کلا کی ٹیم کی **متلاشی** تھی۔ اس نے ہیری کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور مسکرائی۔ جواب میں ہاتھ ہلاتے وقت ہیری کے جگ کا پانی چھلک گیا اور اس کے کپڑے بھیگ گئے۔ رون کی استہزائیہ ہنسی کو روکنے کیلئے ہیری نے جلدی سے نوعمر لڑکوں کے ایک بڑے جھنڈ کی طرف اشارہ کیا۔

"تمہارے حساب سے یہ لوگ کہاں کے ہوں گے۔۔۔؟ یہ ہوگورٹس کے تو نہیں لگتے۔۔۔ہے نا۔۔۔!"

"لگتا ہے کہ کسی غیر ملکی اسکول کے ہوں گے۔۔۔!" رون انہیں دیکھ کر بولا۔

"حالانکہ میں کسی غیر ملکی اسکول میں پڑھنے والے جادوگر سے نہیں ملا ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ غیر ممالک میں بھی جادوگروں کے اسکول ہوتے ہیں۔ برازیل کے ایک جادوگری اسکول میں پڑھنے والا لڑکا بل کا قلمی دوست تھا۔۔۔

یہ کئی سال پہلے کی بات ہے۔۔۔ بل اس سے ملنے کیلئے جانا چاہتا تھا لیکن امی ابو کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔ جب بل نے اسے بتایا کہ وہ نہیں آپائے گا تو اس کے قلمی دوست نے ناراض ہو کر اسے ایک شیطانی ٹوپی بھیجی جسے پہن کر بل کے کان سکڑ گئے تھے۔"

ہیری اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔ وہ حیرانگی میں مبتلا تھا کہ دُنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جادو کی پڑھائی ہوتی ہے۔ بہر حال اس نے اپنی حیرانگی کو اجاگر نہیں ہونے دیا۔ یہاں پر اتنے سارے ممالک کے جادوگروں کو دیکھنے کے بعد اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔

وہ سوچ رہا تھا کہ وہ بھی کتنا احمق ہے۔ اسے یہ پتہ ہونا چاہئے تھا کہ ہوگورٹس جادوگری کا اکلوتا اسکول نہیں ہوسکتا۔ اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو اس معلومات سے ذرا بھی حیران نہیں تھی۔ یقیناً اس نے کسی نہ کسی کتاب میں دوسرے اسکولوں کے بارے میں پڑھ رکھا تھا۔۔۔

آخر کار جب وہ لوگ ویزلی خیمے میں واپس پہنچے تو جارج نے پوچھا۔

"تم لوگوں نے بڑی دیر لگادی۔۔۔؟"

"ہاں راستے میں کچھ جان پہچان والے لوگ مل گئے تھے" رون نے پانی کا برتن زمین پر رکھتے ہوئے کہا۔ "تم لوگوں سے ابھی تک آگ نہیں جلی۔۔۔؟"

"آگ کیا خاک جلنی ہے۔ ابو ماچس کی تیلیوں سے کھیلنے میں مصروف ہیں۔"

ویزلی صاحب کو آگ جلانے میں ذرا بھی کامیابی نہیں ہو پا رہی تھی لیکن ان کی کوششوں میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ ٹوٹی ہوئی تیلیاں زمین پر چاروں طرف بکھری پڑی تھیں۔ ویزلی صاحب کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے وہ اپنی زندگی کا بھرپور مزہ اُٹھا رہے ہوں۔

"اُف ۔۔۔" وہ اچانک جوشیلے انداز میں چیخے جب ایک تیلی جلی۔ وہ مصالحے سے بھڑکنے والی آگ کو دیکھ کر اس قدر دنگ رہ گئے کہ تیلی ان کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر جا گری اور بجھ گئی۔ ہرمائنی نے ان کے ہاتھ سے ماچس پکڑ لی اور کہا۔ "دیکھئے۔۔۔! اس طرح ویزلی انکل۔!" پھر وہ انہیں ماچس جلانے کا صحیح طریقہ سکھانے لگی۔



آخرکار انہوں نے آگ جلا ہی لی لیکن اسے اچھی طرح بھڑکنے میں کہ وہ اس پر کچھ پکا سکیں کم از کم ایک گھنٹہ لگا۔ وقت گزارنے کیلئے ان کے پاس گردوپیش میں دیکھنے کیلئے بے شمار دلچسپیاں موجود تھیں۔ ان کا خیمہ اسٹیڈیم جانے والے راستے کے بالکل قریب تھا۔ اور وزارت کے افسر اس راستے پر تیزی سے آتے جاتے نظر آرہے تھے۔ وہ گزرتے وقت ویزلی صاحب کو دیکھ کر سلام دعا کرتے اور ویزلی صاحب ہر آنے جانے والے کے بارے میں بتانا فرض سمجھتے تھے۔ اس لئے جب بھی انہیں کوئی افسر دکھائی دیتا وہ اس کے نام اور دیگر مشغلوں کی تفصیل چھیڑ

دیتے تھے۔ وہ خاص طور پر ہیری اور ہرمائنی کے ساتھ اپنی معلومات بانٹ رہے تھے۔ ان کے اپنے بچے وزارت اور وہاں کام کرنے والے لوگوں کے بارے میں پہلے سے ہی اتنا کچھ جانتے تھے کہ انہیں اپنے ابو کی باتوں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔

"وہ کاتھ برٹ موکرِج ہے۔ **ادارہ برائے بونا روابط** کا سربراہ۔۔۔ یہ جو آ رہے ہیں یہ گلبرٹ وِمپل ہیں۔ جو **جادوئی کلمات کی مشاہداتی کمیٹی** میں ہیں۔ ان کے سینگ ان کے بدن پر کافی عرصے سے موجود ہیں۔۔۔ ہیلو ارنیٔ!۔۔۔ آرنلڈ پیز گڈ۔ وہ یاد مٹا دینے کا جادو جانتے ہیں۔۔۔ **جادوئی حادثات کی روک تھام** کے شعبے کے رکن ہیں۔۔۔ وہ بوڈ اور کروکر ہیں۔۔۔ وہ **خاموش جادوگر** ہیں۔"

"اس سے کیا مراد ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

"انتہائی خفیہ معلومات رکھنے والے ۔ جو **شعبہِ اسرار** میں کام کرتے ہیں۔ ان کے چہروں اور حرکات و سکنات سے کبھی یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔۔"

آخر کار آگ اچھی طرح سے بھڑک اُٹھی۔ ابھی انہوں نے انڈے اور قیمے کا سالن پکانا شروع ہی کیا تھا کہ بل۔ چارلی اور پرسی جنگل میں ٹہلتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

"ابھی ابھی ظہور اڑان بھرتے ہوئے پہنچے ہیں ابو۔۔۔!" پرسی نے زور سے کہا۔

"ارے واہ! دوپہر کا کھانا تیار ہو رہا ہے۔۔۔"

وہ لوگ ابھی قیمہ انڈوں کے سالن کی آدھی پلیٹ ہی ختم کر پائے تھے کہ ویزلی صاحب اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ وہ مسکراتے ہوئے ایک آدمی کی طرف ہاتھ ہلا رہے تھے جو انہی کی طرف چلا آ رہا تھا۔ انہوں نے کہا۔ " آہا۔۔۔۔۔ آج کے دن کی سب سے اہم اور مرکزِ نگاہ شخصیت۔۔۔! لوڈو۔۔!"

ہیری نے اب تک جتنے بھی جادوگر دیکھے تھے۔ ان سب میں لوڈو بیگ مین سب سے زیادہ نمایاں شخصیت کے حامل دِکھائی دیئے۔ وہ پھولوں والے شب خوابی کا لبادہ پہننے والے بوڑھے آرچی سے بھی زیادہ شوخ اور چنچل لگ رہے تھے۔ انہوں نے کوئیڈچ والا لمبا چوغہ پہن رکھا تھا جس پر چمکیلی سیاہ اور زرد دھاریاں تھیں۔ ان کے سینے پر کاٹنے والی دھاری دار بِھڑ کی ایک بڑی تصویر بنی ہوئی تھی۔ ان کا بدن گٹھیلا تھا۔ جواب تھوڑا بے ہنگمی کا شکار ہوتا نظر آرہا تھا۔ کسے ہوئے چوغے میں سے ان کی موٹی توند ابھری ہوئی نظر آرہی تھی جو یقینی طور پر ان دنوں میں نہیں ہوگی جب وہ برطانیہ کی ٹیم میں کھیلتے تھے۔ ان کی ناک تھوڑی مڑی ہوئی تھی۔



(ہیری نے سوچا کہ شاید وہ کسی **حملہ آور گولے** کی زبردست ٹکر کے نتیجے میں ٹوٹ گئی ہوگی) ان کی گول نیلی آنکھوں۔ چھوٹے سنہری بال اور گلابی رنگت کے باعث وہ کسی اسکول کے بڑی عمر کے طالبعلم کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

"اوہو۔۔۔ تم لوگ!" بیگ مین نے خوش ہو کر کلکاری بھری۔ وہ اس طرح چل رہے تھے جیسے ان کے پیروں میں اسپرنگ لگے ہوں۔ وہ بہت جوشیلے لگ رہے تھے۔

"آرتھر۔" انہوں نے آگ کے پاس پہنچ کر کہا۔ "واہ! کتنا بہترین دن ہے؟۔۔۔ کتنا

بہترین دن ہے!۔۔۔ اس سے عمدہ موسم کا تو کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ رات کو ایک بھی بادل نہیں ہوگا۔۔۔ اور انتظامات میں بھی کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے۔۔۔ میرے کرنے کیلئے تو کچھ زیادہ ہے ہی نہیں۔۔۔"

ان کے پیچھے پیچھے وزارت کے کچھ تھکاوٹ سے چور جادوگر بھی تیزی سے وہاں پہنچے۔ وہ دور جلنے والی ایک جادوئی آگ کی طرف اشارہ کر رہے تھے جس کے جامنی شعلے بیس فٹ تک اونچے اُٹھ رہے تھے۔

پرسی اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے جلدی سے ان کی طرف لپکا۔ حالانکہ پرسی کی رائے میں لوڈو بیگ مین اپنے شعبے کو ناقص طریقے سے چلا رہے تھے لیکن اس کے باوجود پرسی ان سے جان پہچان بڑھانے کیلئے بے تاب لگ رہا تھا۔

"اوہ۔۔۔ ہاں!" ویزلی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "یہ میرا بیٹا پرسی ہے۔ ابھی ابھی وزارت میں ملازمت پر لگا ہے۔۔۔ اور یہ فریڈ ہے۔۔۔ نہیں یہ تو جارج ہے۔ فریڈ تو وہ ہے۔ بل۔ چارلی۔ رون اور یہ میری بیٹی جینی۔۔۔ اور یہ رون کے دوست ہرمائنی اور ہیری پوٹر۔۔۔"

جب بیگ مین نے ہیری کا نام سنا تو انہوں نے حیرانگی سے سانس کھینچتے ہوئے اپنی نگاہ ہیری کی طرف مبذول کی۔ ان کی نظریں چہرے کو ٹٹولتی ہوئیں اس کے ماتھے کے نشان پر آکر ٹھہر گئی تھیں۔

"اور بچو! یہ لوڈو بیگ مین ہیں۔" ویزلی صاحب نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔ "تم جانتے ہی ہوگے کہ یہ کون ہیں۔۔۔؟ انہی کی بدولت ہم اتنے اچھے ٹکٹ حاصل کر پائے ہیں۔"

بیگ مین نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلایا۔ جیسے کہہ رہے ہوں کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

"میچ پر شرط لگاؤ گے آرتھر۔۔۔؟" انہوں نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور اپنے سیاہ و زرد چوغے کی جیب کو تھپتھپایا۔ کھنکھناہٹ کی آواز سے ایسا لگا کہ اس میں سونے کے ڈھیر سارے سکے بھرے پڑے ہیں۔

"روڈی پونٹر نے شرط لگائی ہے کہ بلغاریہ میچ میں پہلا اسکور کرے گا!۔۔۔ میں نے اسے عمدہ پیشکش کی ہے کیونکہ آئرلینڈ کے تینوں **متعاقب** جتنے تیز ہیں۔ اتنے سرعت رفتار **متعاقب** میں نے اپنی زندگی میں آج تک نہیں دیکھے ہیں۔ اگتھا ٹِمز نے اپنے بام مچھلی کے باڑے کا نصف حصہ اس بات پر لگادیا ہے کہ یہ میچ ایک ہفتے سے پہلے ختم نہیں ہوگا۔۔۔"

"اوہو۔۔۔ ٹھیک ہے پھر۔" ویزلی صاحب نے کہا۔ "اچھ۔۔۔۔اچھا! آئرلینڈ جیت جائے گا۔ اس بات پر ایک گلیون کی شرط میری طرف سے پکی ہوئی۔۔۔"

"بس ایک گلیون۔۔۔؟" لوڈو بیگ مین تھوڑا مایوس دکھائی دیئے لیکن پھر انہوں نے خود کو سنبھال لیا۔ "بہت عمدہ! ۔۔۔ بہت عمدہ! ۔۔۔ کوئی اور شرط لگانا چاہے گا۔۔۔؟"

"یہ لوگ شرط لگانے کے لئے ابھی بہت کم عمر ہیں لوڈو۔۔۔!" ویزلی صاحب نے جلدی سے کہا۔ "مولی بھی اس بات کو بالکل پسند نہیں کرے گی۔۔۔۔"

تب تک فریڈ اور جارج اپنے پیسے اکٹھے کر کے گن چکے تھے۔ فریڈ جلدی سے بولا۔

"ہم سینتیس گلیون۔ پندرہ سکل اور تین نٹ کی شرط لگاتے ہیں کہ آئرلینڈ جیت جائے گا لیکن سنہری گیند بلغاریہ کا وکٹر کرم ہی پکڑے گا۔۔۔ اور ہم اس نقلی چھڑی کو بھی داؤ پر لگاتے ہیں۔"

"تمہیں بیگ مین صاحب کو اس طرح کی گھٹیا چیزیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" پرسی نے حقارت سے کہا۔

لیکن بیگ مین کو یہ نقلی چھڑی گھٹیا نہیں لگی۔ اس کے بجائے ان کے بچوں جیسے چہرے پر گہری دلچسپی کی چمک جھلکنے لگی۔ جب انہوں نے فریڈ کے ہاتھ سے چھڑی لی اور اسے جھٹکا تو وہ زور کی آواز کرتے ہوئے ربڑ کے مرغے میں بدل گئی۔ بیگ مین نے کھل کر قہقہہ لگایا۔

"بہت اعلیٰ۔۔۔! میں نے بہت سالوں سے اتنی زبردست چھڑی نہیں دیکھی ہے۔ میں اس کے بدلے میں پانچ گلیون کی قیمت ادا کروں گا۔"

پرسی حیرت اور ناپسندیدگی سے یہ سب دیکھتا رہا۔

"لڑکو۔۔۔!" ویزلی صاحب دھیمی آواز میں بولے۔ "میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ شرط لگاؤ۔ یہ تمہاری اب تک کی ساری بچت ہے۔۔۔ تمہاری امی۔۔۔"

"مزہ مت خراب کرو۔۔۔ آرتھر!"

لوڈو بیگ مین نے اپنی جیبوں کو لطف سے کھنکھناتے ہوئے کہا۔ "یہ اتنے بڑے ہوگئے ہیں کہ سوچ سمجھ کر کام کر سکتے ہیں۔ تو تم شرط لگاتے ہو کہ آئرلینڈ جیت جائے گا۔ لیکن سنہری گیند کرم پکڑے گا۔۔۔؟ لڑکو اس بات کی کوئی امید نہیں ہے۔ ذرا سی بھی امید نہیں ہے۔۔۔ اس بات پر میں تمہیں بہت عمدہ بدل دوں گا۔ ہم اس مزیدار چھڑی کے پانچ گلیون بھی جوڑ دیتے ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔!"

جب لوڈو بیگ مین اپنی جیب سے کاپی اور قلم نکال کر اس میں ویزلی بھائیوں کے نام وغیرہ لکھ رہے تھے تو ویزلی صاحب ان کی طرف محض بے بسی سے دیکھتے رہ گئے۔

"شاندار۔۔۔" جارج نے بیگ مین کے دیئے ہوئے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو اپنے چوغے کی سامنے والی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

پھر بیگ مین مڑے اور ویزلی صاحب کا چہرہ دیکھا۔

"کچھ پلاؤ گے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔؟"

"میں بارٹی کراؤچ کو ڈھونڈ رہا ہوں۔ بلغاریہ کے کھیلوں کا سربراہ مشکلیں کھڑی کر رہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اس کا بولا ہوا ایک لفظ بھی سمجھ میں نہیں آرہا۔ بارٹی سب کچھ ٹھیک کر سکتا ہے کیونکہ وہ ایک سو پچاس زبانیں جانتا ہے۔"

"کراؤچ صاحب۔۔!" پرسی بولا۔ اب اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے جذبات یکایک غائب ہو چکے تھے اور ان کی جگہ جوش و خروش پھیل چکا تھا۔

"وہ دو سو سے زیادہ زبانیں بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ جل پریوں کی۔ بونوں کی۔ دیو کی۔۔۔"

"دیو کی زبان تو کوئی بھی بول سکتا ہے۔" فریڈ نے جلدی سے کہا۔ "اس کیلئے بس اشارہ کرنا اور غراہٹ کی آواز نکالنا آنی چاہئے۔۔"

پرسی نے فریڈ کو نہایت غصیلی نظروں سے گھورا اور کیتلی میں اُبال لانے کیلئے آگ میں لکڑیاں جھونکنے لگا۔

"لوڈو۔۔! برتھا جورکنس کی کوئی خبر ملی۔۔؟" ویزلی صاحب نے پوچھا۔

بیگ مین زمین پر گھاس پر ان کے ساتھ بیٹھ گئے تھے۔

"بالکل نہیں۔۔" بیگ مین نے سکون کے ساتھ کہا۔

"لیکن وہ لوٹ آئے گی۔ بے چاری برتھا۔۔۔ اس کی یادداشت کسی رستی کڑاہی جیسی ہے۔ ہمیشہ حواس باختہ رہتی ہے۔ تم یہ بات لکھ لو کہ وہ کہیں نہ کہیں بھٹک رہی ہو گی۔ وہ بھٹکتی ہوئی اکتوبر میں کسی دن دفتر میں آئے گی اور سوچ رہی ہو گی کہ ابھی تو جولائی ہی چل رہا ہے۔۔۔"

جب پرسی نے چائے کا کپ بیگ مین کی طرف بڑھایا۔ تو ویزلی صاحب نے انہیں تجویز

دیتے ہوئے کہا۔ "تمہیں نہیں لگتا وقت آگیا ہے کہ اس کی تلاش میں کسی کو روانہ کیا جائے۔۔۔؟"

"بارٹی کراؤچ بھی ہر وقت یہی کچھ کہتا رہتا ہے۔" بیگ مین نے چڑتے ہوئے کہا اور پھر ان کی آنکھیں معصومیت سے چوڑی ہوگئیں۔ "لیکن اس وقت ہم اس کام پر کسی کو بھی نہیں لگا سکتے۔۔۔ اوہ! شیطان کا نام لو اور شیطان حاضر۔۔۔ کیسے ہو بارٹی۔۔۔؟"

ایک جادوگر ابھی ابھی ان کی آگ کے پاس ہوا میں سے نمودار ہوا تھا۔ بارٹی کراؤچ۔ بیگ مین سے بالکل مختلف دکھائی دے رہے تھے۔ جو اس وقت اپنا دھاری دار بھڑ کے نشان والا پرانا چوغہ پہنے گھاس پر ٹانگیں پسارے بیٹھے تھے۔ دو لوگوں میں اس سے زیادہ تضاد نہیں ہو سکتا تھا۔ بارٹی کراؤچ مہذب۔ خاموش طبع۔ بردبار اور بوڑھے تھے۔ انہوں نے شاندار کوٹ پتلون پہن رکھا تھا۔ جس میں قرینے سے ٹائی لگی ہوئی تھی۔ ان کے چھوٹے سنورے ہوئے بالوں کے بیچ میں سیدھی مانگ نکلی ہوئی تھی۔ ان کی ناک کے نیچے چھوٹی ٹوتھ برش جیسی مونچھیں تھیں۔ جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ ان کے بالوں پر پیمانہ کھ کر پورے ناپ تول کے ساتھ تراشا گیا ہو۔ ان کے جوتے بے حد چمچما رہے تھے۔ ہیری انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ پرسی انہیں اپنا تصوراتی دیوتا کیوں مانتا ہے۔۔۔ پرسی قوانین کے نفاذ کے لئے سخت گیر رویئے کا اظہار کیوں کرتا ہے۔ کراؤچ نے ماگلوؤں جیسے کپڑے پہننے کے



قانون پر اتنا بہترین عمل درآمد کیا تھا کہ کوئی بھی انہیں دیکھ کر یہی کہتا کہ وہ یقیناً کسی بینک میں بطور منیجر کام کرتے ہوں گے۔ ہیری کو لگا کہ اس حالت میں تو ورنن خالو بھی ان کی حقیقت کبھی نہیں جان پاتے۔

"گھاس پر بیٹھنے کا مزہ لو بارٹی۔۔۔!" لوڈو نے اپنے پاس کی زمین کو تھپتھپاتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا۔

"نہیں!۔۔۔ شکریہ لوڈو۔۔۔!" کراؤچ نے کہا۔ ان کی آواز میں تھوڑی کپکپی جھلک رہی تھی جو بڑھاپے کی وجہ سے تھی۔ "میں ہر جگہ تمہیں تلاش کر رہا تھا۔ بلغاریہ والے اس بات کی ضد کر رہے ہیں کہ ان کیلئے مہمانوں والے خاص کیبن میں بارہ نشستیں مزید لگائی جائیں۔"

"اوہ اچھا!۔۔۔ تو وہ یہ کہہ رہے تھے۔۔۔؟" بیگ مین نے حیرانگی سے کہا۔ "مجھے تو لگا کہ وہ بالوں کو نوچنے والی چمٹیوں کے جوڑے مانگ رہے ہیں۔ ان کا لہجہ بھی بڑا عجیب ہے۔"

"کراؤچ صاحب۔۔۔!" پرسی ہانپتے ہوئے تعظیم میں اتنا نیچے جھک گیا کہ وہ کسی کبڑے جادوگر جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ "آپ چائے لیں گے۔۔۔؟"

"اوہ۔۔۔!" کراؤچ نے پرسی کو تھوڑا حیرانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! شکریہ مرسی!"

فریڈ اور جارج سر جھکا کر ہنسنے لگے۔ پرسی کے کان بہت زیادہ گلابی ہو گئے۔ وہ پیچھے ہٹ کر کیتلی کو سنبھالنے میں مشغول ہو گیا۔

"اور میں تم سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں آرتھر!" کراؤچ نے اپنا سر گھما کر ویزلی صاحب کی طرف باریک بین نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "علی بشیر پوری طرح

بغاوت پر اتر آیا ہے۔ وہ اُڑن قالینوں پر لگی ہوئی پابندی کے خاتمے کیلئے تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔"

"میں نے اس ضمن میں ابھی پچھلے ہفتے ہی اسے ایک خط الو ڈاک کے ذریعے بھیجا تھا۔" ویزلی صاحب نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ "میں نے ایک بار جو بات کہہ دی ہے سو کہہ دی۔۔۔ پھر سو دفعہ یہ سارا معاملہ دہرانے کی بھلا کیا تک ہے۔۔؟ **قابل سحر اشیاء کی منظور شدہ فہرست** کے مطابق قالین ماگلو استعمال کی اشیاء میں شامل ہے۔ قالین اب بڑی تعداد میں عام ماگلوؤں کے گھروں میں استعمال ہونے لگے ہیں۔ اس لئے قالینوں پر پابندی کا ہٹایا جانا جادوئی دُنیا کیلئے بے حد مشکلات کھڑی کر دے گا۔ لیکن وہ یہ سب ماننے کیلئے تیار ہی نہیں ہے۔"

"مجھے نہیں لگتا کہ وہ یہ بات تسلیم کرے گا۔۔" کراؤچ نے دھیمی آواز میں کہا۔

اسی لمحے پرسی نے چائے کا کپ ان کی طرف بڑھایا جسے انہوں نے شکریے کے ساتھ لے لیا۔ "وہ یہاں قالین برآمد کرنے کیلئے بہت بے قرار ہے۔۔۔"

"بارٹی۔۔۔! برطانیہ میں اُڑن قالین۔ اڑن جھاڑو کی جگہ تو نہیں لے سکتے۔۔۔ ہے نا؟" بیگ مین نے پوچھا۔

"علی بشیر کا خیال ہے کہ بازار میں پورے خاندان کے لئے سواری کی بھرپور مانگ ہے۔۔۔" کراؤچ نے کہا۔ "مجھے یاد ہے کہ میرے دادا جی کے پاس بھی ایک قالین تھا جس پر بارہ لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر سفر کر سکتے تھے۔۔۔ لیکن یہ تب کی بات ہے جب اُڑن قالینوں پر پابندی نہیں لگائی گئی تھی۔"

انہوں نے یہ بات اس انداز میں کہی جیسے وہ چاہتے ہوں کہ کسی کو بھی اس بارے میں غلط فہمی نہ رہے کہ ان کے اجداد قوانین پر سختی سے عمل پیرا نہیں ہوتے تھے۔

"تم کافی مصروف دکھائی دے رہے ہو۔ بارٹی۔۔۔!" بیگ مین نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔

"ظاہر ہے۔۔۔" کراؤچ نے روکھے پن سے کہا۔ "پانچ براعظموں میں منتقل کنجیوں کی تنصیب کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ لوڈو۔۔۔"

"مجھے لگتا ہے کہ جب عالمی کپ ختم ہو جائے گا تو آپ دونوں کو بہت فرحت ملے گی۔" ویزلی صاحب نے مسکرا کر کہا۔

لوڈو بیگ مین صدمے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دیئے۔

"اتنا زیادہ مزہ زندگی میں پہلے کبھی نہیں آیا۔۔۔ ویسے ایسا نہیں ہے کہ اس کے بعد ہمارے پاس کوئی اور دلچسپی بھرا کام نہیں ہوگا۔ ہے نا بارٹی۔۔۔؟ اگلا بھڑکیلا اور جوشیلا پروگرام بھی تیار کھڑا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔!"

کراؤچ نے ان کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا اور بولے۔ "ہم نے طے کیا تھا کہ جب تک تمام امور اور مشاورات یقینی نہ ہو جائیں تب تک ہم اس کے بارے میں کسی قسم کا اعلان نہیں کریں گے۔"

"یقینی نہ ہو جائیں۔۔۔؟" بیگ مین نے ان لفظوں کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے دستخط تک تو کر دیئے ہیں۔ وہ رضامندی کا اظہار کر چکے ہیں۔ ہے نا! میں تم سے شرط لگاتا ہوں کہ ان بچوں کو جلد ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ میرا مطلب ہے کہ سب کچھ ہوگورٹس میں ہی تو ہونا ہے۔۔۔۔"

"لوڈو۔۔۔ ہمیں بلغاریہ والوں سے فوری ملاقات کرنی ہے!" کراؤچ نے بیگ مین کی بات تیزی سے کاٹتے ہوئے کہا۔

"چائے کیلئے شکریہ۔۔۔ مرسی۔۔۔"

انہوں نے چائے کا کپ پیئے بغیر ہی پرسی کو لوٹا دیا۔ وہ اب لوڈو کے اُٹھنے کا انتظار کر رہے تھے۔ بیگ مین مشکل سے اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی چائے کا آخری گھونٹ جلدی سے حلق میں اتارا۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنی جیب میں سے سونے کے سکوں کو کھنکھنایا۔

"تم سب لوگوں سے بعد میں ملاقات ہوگی۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں بھی تم لوگوں کے ساتھ بالائی نشستوں پر موجود رہوں گا۔۔۔ میں اس میچ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کر رہا ہوں۔" انہوں نے ہاتھ ہلایا۔

بارٹی کراؤچ نے تعظیم میں تھوڑا سا جھکتے ہوئے ظہور اڑان بھری اور پھر وہ دونوں نگاہوں سے اوجھل ہوگئے۔

"ہوگورٹس میں کیا ہونے والا ہے ابو۔۔۔؟" فریڈ نے فوراً سوال کیا۔ "وہ لوگ کس بارے میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔؟"

"فکر نہ کرو۔ تمہیں جلد ہی پتہ چل جائے گا۔" ویزلی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان معلومات کو تب تک خفیہ ہی رکھنا ہوگا جب تک کہ وزارت انہیں خود جاری کرنے کا فیصلہ نہ کرلے۔ یہی قانون ہے۔" پرسی نے کڑک آواز میں کہا۔ "کراؤچ صاحب نے ٹھیک کیا جو اس خفیہ معاملے کو یہاں منکشف نہیں ہونے دیا۔"

"تم چپ رہو۔۔۔ 'مرسی' ۔۔۔" فریڈ نے بلند آواز میں کہا۔



دوپہر ڈھلنے کے ساتھ جوش و خروش کے جذبات پوری خیمہ بستی پر گھنے بادلوں کی طرح منڈلانے لگے۔ شام ہونے تک گرمیوں کی پرسکون ہوا بھی امید میں تھرکنے لگی اور جب ہزاروں منتظر جادوگروں پر اندھیرا سیاہ پردوں کی طرح پھیلنے لگا تو ماگلو بننے کی اداکاری دم توڑ گئی۔ جادوئی محکمے کی سب کوششیں اور انتظامات رائیگاں ثابت ہوگئے۔ ہزاروں جادوگر کھلے عام جادو کا استعمال کرنے لگے تو وزارت کے سرکاری کارندوں نے بھی خاموشی سے اپنے سر جھکا لئے۔ اتنے بڑے ہجوم کو قابو کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ ملکی اور غیر ملکی جادوگر اپنے آپے سے باہر ہوگئے تھے۔

ہر کچھ فٹ کے فاصلے پر جادوئی دکانیں سج گئی تھیں۔ بیوپاری۔ آوازیں لگا کر سامان فروخت کرنے والے اپنے بڑے تھالوں اور ٹھیلوں کے ساتھ نجانے کہاں سے نمودار ہوگئے تھے۔ خیموں کے بیچ میں ایک بڑا بازار لگ چکا تھا جو جادوئی چندھیا دینے والی روشنیوں میں دمک رہا تھا۔ ہوا میں لہراتی ہوئی الماریوں میں عجیب وغریب اور بیش قیمتی جادوئی سامان سجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تھالوں میں ڈھیر سارے چمکدار فیتوں سے بنے گلاب تھے۔ آئرلینڈ کے سبز اور بلغاریہ کے سرخ۔ پھیری والے چلا چلا کر کھلاڑیوں کے نام پکار رہے تھے۔ تین پتوں وال گھاس سے سجی ہوئی سبز نوکیلی ٹوپیاں ناچ رہی تھیں۔ گلے میں لٹکانے والے بلغاریہ کے رومال تھے۔ جن پر بنے ہوئے شیر سچ مچ دھاڑ رہے تھے۔ ان کے علاوہ دونوں ملکوں کے جھنڈوں کی بڑی تعداد تھی۔ جن کو لہرانے پر ان کا قومی ترانہ خود بخود سنائی دینے لگتا تھا۔ فائربولٹ کے ننھے ننھے کھلونے بھی تھے جو سچ مچ اُڑتے تھے۔ اس کے علاوہ کھلاڑیوں کے ننھے منے مجسمے بھی تھے جو ہتھیلی پر رکھتے ہی اٹھلا اٹھلا کر چلنے لگتے تھے۔

"ساری گرمیوں میں اپنا جیب خرچ اسی لئے بچایا تھا۔" رون نے ہیری سے کہا۔ جب اس نے اور ہرمائنی نے پھیری والے سے سامان خریدا۔ رون نے اپنے لئے تین پتوں والی گھاس کی ایک ناچنے والی ٹوپی اور ایک بڑا سبز گلاب خریدا۔ ساتھ ہی اس نے بلغاریہ کے **متلاشی** وکٹر کرم کا

ایک چھوٹا مجسمہ بھی خرید لیا۔ ننھا سا کرم کا مجسمہ رون کی ہتھیلی پر آگے پیچھے چلنے لگا اور رون کی ٹوپی کے اوپر لگے سبز گلاب کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتا رہا۔

"انہیں تو دیکھو۔۔۔!" ہیری جلدی سے ایک ٹھیلے والے کی طرف بڑھا۔ جس پر پیتل کی بنی ہوئی دوربینوں کا اونچا ڈھیر نظر آرہا تھا۔ ان دوربینوں پر بڑے ہی عجیب لٹو اور بٹن لگے ہوئے تھے۔

"مناظر پکڑنے والی دوربینیں۔۔۔!" پھیری والے جادوگر نے ان کی طرف دیکھ کر آواز لگائی۔ "اس میں آپ کسی بھی منظر کو دوبارہ پیچھے کرکے دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ ہر منظر کو سست کرکے اس کی باریکیوں کو دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ اور اگر آپ چاہیں تو ایک ایک حرکت کو الگ الگ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ بہت سستے داموں۔۔۔ صرف دس گلیون میں ایک۔۔۔"

"کاش میں نے یہ سب سامان نہ خریدا ہوتا۔" رون نے اپنی ناچتی ٹوپی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور مناظر پکڑنے والی دوربینوں کو حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"تین دے دو۔۔۔" ہیری نے بے قراری سے پھیری والے جادوگر سے کہا۔

"نہیں۔۔۔ میرے لئے مت لو۔۔۔!" رون کا چہرہ ندامت سے سرخ ہوگیا۔ وہ ہمیشہ سے اس

بارے میں بہت کڑھتا رہتا تھا کہ ہیری کو اس کے ماں باپ کی دولت وراثت میں ملی تھی اور اس کے پاس رون کی نسبت زیادہ پیسے رہتے تھے۔

"لے لو۔۔ لیکن تمہیں کرسمس کا تحفہ نہیں دوں گا۔۔۔" ہیری نے رون اور ہرمائنی کے ہاتھ میں پیتل کی دوربین پکڑاتے ہوئے کہا۔ "کم از کم دس سال تک۔۔۔"

"تب تو ٹھیک ہے۔۔۔!" رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہیری!۔۔۔ بہت بہت شکریہ!" ہرمائنی بولی۔ "اور میں آج کے پروگرام کی فہرست خرید لیتی ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔"

جب وہ اپنے خیمے میں واپس لوٹ کر آئے تو ان کے بٹوے کافی ہلکے ہو چکے تھے۔ بل۔ چارلی اور جینی نے بھی سبز گلاب خریدے تھے اور ویزلی صاحب آئرلینڈ کا جھنڈا پکڑے ہوئے تھے۔ فریڈ اور جارج نے کچھ نہیں خریدا تھا کیونکہ وہ تو اپنے سارے پیسے بیگ مین کو دے چکے تھے۔

اور پھر۔۔۔ بڑی گھنٹی کی تیز آواز خیموں کے اس جنگل میں بری طرح گونجنے لگی۔ یکلخت درختوں کے جھرمٹوں میں تیز سبز اور سرخ روشنیاں جگمگا اُٹھیں۔ اسٹیڈیم کی طرف جانے والا راستہ یوں روشن ہو گیا جیسے وہاں دن کا اجالا ہو گیا ہو۔

"چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔" ویزلی صاحب نے کہا۔ جو باقی سب جادوگروں کی طرح جوش و خروش کے جذبے سے لبریز دکھائی دے رہے تھے۔ "چلو! اب چلتے ہیں۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



اپنے خریدے ہوئے سامان کو تھامے ہوئے وہ سب ویزلی صاحب کے پیچھے پیچھے جنگل کی۔۔۔
لالٹینوں کی روشنی میں جگمگاتی پگڈنڈی پر تیزی سے چلنے لگے۔ انہیں چاروں اطراف ہزاروں
لوگوں کے چیخنے چلانے۔ ہنسنے اور گنگنانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ماحول اتنا جوشیلا اور بپھرا ہوا
تھا کہ وہ سب بھی جذباتیت کا شکار ہو رہے تھے۔ ہیری خود کو مسکرانے سے روک نہیں پایا۔ وہ باتیں
کرتے ہوئے اور اونچی آواز میں ہنسی مذاق کرتے ہوئے لگ بھگ بیس منٹ تک پگڈنڈی پر ہی چلتے رہے۔
آخر کار جب وہ جنگل کے دوسرے کنارے پر پہنچے تو انہیں اپنے سامنے ایک بہت بڑا اسٹیڈیم دکھائی
دیا۔ حالانکہ ہیری کو چاروں اطراف پھیلے ہوئے بلند و بالا اسٹیڈیم کی آسمان تک بلند
سنہری دیواروں کا ایک چھوٹا سا حصہ دکھائی دیا تھا۔ لیکن اسی سے ہیری کو اندازہ ہو گیا کہ یہ اسٹیڈیم
اتنا بڑا تھا کہ اس میں آسانی سے دس شاہی محل سما سکتے تھے۔

آٹھواں باب

کوئیڈچ عالمی کپ



ہیری کے چہرے پر حیرانی کے تاثرات دیکھ کر ویزلی صاحب نے کہا۔ "اس اسٹیڈیم میں ایک لاکھ شائقین بیٹھ سکتے ہیں۔ وزارت جادوگری کے پانچ سو عہدے داروں نے اسے بنانے کیلئے سال بھر دن رات کڑی محنت کی ہے۔ اس کے چپے چپے پر **ماگلو بھگاؤ سحر** پھونکا گیا ہے۔۔۔ پورے سال جب بھی کوئی ماگلو اس طرف آیا تو اس سحر نے اسے فوراً احساس دلایا کہ اسے کچھ ضروری کام ہے۔ جس کو نمٹانا زیادہ ضروری ہے ۔ پھر وہ یہاں سے واپس لوٹ کر چلا گیا۔۔۔"

ویزلی صاحب اب سب سے قریب والے دیو ہیکل دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے جسے پہلے ہی جادوگروں اور جادوگرنیوں کا ایک بڑا شور مچاتا ہوا ہجوم گھیرے کھڑا تھا۔

موڑ پر ایک جادوگرنی آنے والے شائقین کی ٹکٹوں کی جانچ کر رہی تھی۔ ان کے ٹکٹ دیکھتے ہی وہ بولی۔ "آپ کو تو سب سے عمدہ نشستیں ملی ہیں آرتھر! سب سے اوپر والی قطار میں۔۔۔۔۔۔ سب سے اوپر پہنچ جانا۔۔۔۔۔"

اسٹیڈیم کی سیڑھیوں پر گہرے جامنی رنگ کے غالیچے بچھے ہوئے تھے۔ وہ لوگ باقی شائقین کے ساتھ اوپر چڑھنے لگے۔ زیادہ تر شائقین اپنی منزل کی نشستوں میں جانے کیلئے دائیں یا بائیں دروازوں کی طرف مڑ رہے تھے۔ جس کی وجہ سے اوپر چڑھتے ہجوم میں کافی کمی ہوتی جا رہی تھی۔ ویزلی صاحب اور ان کے ہمراہ تمام لوگ اوپر چڑھتے چلے گئے۔ بالآخر وہ سیڑھیوں کے اختتام پر پہنچے۔ جہاں سے مڑ کر وہ ایک چھوٹے سے کیبن میں آ گئے جو سنہری چھلوں کے بالکل درمیان میں موجود تھا۔ وہاں پر تقریباً بیس جامنی رنگ کی کرسیاں دو قطاروں میں لگی ہوئی تھیں۔ ہیری ویزلی گھرانے کے افراد کے ساتھ سب سے آگے والی نشستوں پر بیٹھ گیا۔ وہاں سے اسے جو نظارہ نظر آیا۔ اس کے بارے میں اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

ایک لاکھ جادوگر اور جادوگرنیاں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ رہے تھے۔ یہ سیڑھی دار قطاریں

کوئیڈچ کے لمبے بیضوی میدان کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ ہر چیز تیز سنہری روشنی میں لپٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو اسٹیڈیم کے میدان میں سے نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اتنی اونچائی سے میدان بالکل مخملی کپڑے جیسا ملائم اور چکنا دکھائی دے رہا تھا۔ میدان کے دونوں طرف اسکور کیلئے تین سنہری گول چھلے پچاس فٹ اونچے کھمبوں پر نصب تھے۔ ہیری کی آنکھوں کے ٹھیک سامنے ایک بڑا سیاہ تختہ تھا جس پر سنہری الفاظ میں لکھائی ابھر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی غیبی ہاتھ اس پر کچھ لکھتا ہے اور پھر اسے دوبارہ مٹا دیتا ہے۔ ہیری نے دیکھا۔ اس سیاہ تختے پر کچھ اشتہارات چمک رہے تھے۔

"بلیو بوٹل! پورے گھرانے کا اڑن جھاڑو... محفوظ ترین۔ قابل اعتماد اور چوروں سے محفوظ رکھنے والے ہنگامی الارم کے ساتھ...

بیگم اسکوور کا جادوئی داغ مٹانے والا ریموور... نہ کوئی محنت اور نہ کوئی داغ...

گلیڈریگز جادوئی چڈی ... لندن.. پیرس.. ہاگس میڈ..."

ہیری سیاہ تختے سے نظریں ہٹا کر اپنے کیبن کا جائزہ لینے لگا کہ وہاں اور کون کون بیٹھا ہوا ہے۔ کیبن ابھی کافی حد تک خالی دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں صرف ایک پستہ قامت عجیب الخلقت مخلوق موجود تھی جو ہیری کے پیچھے والی قطار کی آخری سے پہلے والی نشست پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے پیر اتنے چھوٹے تھے کہ وہ ہوا میں لٹک رہے تھے۔ وہ عجیب سا لباس پہنے ہوئے تھی جو چائے کے برتنوں والا تولیہ لگ رہا تھا۔ اس نے اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیچھے چھپا رکھا تھا۔

لیکن ہیری اس کے چمگادڑ جیسے لمبے کانوں کو دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا۔۔۔

"ڈوبی۔۔۔؟" ہیری نے حیران ہو کر کہا۔

جب اس مخلوق نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر انگلیوں کی جھری سے باہر جھانکا تو ہیری کو دو بڑی بڑی بھوری آنکھیں اور ایک ناک دکھائی دی جو بڑے ٹماٹر جیسی تھی۔ یہ ڈوبی نہیں بلکہ ڈوبی جیسا کوئی دوسرا گھریلو جن تھا۔ ہیری نے ڈوبی نام کے ایک گھریلو جن کو دو سال پہلے اس کے پرانے مالکان یعنی میلفوائے گھرانے سے آزاد کرایا تھا۔

اس گھریلو جن نے انگلیوں کے بیچ میں سے جھانکتے ہوئے تھر تھراتی ہوئی آواز میں کہا۔ "جناب! کیا آپ نے مجھے ڈوبی سمجھ کر پکارا۔۔؟" یہ آواز بھی ڈوبی جیسی نہیں تھی بلکہ تھوڑی پتلی اور سریلی محسوس ہو رہی تھی۔ گھریلو جن کی جنس کے بارے میں اندازہ لگانا آسان نہیں تھا مگر ہیری کو شک ہوا کہ ہو نہ ہو۔۔۔ یہ گھریلو جن ایک عورت ہے۔۔۔ رون اور ہرمائنی بھی پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے لگے۔ انہوں نے ہیری سے ڈوبی کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا تھا لیکن وہ اس سے کبھی ملے نہیں تھے۔۔ یہاں تک کہ ویزلی صاحب بھی خاصی دلچسپی کے ساتھ گھریلو جن کی طرف دیکھنے لگے۔



"معاف کرنا۔۔!" ہیری نے گھریلو جن سے کہا۔ "مجھے لگا کہ آپ ڈوبی ہیں۔ جسے میں جانتا ہوں۔"

"میں بھی ڈوبی کو جانتی ہوں جناب۔۔!" گھریلو جن نے جلدی سے کہا۔ حالانکہ اس اونچے کیبن میں کچھ زیادہ روشنی نہیں ہو رہی تھی۔

پھر بھی وہ اپنے چہرے کو ایسے چھپائے بیٹھی تھی جیسے روشنی کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا رہی ہوں۔ "میرا نام 'ونکی' ہے جناب۔۔۔ اور آپ جناب۔۔؟" تبھی اس کی بھوری آنکھیں ہیری کے چہرے کو ٹٹولتی ہوئی اس کے ماتھے کے نشان پر آکر ٹھہر گئیں۔ اور یکایک کھانے کی پلیٹ جتنی چوڑی ہوگئیں۔ "آپ یقیناً ہیری پوٹر ہوں گے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔!" ہیری پوٹر نے کہا۔

"ڈوبی آپ کے بارے میں بہت باتیں کرتا ہے جناب۔۔۔!" ونکی نے کہا۔ اس نے اپنے ہاتھ تھوڑے نیچے کر لئے تھے اور وہ بہت دہشت زدہ لگ رہی تھی۔

"وہ کیسا ہے۔۔۔؟" ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔ "آزادی پا کر اسے کیسا لگ رہا ہے۔۔۔؟"

"اوہ جناب۔۔۔۔!" ونکی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "آہ۔۔۔ جناب۔۔۔ برا مت مانیے گا جناب۔۔۔! لیکن مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی کو آزاد کروا کر آپ نے اس کا بھلا نہیں کیا ہے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟" ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔ "کیا ہوا اسے۔۔۔؟"

"آزادی ڈوبی کے سر چڑھ گئی ہے۔۔۔" ونکی دکھ بھری آواز میں بولی۔ "وہ اپنی اوقات بھول گیا ہے جناب! اسے کوئی ملازمت نہیں مل رہی جناب۔۔۔"

"کیوں نہیں مل رہی۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

ونکی نے اپنی آواز دھیمی کر کے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔۔۔

"وہ کام کے بدلے تنخواہ چاہتا ہے۔۔۔ جناب۔۔۔!"

"تنخواہ۔۔۔!" ہیری نے حیرت سے کہا "تو اس میں غلط کیا ہے۔۔۔؟ اسے تنخواہ کیوں نہیں ملنی چاہیئے۔۔۔؟"

یہ سن کر ونکی کافی خوفزدہ نظر آنے لگی۔ اس نے دوبارہ اپنی انگلیوں کی جھری بند کرلی۔ جس سے اس کا چہرہ ایک بار پھر آدھا چھپ گیا۔

"گھریلو جن کو تنخواہ نہیں ملتی ہے جناب۔۔۔!" اس نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ "نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں ڈوبی سے بار بار کہتی ہوں۔۔۔ ڈوبی۔۔۔! کوئی اچھا سا گھرانہ دیکھ لو اور اسی کی خدمت کرو۔ لیکن وہ بہت ہوا میں اُڑ رہا ہے جناب۔۔۔! جو ایک گھریلو جن کو بالکل زیب نہیں دیتا۔ میں کہتی ہوں۔۔۔ ڈوبی۔۔۔! اگر تم اسی طرح کی حرکتیں کرتے رہے تو کسی دن کسی باغی بونے کی طرح محکمہ برائے جادوئی مخلوق نظم و ضبط اور قاعدہ جات کی عدالت کے کٹھرے میں پہنچ جاؤ گے۔"

"تو اچھا ہے نا۔۔۔ کہ وہ ایک پر لطف زندگی گزار رہا ہے" ہیری نے کہا۔

"گھریلو جن کو لطف نہیں اُٹھانا چاہیئے ہیری پوٹر۔۔۔!" ونکی نے اپنے ہاتھوں کی اوٹ سے تلخی سے کہا۔ "گھریلو جن کو تو اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیئے۔ دیکھئے جناب۔۔۔! مجھے اونچائی سے ڈر لگتا ہے۔۔۔" اس نے اسٹیڈیم میں نیچے کی طرف دیکھتے ہوئے تھوک نگلا۔ "لیکن میرے مالک نے مجھے اتنے اونچے آسمان پر بنے اس کیبن میں بیٹھنے کا حکم دیا اور میں یہاں پہنچ گئی۔"

"اگر وہ یہ جانتے ہیں کہ تمہیں اونچائی سے بے حد ڈر لگتا ہے تو انہوں نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا۔۔۔؟" ہیری نے چڑ کر کہا۔

"مالک۔۔۔ مالک بہت مصروف ہیں ہیری پوٹر۔۔۔! اسی لئے انہوں نے مجھے اپنی نشستیں روکنے کیلئے بھیجا ہے۔" ونکی نے اپنا سر پاس والی خالی نشست کی طرف جھکاتے ہوئے

کہا۔"ہیری پوٹر۔۔۔! ونکی کی بہت خواہش ہے کہ وہ اپنے مالک کے خیمے میں چلی جائے لیکن ونکی اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کیونکہ ونکی ایک اچھی گھریلو جن ہے۔۔۔"

ونکی نے ایک بار پھر ڈر کر اسٹیڈیم کے نیچے کی طرف دیکھا اور دوبارہ اپنی آنکھیں پوری طرح بند کرلیں۔ ہیری اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"تو گھریلو جن ایسے ہوتے ہیں۔۔۔؟ بڑے عجیب ہوتے ہیں۔۔۔ ہیں نا۔۔۔!" رون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ڈوبی اس سے زیادہ عجیب گھریلو جن ہے۔" ہیری نے جوشیلی آواز میں کہا۔ رون نے اپنی منظر پکڑنے والی پیتل کی دوربین باہر نکالی اور اس سے اسٹیڈیم کی دوسری طرف بیٹھی بھیڑ کو دیکھنے لگا۔

"بہت عجیب ہے۔۔" اس نے دہرانے والے بٹن کو دباتے ہوئے کہا۔ "میں اس بوڑھے کو ناک میں انگلی ڈالتے ہوئے بار بار دیکھ سکتا ہوں۔۔۔ ایک بار پھر اس نے انگلی ڈالی۔۔۔ ایک بار پھر۔۔۔"

اس دوران ہرمائنی پھندنے سے بندھے مخملی غلاف والے تقریبی کتابچے کو بڑی دلچسپی سے پڑھ رہی تھی۔ اس نے بلند آواز میں پڑھا۔

"میچ سے پہلے دونوں ٹیمیں اپنے اپنے استقبالیہ کی شاندار کارکردگی پیش کریں گی۔"

"اوہ۔۔۔ واہ۔۔۔! استقبالیہ پروگرام کے نظارے دیکھنے میں ہمیشہ مزہ آتا ہے۔" ویزلی صاحب نے جوشیلے پن سے کہا۔ "معلوم ہے۔ ہر ٹیم اپنے اپنے ملک کے مخصوص نشان یا علامت کو لاکر اور ان میں سے عجیب و غریب تفریح کا سامان برآمد کر کے شائقین کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔"

اگلے نصف گھنٹے تک ان کے کیبن میں کئی شائقین داخل ہوتے رہے۔ ویزلی صاحب اُٹھ اُٹھ کر کچھ لوگوں سے ہاتھ ملاتے رہے تھے جو یقیناً اہمیت کے حامل جادوگر تھے۔۔پرسی تو اتنی مرتبہ اُچھل کر کھڑا ہوا کہ ایسا لگا جیسے وہ کسی خارپشت جنگلی چوہے کے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔ جب جادوئی وزیر اعظم کورنیلئیس فج وہاں داخل ہوئے تو پرسی نے اتنا نیچے جھک کر ان کا استقبال کیا کہ اس کا سینگ دار چشمہ زمین پر گر کر ٹوٹ گیا۔ یہ دیکھ کر پرسی ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔ اس نے جیسے تیسے جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنی چھڑی کی مدد سے چشمے کو واپس جوڑا اور لپک کر اپنی نشست پر جا بیٹھا اور پھر دوبارہ بالکل نہیں اُٹھا۔ وہ حسد بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا کیونکہ کورنیلئیس فج ہیری کے ساتھ کسی پرانے دوست کی مانند ملے۔ وہ ہیری سے پہلے بھی مل چکے تھے۔ انہوں نے مشفق انداز میں ہیری سے ہاتھ ملایا اور اسکی خیریت دریافت کی۔ فج نے ہیری کا تعارف اپنے اطراف موجود جادوگروں سے بھی کرایا۔

"یہ ہے ہیری پوٹر۔۔۔!" انہوں نے بلغاریہ کے وزیر اعظم کو زور سے بتایا۔ جنہوں نے کالے رنگ کا شاندار مخملی چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس میں سنہری دھاریاں تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انہیں اردو کا ایک بھی لفظ پلے نہیں پڑ رہا تھا۔ "ہیری پوٹر۔۔۔! اوہ بھئی خدا کا واسطہ۔۔۔ اس کو تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔۔۔ وہ لڑکا جو '***تم۔جانتے۔ہو۔کون***' کے ہاتھوں سے بچ گیا تھا۔۔۔ اب ***تم۔جانتے ۔ہو۔کون*** سے تو آپ یقیناً واقف ہوں گے۔"

بلغارین وزیر اعظم کی نظر اچانک ہیری پوٹر کے ماتھے کے نشان پر پڑی تو اس کے چہرے پر تغیر رونما ہوا۔ نشان دیکھتے ہی وہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جوشیلے انداز میں زور زور سے کچھ بولنے لگا جس کی کسی کو بھی کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔۔

"میں جانتا تھا کہ نشان سے ہی اسے میری بات سمجھ آئے گی۔" فج نے ہیری سے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ "لیکن میں کروں کیا۔۔۔؟ انہیں میری زبان سمجھ نہیں آتی اور میں اس کی زبان نہیں بول سکتا۔ اس طرح کے کام کیلئے مجھے بارٹی کراؤچ کی ضرورت پڑتی ہے۔

دیکھ رہا ہوں کہ اس کی گھریلو جن اس کی نشستیں سنبھالے ہوئے ہے۔۔۔ اس نے یہ اچھا کام کیا ہے کیونکہ بلغاریہ والے تو ہر اچھی نشست کو ہتھیانے کے چکر میں ہیں۔۔۔ لو۔۔۔ لوسئیس بھی آ گیا۔۔۔"

ہیری۔ رون اور ہرمائنی نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔ ویزلی صاحب کے ٹھیک پیچھے والی قطار میں تین نشستیں اب بھی خالی تھیں۔ ان کی طرف کوئی اور نہیں بلکہ گھریلو جن ڈوبی کا پرانا مالک لوسئیس میلفوائے۔ اس کا بیٹا ڈریکو میلفوائے اور ایک عورت بڑھ رہی تھی جو ہیری کو ڈریکو کی ماں لگی۔

ہیری اور ڈریکو میلفوائے کے درمیان ہوگورٹس کے پہلے سفر کے دوران ہی نفرت کی فضا پیدا ہو گئی تھی جو اب آہستہ آہستہ دشمنی میں بدلتی جا رہی تھی۔ زرد نوکیلے چہرے اور سنہری سفید بالوں والا ڈریکو کافی حد تک اپنے باپ سے مشابہ تھا۔ اس کی ماں کے بال بھی سنہرے تھے وہ لمبی اور دبلی خاتون تھیں۔ وہ شاید زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی اگر انہوں نے ناک یوں نہ چڑھا رکھی ہوتی جیسے اس کے نیچے کوئی بدبودار چیز رکھی ہوئی ہو۔

"آہا فج۔۔۔" میلفوائے نے جادوئی وزیر اعظم کے پاس پہنچ کر اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "کیسے ہیں آپ۔۔۔؟ شاید آپ میری بیوی نارسیسا سے ابھی تک نہیں ملے ہوں گے۔۔۔؟ اور یہ میرا بیٹا ڈریکو۔۔۔!"

"کیسی ہیں۔۔۔؟" فج نے مسکرا کر بیگم میلفوائے کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ "آیئے۔۔۔! میں آپ کا تعارف اوبلانسک صاحب۔۔۔ اوبالونسک۔۔۔ سے کرواتا ہوں۔۔۔ یہ ہیں۔۔۔ جناب۔۔۔ بلغاریہ کے جادوئی وزیر اعظم۔۔۔! ویسے انہیں میری بات ذرا بھی سمجھ نہیں آتی اس لئے تعارف کروانے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ اور مجھے لگتا ہے کہ تم آرتھر ویزلی کو تو جانتے ہی ہو گے۔۔۔؟"

یہ ایک تناؤ بھرا لمحہ تھا۔ ویزلی صاحب اور جناب میلفوائے نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہیری کو ان کی پچھلی ملاقات یاد آ گئی۔ یہ اچانک ملاقات جادوئی بازار گلی میں

موجود فلوریش اینڈ بلوٹس نامی کتابوں کی دکان میں ناگوار حالات میں ہوئی تھی۔ جہاں دونوں میں ہاتھا پائی ہو گئی تھی۔

جناب میلفوائے نے اپنی بھنوئیں اچکاتے ہوئے ویزلی صاحب پر ایک سرد نظر ڈالی اور پھر ان کے ساتھ لگی نشستوں کو دیکھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔! آرتھر۔۔۔" انہوں نے دھیمی آواز میں کہا۔ تمہیں اس مہنگے کیبن میں نشستوں کی ٹکٹیں خریدنے کیلئے اپنی کس چیز کو بیچنے کی قربانی دینا پڑی۔۔۔؟ یقیناً تمہارے گھر کو فروخت کرنے سے تو اتنے پیسے نہیں ملے ہوں گے۔۔؟"

فج جنہوں نے یہ بات نہیں سنی تھی۔ وہ بولے۔ "آرتھر۔۔۔۔ لوسئیس نے حال ہی میں **سینٹ منگو اسپتال برائے جادوئی زخم اور طبعی نقائص** کو ٹھیک ٹھاک بھاری چندہ دیا ہے۔ یہ یہاں میرے خاص مہمان ہیں۔۔۔"

"یہ تو۔۔۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔۔!" ویزلی صاحب نے کافی کوشش کرکے مسکراتے ہوئے کہا۔

میلفوائے کی نظر جب ہرمائنی پر پڑی تو وہ اسے گھورنے لگے۔ ہرمائنی کا چہرہ گلابی ہو گیا لیکن وہ بھی پلٹ کر انہیں گھورنے لگی۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ میلفوائے کے ہونٹ کیوں سکڑ گئے تھے۔ میلفوائے کو اپنے خاندان کے خالص جادوئی خون پر بڑا ناز تھا۔ دوسرے الفاظ میں وہ ہرمائنی جیسے ماگلو خاندان کے لوگوں کو نہ صرف دوسرے تیسرے درجے کے افراد سمجھتے تھے بلکہ وہ ان کیلئے نہایت ناپسندیدہ بھی تھے۔

بہرحال جادوئی وزیراعظم کے سامنے میلفوائے ایسی کوئی اوچھی حرکت نہیں کر سکتے تھے جس سے ان کی عزت پر حرف آتا۔ میلفوائے تکبر سے اپنا سر ہلا کر ویزلی صاحب کو دیکھتے

ہوئے تیزی سے اپنی نشست کی طرف بڑھ گئے۔ ڈریکو نے گزرتے وقت ہیری۔ رون اور ہرمائنی کو حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر اپنی ماں اور باپ کی درمیانی نشست پر بیٹھ گیا۔

" گھمنڈی کہیں کے۔۔۔" رون بڑبڑایا۔ پھر وہ ہیری اور ہرمائنی پھر سے میدان کی طرف دیکھنے لگے جہاں شور و ہنگامہ زوروں پر تھا۔ اگلے ہی پل بیگ مین ہوا سے کیبن میں نمودار ہوئے۔

"سب لوگ تیار ہیں۔۔۔؟" انہوں نے کہا۔ ان کا پیلا چہرہ جوش سے بادام پنیر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

"وزیر اعظم فج! آپ تیار ہیں۔۔۔؟"

"لوڈو۔۔۔! اگر آپ تیار ہیں تو ہم بھی تیار ہی ہیں۔۔۔" فج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لوڈو نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور اسے اپنے گلے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"بلند کلام"



اس جادوئی کلمے سے ان کی آواز کئی سو گنا بلند ہو گئی۔ اب ان کی آواز کھچا کھچ بھرے اسٹیڈیم کے شور میں بھی بالکل صاف سنائی دے رہی تھی اور اسٹیڈیم کے ہر کونے میں گونج رہی تھی۔

"معزز خواتین و حضرات !... چار سو بائیسیویں کوئیڈچ عالمی کپ کے فائنل میں آپ سب کو تہہِ دل سے خوش آمدید....."

شائقین خوشی سے چیختے چلاتے ہوئے زور زور سے تالیاں بجانے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود ہزاروں جھنڈے لہرانے لگے۔ جس سے قومی ترانوں اور جوشیلے نغموں کی گونج۔ تالیوں اور چیخوں کے بے ہنگم شور میں شامل ہو گئی۔ ان کے سامنے موجود سیاہ تختے پر نظر آنے والے آخری الفاظ بھی مٹ گئے

(برٹی بوٹ کی مزیدار... ہرذائقہ کی ٹافیاں... ہر دفعہ منہ میں گھلتے ہی ایک نیا انجان خطرہ)

اب وہاں نئے سنہرے الفاظ ابھر آئے...

"بلغاریہ : صفر ... آئرلینڈ : صفر"

"اور اب میں بغیر مزید وقت ضائع کرے آپ کا تعارف بلغاریہ کی ٹیم کے استقبالیہ پروگرام سے کرواتا ہوں..."



دائیں طرف کی نشستوں میں جم کر شور ہونے لگا۔ وہاں بلغاریہ کے شائقین سرخ چوغوں میں ملبوس بیٹھے تھے۔ جس کی وجہ سے تمام نشستیں کسی بڑی سرخ دیوار کی طرح نظر آ رہی تھیں۔

"کیا پتہ!۔۔۔ آج وہ لوگ ہمارے لئے کیا لائے ہیں۔۔؟" ویزلی صاحب نے اپنی نشست سے کچھ آگے جھکتے ہوئے کہا۔ "اوہو۔۔۔!" انہوں نے اچانک اپنی آنکھوں سے عینک اتاری اور اسے جلدی جلدی چوغے سے رگڑ کر صاف کیا۔۔۔"واہ۔۔۔پری زاد۔۔۔!"

" پری زاد کیا ہوتے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

سو پری زادیاں میدان کے درمیان میں تیرتی ہوئی آ رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر ہیری کو اپنا جواب مل گیا۔ پری زاد بہت خوبصورت عورتیں تھیں۔۔۔ ہیری نے آج تک اتنی خوبصورت عورتیں نہیں دیکھی تھیں۔ یہ بات اور تھی کہ وہ انسان نہیں تھیں اور ہو بھی نہیں سکتی تھیں۔ ان کو دیکھ کر ہیری ایک پل کیلئے چکرا سا گیا۔ اس نے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ آخر وہ ہیں کیا۔۔۔؟ ان کے بدن کی جلد چاندنی جیسی سفید اور اجلی کس طرح ہے۔۔؟ ان کے کھلے سنہری بال بغیر ہوا کے کس طرح لہرا رہے ہیں۔۔۔؟ لیکن اسی وقت موسیقی کی دھنیں چھڑ گئیں اور پری زادیاں دھن پر تھرکنے لگیں۔ ان کے رقص میں ایک عجیب سی مستی تھی۔ جس سے ہیری نے اس بارے میں سوچنا چھوڑ دیا کہ پری زاد انسان نہیں تو کیا ہیں۔۔ حقیقت تو یہ تھی کہ اس نے ہر پریشانی کو بھلا دیا تھا۔۔۔۔۔



پری زادیوں نے رقص شروع کر دیا تھا اور ہیری کا دماغ پوری طرح خالی اور غافل ہوتا چلا گیا۔ اسے اب دنیا میں صرف یہی بات اچھی لگ رہی تھی کہ پری زادیاں ناچتی رہیں۔ بس ناچتی رہیں۔۔۔ اور وہ انہیں دیکھتا رہے۔ کیونکہ اگر انہوں نے ناچنا چھوڑ دیا تو بڑا غضب ہو جائے گا۔۔۔ پری زادیاں اب تیز تیز رقص کرنے لگی تھیں۔ ہیری کے دل میں عجیب عجیب خیال پیدا ہونے لگے۔ وہ انہیں اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کی توجہ پانے کیلئے وہ اس وقت کوئی بھی بڑا کام کرنا چاہتا تھا۔ اس نے سوچا اگر وہ اسٹیڈیم کی سب سے اونچی منزل سے نیچے میدان میں کود جائے تو شاید پری زادیاں اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گی۔ لیکن کیا اتنا کرنا کافی ہو گا۔۔۔؟"



"ہیری۔۔! یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" اسے ہرمائنی کی تیکھی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اسی لمحے موسیقی رُک گئی۔ ہیری نے پلکیں جھپکائیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ کھڑا ہو چکا تھا اور اس کا ایک پیر کیبن کی دیوار پر لٹک رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی رون گم صم برف کی طرح منجمد کھڑا تھا جیسے وہ کسی اچھلتے تختے سے غوطہ لگانے کیلئے تیار ہو۔

اسٹیڈیم میں غصے بھری چیخیں سنائی دینے لگیں۔۔۔ شائقین پری زادیوں کو جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ ہیری کے جذبات بھی شائقین جیسے ہی

تھے۔ اس کے دل میں یہ خیال بھی آیا کہ اسے تو بلغاریہ کی ٹیم کا حمایتی ہونا چاہئے تھا۔ دراصل پری زادیوں کو دیکھنے کے بعد ہیری اس بات پر حیران تھا کہ آخر وہ آئرلینڈ کے حق میں کیوں تھا۔؟ اس نے اپنے سینے پر تین پتیوں والی گھاس کا بڑا سبز بیج کیوں لگا رکھا ہے۔؟

رون کو نہ جانے کیا سوجھی کہ اس نے اپنی ٹوپی پر لگے ہوئے تین پتیوں والی گھاس کے سبز پھول کو نوچ کر پرزہ پرزہ کرنے کی کوشش کی۔ ویزلی صاحب مسکراتے ہوئے رون کی طرف جھکے اور اس کے ہاتھ سے ٹوپی چھین کر دور ہٹا دی۔

"جب آئرلینڈ والے اپنا استقبالیہ پروگرام دکھائیں گے تو تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔" وہ دھیمی آواز میں بولے۔

"ہنہ۔۔" رون اب بھی پری زادیوں کی طرف منہ پھاڑے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ جواب میدان کے ایک کنارے پر قطار میں کھڑی ہو گئی تھیں۔

"چچ چچ چچ۔۔۔ قسم سے۔۔۔ تم بھی۔۔۔" ہرمائنی نے ہنستے ہوئے ہیری کو واپس اس کی نشست کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

"اور اب۔۔۔!" لوڈو بیگ مین کی آواز گونجی۔ "**مہربانی کر کے اپنی اپنی چھڑیاں اعزازاً ہوا میں اٹھالیں۔۔۔ آئرلینڈ کی ٹیم اپنا استقبالیہ پروگرام پیش کرنے جا رہی ہے۔**"

اگلے ہی پل اسٹیڈیم میں سبز اور سنہرے رنگ کی دیو ہیکل دم دار ستارے جیسی چیز نمودار ہوئی اور ہوا میں تیرنے لگی۔ اس نے اسٹیڈیم کا ایک چکر کاٹا اور پھر وہ دو دم دار ستاروں میں بٹ گئی۔ وہ دونوں ستارے الگ الگ تیرتے ہوئے دونوں اطراف کے چھلوں کے پاس پہنچے اور اچانک ان دونوں کے درمیان قوس قزح کی رنگین پٹی بن گئی جو ایک ستارے سے دوسرے ستارے تک پیوستہ تھی۔

شائقین اس طرح اوو۔۔۔آہ ہہ ۔۔۔ کر رہے تھے جیسے آتش بازی دیکھ رہے ہوں۔ پھر قوس قزح کی رنگین لہر ہوا میں معدوم ہو گئی اور دونوں دم دار ستارے ایک دوسرے سے مل کر یکجا ہو گئے۔ اگلے ہی لمحے ان میں ایک چمکیلا اور بڑا سفید تین پتیوں والی گھاس سے بنا گلاب نمودار ہوا جو آسمان میں بلند ہو کر شائقین کے سروں پر اُڑنے لگا۔ اچانک اس میں سے سونے کے سکوں کی بارش شروع ہو گئی۔

"واہ بہت اعلیٰ۔۔۔!" رون چیخ کر بولا۔ جب اُڑتے ہوئے گلاب نے ان کے سروں اور نشستوں پر سونے کے ڈھیر سارے سکے برسائے۔ جو کھنکھناتی ہوئی آواز میں نشستوں اور فرش سے ٹکرا رہے تھے۔ ہیری نے گلاب کے پھول کو غور سے دیکھا۔ دراصل وہ پھول ہزاروں چھوٹے چھوٹے لمبی ڈاڑھیوں والے آدمیوں پر مشتمل تھا۔ جنہوں نے سرخ واسکٹ پہنی ہوئی تھیں۔ اور انہوں نے ہاتھوں میں سنہرے اور سبز رنگ کی لالٹینیں پکڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"آئرشی بونے۔۔۔" ویزلی صاحب شائقین کی زوردار تالیوں کے بیچ میں بولے۔ بہت سارے شائقین اب بھی سونے کے سکے اُٹھانے کیلئے اپنی نشستوں کے آس پاس جھکے ہوئے جھگڑ رہے تھے۔

"یہ لو۔۔۔" رون نے خوشی خوشی ہیری کے ہاتھ میں مٹھی بھر سونے کے سکے تھماتے ہوئے کہا۔ "مناظر پکڑنے والی دوربین کیلئے۔۔۔ حساب برابر ہو گیا ہے۔ تو اب تمہیں مجھے کرسمس کا تحفہ ضرور دینا پڑے گا۔۔۔"

گلاب کا بڑا پھول سمٹنے لگا اور اس میں موجود آئرشی بونے زمین پر جا اترے۔ وہ پھدکتے ہوئے پری زادیوں کے بالکل مدمقابل سمت میں جا کر ایک لمبی قطار میں میچ دیکھنے کے لئے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گئے۔۔۔

"حاضرین و ناظرین۔! اب براہ کرم بلغاریہ کی قومی کوئیڈچ ٹیم کا پرتپاک استقبال کیجئے۔ یہ رہے۔۔۔ دیمی تروف۔۔۔!"

سرخ چوغے میں ملبوس ایک نوجوان اڑن جھاڑو پر اتنی تیزی سے اڑتا ہوا آیا کہ اس کی بس ایک ہی جھلک دکھائی دی۔ میدان پر اُڑ کر آتے ہوئے اس نوجوان کو دیکھ کر بلغاریہ کے شائقین نے خوب جم کر تالیاں بجائیں۔

"آئیوانوف۔۔۔!" سرخ چوغے میں دوسری کھلاڑی اُڑتی ہوئی آئی۔

"ژوگراف ۔ لیوسکی ۔ ولکانوف۔ ولکوف اورررر۔۔۔۔ وکٹر کرم۔۔۔!"

"وہ رہا۔۔۔ وہی ہے۔۔۔ کرم۔۔۔" رون چیخ کر بولا اور اپنی پیتل کی دوربین کو آنکھوں سے لگا کر کرم کی سمت دیکھنے لگا۔ ہیری نے بھی جلدی سے اپنی دوربین پر آنکھیں جما لیں۔

وکٹر کرم دبلا تھا اور اس کا رنگ سانولا تھا۔ اس کی بڑی ناک تھوڑی چپٹی اور اس کی بھنویں کالی اور گھنی تھیں۔ وہ کسی شکاری پرندے کا بڑی جسامت والا بچہ لگ رہا تھا۔ یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ صرف اٹھارہ برس کا ہے۔



"اور اب براہ کرم آئرلینڈ کی قومی کوئیڈچ ٹیم کا استقبال کیجئے۔" بیگ مین نے چلا کر کہا۔ "یہ رہے۔۔ کونولی۔ ریان۔ ٹرائے۔ مولیٹ۔ موران۔ قو ئگلے۔ اوررر۔۔ لائنچ۔۔!"

سات سبز جھونکے میدان کی طرف لپکتے ہوئے آئے۔ ہیری نے اپنی پیتل کی دوربین پر لگے ایک چھوٹے سے لٹو کو گھمایا۔ جس سے فوراً کھلاڑیوں کی رفتار دھیمی ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ کھلاڑیوں کی اڑن جھاڑو پر 'فائر بولٹ' کے الفاظ نمایاں چمک رہے تھے۔ کھلاڑیوں کی پیٹھ پر سنہری حروف میں ان کے نام لکھے ہوئے تھے۔

" اور یہ رہے ۔۔۔ ہمارے آج کے میچ ریفری۔۔۔ حسن مصطفیٰ! جو خاص طور پر مصر سے آئے ہیں اور بین الاقوامی کوئیڈچ اصول و ضوابط انجمن کے جانے مانے جادوئی سربراہ بھی ہیں۔"



ایک چھوٹا اور دبلا آدمی کوئیڈچ کے میدان میں آیا۔ وہ بالکل گنجا تھا لیکن اس کی مونچھیں ورنن خالو جتنی ہی گھنی تھیں۔ اس نے خالص سونے کا چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس کی مونچھوں کے نیچے چاندی کی ایک سیٹی لٹک رہی تھی۔ اس نے دائیں بغل میں لکڑی کا ایک صندوق دبایا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں اڑن جھاڑو تھاما ہوا تھا۔ ہیری نے دوبارہ لٹو گھما کر اپنی پیتل کی دوربین کی رفتار کو صحیح کیا۔ اس نے غور سے دیکھا کہ ریفری اپنے اڑن جھاڑو پر سوار ہوا اور اس نے ٹھوکر مار کر صندوق کھول دیا۔ اس میں سے چار گیندیں اُڑ کر آسمان کی طرف جانے لگیں۔ ایک **سرخ آندھی**۔ دو سیاہ شریر **حملہ آور گولے** اور ایک ننھی سی **سنہری چڑیا** (ہیری اسے صرف ایک ہی پل کیلئے دیکھ پایا تھا کیونکہ وہ فوراً ہی اُڑتی ہوئی جھماکے کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہو گئی) سیٹی کی تیز آواز کے ساتھ مصطفیٰ ابھی گیندوں کے پیچھے پیچھے ہوا میں اُڑتا چلا گیا۔

"**لیجئے ناظرین! کھیل شروع ہوچکا ہے۔۔۔**" بیگ مین کی آواز اسٹیڈیم میں گونجی۔ "**سرخ آندھی مولیٹ کے پاس ہے۔ ٹرائے۔ موران۔ ڈیمی تروف پھر سے مولیٹ۔ ٹرائے۔ لیوسکی۔ موران۔۔۔**"

ہیری نے کوئیڈچ کا ایسا کھیل آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اس نے اپنی پیتل کی دوربین آنکھوں سے اتنی نزدیک کر رکھی تھی کہ اس کے چشمے کا فریم مسلسل اس کی ناک میں چبھ رہا تھا۔ کھلاڑیوں کی رفتار بے حد خطرناک حد تک تیز تھی۔

دونوں ٹیموں کے **پٹاؤ ۔۔۔ حملہ آور گولے** کو ایک دوسرے کی طرف اتنی تیزی کے ساتھ پھینک رہے تھے کہ بیگ مین تفصیل سے آنکھوں دیکھا حال بیان کرنے کے بجائے صرف ان کے نام ہی بول پا رہے تھے۔ ہیری نے ایک بار پھر اپنی دوربین پر لگا ہوا دھیمی رفتار والا لٹو گھمایا۔ فوراً کھیل کی رفتار میں کمی واقع ہو گئی۔ عدسے پر جامنی رنگ کے الفاظ نمودار ہو گئے اور اسے شائقین کا کان پھاڑتا شور سنائی دینے لگا۔


GREEN

'عقابی چھپر داؤ...' عدسے پر لکھا آرہا تھا۔۔۔ اس نے دیکھا کہ آئرلینڈ کے تین **متعاقب** پاس پاس اُڑ رہے تھے۔ درمیان میں موجود ٹرائے۔ مولیٹ اور موران سے تھوڑا آگے تھا۔ وہ بلغاریہ کے چھلے کی طرف جا رہے تھے۔ اس کے بعد دوربین میں **'چھلاوہ سرعت داؤ'** کے الفاظ نمودار ہوئے۔ جب ٹرائے نے اداکاری کی کہ وہ **سرخ آندھی** کے ساتھ اوپر کی طرف جانے والی ہے تو یہ دیکھ کر بلغاریہ کی **متعاقب** آئیوانوف تیزی سے اسکے پیچھے بڑھی۔ لیکن ٹرائے نے پھرتی سے **سرخ آندھی** کو موران کی طرف اچھال دیا۔ بلغاریہ کے **پٹاؤ** و لکوف نے ایک **حملہ آور گولے** کو اپنے ڈنڈے کی زوردار ضرب لگائی اور اسے موران کی طرف بھیج دیا۔ موران جب **حملہ آور گولے** سے بچنے کیلئے اپنے اڑن جھاڑو پر جھکی تو **سرخ آندھی** اس کے ہاتھوں سے پھسل کر نکل گئی۔ جسے نیچے سے گزرتے لیوسکی نے تھام لیا۔

"**اور ٹرائے نے سرخ آندھی کو چھلے کے پار کردیا...**" بیگ مین کی آواز گونجی۔ پورا اسٹیڈیم تالیوں اور خوشی کے بھونچال سے لرز کر رہ گیا۔

"**آئرلینڈ دس صفر کی برتری کے ساتھ...**"

"کیا۔۔؟" ہیری اپنی دوربین میں دیکھتے ہوئے چلایا۔ "ابھی اسکور کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟ ابھی تو **سرخ آندھی** لیوسکی کے پاس ہے۔"



"ہیری۔۔۔! اگر اپنی دوربین کو دھیما کر کے سست رفتاری سے کھیل دیکھو گے تو ایسا ہی ہو گا۔" ہر مائنی نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ کود رہی تھی اور ہوا میں اپنے ہاتھ لہرا رہی تھی۔ ادھر ٹرائے میدان کا چکر لگا کر خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔ ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین ہٹا کر اس کے اوپر سے دیکھا کہ کوئیڈچ میدان کی سرحدی لکیر کے پار بیٹھ کر کھیل دیکھنے والے آئرشی بونے ایک بار پھر ہوا میں اُڑنے لگے تھے اور انہوں نے دوبارہ تین پتیوں والا بڑا چمکدار نشان بنا لیا تھا۔ میدان کی دوسری سرحد پر بیٹھی ہوئی پری زادیاں چڑچڑی سی نظر آ رہی تھیں۔

جب کھیل دوبارہ شروع ہوا تو خود سے ناراض ہیری نے دوربین کا معمول کی رفتار والا لٹو دبایا۔ ہیری خود کوئیڈچ کا کھلاڑی تھا اس لئے اب تک وہ یہ بات سمجھ چکا تھا کہ آئرلینڈ کے **متعاقب** بہترین مہارت کے حامل ہیں۔ وہ الگ الگ کھلاڑی کے طور پر نہیں بلکہ ایک لاجواب ٹیم کے روپ میں کھیل رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے دل کی بات بھانپ کر صحیح جگہ پر پہنچ جاتے ہیں۔

ہیری کی ٹوپی پر لگا ہوا گلاب کا پھول نام بتا رہا تھا۔ "ٹرائے۔ مولیٹ۔ موران۔۔۔!" دس منٹ کے اندر ہی آئرلینڈ نے دو مزید اسکور کر لئے۔ اب وہ تیس۔ صفر کے مقابلے میں کھیل رہے تھے۔ اس پر سبز چوغے پہنے شائقین نے زوردار انداز میں انہیں سراہا اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تالیاں بجائیں۔

کھیل کی رفتار اب اور بھی تیز ہو گئی تھی۔ اب کھیل میں مار دھاڑ بھی شروع ہو گئی تھی۔ بلغاریہ کے **پٹاؤ** ولکوف اور ولکانوف نہایت تند خوئی کے ساتھ ضربیں لگا کر آئرلینڈ کے **متعاقبوں** کی طرف **حملہ آور گولے** کے حملے کر رہے تھے۔ اس وجہ سے آئرلینڈ کی ٹیم اپنے عمدہ داؤ پیچوں کا پورا پورا استعمال نہیں کر پا رہی تھی۔ **پٹاؤوں** کے حملے کے باعث دوبارا انہیں بری طرح سے تتر بتر ہونا پڑا۔ آخر آئیوانوف آئرلینڈ کے کھلاڑیوں کو چکمہ دیتے ہوئے نکلی اور اس نے چھلے کے **رکھوالے**

ریان کو جھانسہ دے کر **سرخ آندھی** کو چھلے کے پار کر دیا۔ بلغاریہ کی طرف سے پہلا اسکور ہو گیا تھا۔

"اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لو۔" ویزلی صاحب نے چیخ کر کہا۔ جب پری زادیاں جشن مناتے ہوئے ایک بار پھر ناچنے لگیں۔ ہیری نے تو اپنے کانوں کے ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں کو بھی زور سے بند کر لیا تھا کیونکہ وہ اپنا پورا دھیان کھیل پر ہی مرتکز رکھنا چاہتا تھا۔ کچھ پلوں کے بعد اس نے اپنی آنکھوں کو کھولنے کا خطرہ مول لیا۔ اب پری زادیوں نے رقص بند کر دیا تھا اور **سرخ آندھی** ایک بار پھر بلغاریہ کی ٹیم کے پاس تھی۔

"**دیمی تروف۔ لیوسکی۔ دیمی تروف۔ آئیو انوف ۔۔۔۔ اوہ اوہ۔۔۔**" بیگ مین چلا رہے تھے۔

لاکھوں جادوگروں اور جادوگرنیوں کی آہ نکل گئی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ دونوں ٹیموں کے **متلاشی**



تیز رفتاری سے زمین کی طرف بڑھے۔ کرم اور لائنچ **متعاقبوں** کے درمیان میں سے ہوتے ہوئے اتنی تیزی سے نیچے جا رہے تھے جیسے وہ بغیر پیراشوٹ کے کسی ہوائی جہاز سے کود گئے ہوں۔ ہیری نے اپنی دوربین سے انہیں نیچے آتے ہوئے دیکھا۔ وہ **سنہری چڑیا** کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہیری کے پاس بیٹھی ہرمائنی چیخی۔ "وہ دونوں زمین سے ٹکرانے والے ہیں۔"

اس کی بات نصف سچی نکلی۔ ایک دم آخری لمحے میں وکٹر کرم ایک جھٹکے سے غوطہ کھا کر پلٹا اور دوبارہ اوپر اُڑنے لگا۔ بہرحال لائنچ دھم سے زمین سے ٹکرا گیا تھا جس کی آواز پورے اسٹیڈیم میں گونج گئی۔ آئرلینڈ کے شائقین کی نشستوں والے حصے کی طرف زوردار آہیں سنائی دیں۔

"احمق۔۔۔ گدھا۔۔۔" ویزلی صاحب نے غصے سے کہا۔ "کرم اسے دھوکا دے رہا تھا۔"

" **وقفہ۔۔۔** " بیگ مین کی آواز گونجی۔ **"اب قابل جادوگر ڈاکٹر میدان میں ایڈن لائنچ کی جانچ کرنے کیلئے جا رہے ہیں۔۔۔"**

"وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اسے صرف زور کا جھٹکا لگا ہے۔" چارلی نے جینی کو بتایا جو کیبن کی دیوار کے پاس پہنچ کر دہشت بھری نگاہوں سے میدان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ "ظاہر ہے کرم یہی تو چاہتا تھا۔"

ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین پر نشر مکرر اور دھیمے نظارے کے بٹن دبائے اور دوربین اپنی آنکھوں سے لگالی۔

اس نے کرم اور لائنچ کو دوبارہ دھیمی رفتار میں غوطہ لگاتے ہوئے دیکھا۔ اسے دوربین کے عدسے کے کنارے پر چھوٹا سا لفظ لکھا ہوا دکھائی دیا۔ **'چھلاوہ اچھال۔۔۔۔۔خطرناک متلاشی داؤ!'** اس نے دیکھا کہ کرم کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور وہ ٹھیک وقت پر غوطہ کھا کر باہر نکل گیا۔ جبکہ لائنچ جوش میں اس کا تعاقب کرتے ہوئے زمین سے ٹکرا گیا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا

کہ کرم نے **سنہری چڑیا** کو پکڑنے کیلئے غوطہ نہیں لگایا تھا۔ وہ تو صرف لائنچ کو اپنے پیچھے آنے کے لئے جھانسا دے رہا تھا۔ ہیری نے کبھی کسی کو اس طرح اُڑتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ کرم اڑن جھاڑو سوار ہے۔ وہ تو کسی تیز رفتار پرندے کی مانند اُڑ رہا تھا۔ ہیری نے اپنی دوربین کی رفتار ایک بار پھر معمول پر کر دی اور کرم کو دیکھنے لگا۔ کرم۔ لائنچ کے بالکل اوپر منڈلا رہا تھا۔ نیچے لائنچ کا معائنہ کرنے والے مہارت یافتہ جادوگر ڈاکٹر اسے کئی قسم کے محلولات پلا رہے تھے۔ ہیری نے اب کرم کو مزید دھیان سے دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ کرم کی نگاہیں سو فٹ نیچے چاروں طرف غور سے دیکھ رہی تھیں۔ لائنچ کے طبّی معائنے میں جو وقت لگ رہا تھا اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ لائنچ کے خوف کے بغیر ہی **سنہری چڑیا** کو ڈھونڈ رہا تھا۔

آخر کار لائنچ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور سبز چوغوں والے شائقین زور زور سے تالیاں بجا کر اس کی حوصلہ افزائی کرنے لگے۔ لائنچ اپنے فائر بولٹ پر سوار ہوا اور فضا میں اُڑنے لگا۔ اس کے ٹھیک ہونے سے آئرلینڈ کے کھلاڑیوں میں نئی جان آ گئی تھی۔ مصطفٰے نے اپنی سیٹی دوبارہ بجا کر کھیل شروع کروایا۔ آئرلینڈ کے **متعاقب** اتنی عمدگی کے ساتھ کھیلے کہ ہیری نے آج تک ایسا کھیل نہیں دیکھا تھا۔ پندرہ منٹ کے تیز کھیل کے بعد آئرلینڈ کی ٹیم نے مزید دس اسکور کی برتری حاصل کر لی۔

"آئرلینڈ : 130 --- بلغاریہ : 10"

اب کھیل میں مار دھاڑ کا سلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ جب مولیٹ ایک بار پھر **سرخ آندھی** لے کر چھلے کی طرف بڑھا تو بلغاریہ کا **رکھوالا** ژوگراف اسے روکنے کیلئے آگے آ گیا۔ اس کے بعد جو ہوا۔ وہ اتنی سرعت میں ہوا کہ ہیری کو کچھ دکھائی نہیں دیا۔ لیکن آئرلینڈ کے حمایتی شائقین کی غصے بھری آوازوں اور مصطفٰے کی لمبی سیٹی سے وہ سمجھ گیا کہ بلغاریہ نے بے ایمانی کر دی ہے۔۔۔

"مصطفیٰ۔۔۔ اب بلغاریہ کے رکھوالے کو خبردار کررہا ہے۔۔۔ اس نے اپنی کہنی کو ضرورت سے زیادہ استعمال کردیا ہے۔" بیگ مین نے شور مچاتے ہوئے شائقین کو معاملے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ "اور آئرلینڈ کو جرمانے کی باری مل گئی ہے۔"

مولیٹ کے ساتھ ہوئے برے سلوک کے بعد آئرشی بونے غصے میں آگئے تھے اور وہ چمکتی ہوئی شہد کی مکھیوں کی طرح اُڑ رہے تھے۔ لیکن جرمانے کی باری ملنے کی خبر سن کر وہ خوشی سے باؤلے ہوگئے اور انہوں نے میدان کی مخملی گھاس پر ہا۔ ہا۔ ہا۔ کے لفظ کی علامت بنائی۔ یہ دیکھ کر دوسری طرف بیٹھی ہوئی پری زادیاں طیش میں پاگل ہوگئیں اور اچھل کر کھڑی ہوگئیں۔ انہوں نے اپنے بالوں کو لہراتے ہوئے ناچنا شروع کردیا تھا۔

ویزلی لڑکوں اور ہیری نے اپنے کانوں میں فوراً انگلیاں ٹھونس لیں۔ لیکن ہرمائنی نے ایسا نہیں کیا۔ کچھ پلوں بعد وہ ہیری کا ہاتھ کھینچنے لگی۔ ہیری نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا۔ ہرمائنی نے بے چین ہوکر ہیری کی انگلیوں کو اس کے کانوں سے نکال دیا۔

"ذرا ریفری کی طرف تو دیکھو۔۔۔" وہ ہنستی ہوئی بولی۔

ہیری نے نیچے میدان کی طرف دیکھا۔ حسن مصطفیٰ زمین پر اتر کر ناچتی ہوئی پری زادیوں کے سامنے کھڑا تھا اور عجیب حرکتیں کررہا تھا۔ وہ انہیں اپنے بازوؤں کی مچھلیاں پھڑکا پھڑکا کر دکھا رہا تھا اور ان کے حسن میں ڈوبا ہوا اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"یہ تو غضب ہوگیا۔۔۔ کتنی شرمناک بات ہے۔" لوڈو بیگ مین نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ حالانکہ ان کا چہرہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ "کوئی تو جاکر ریفری کو تھپڑ مارے۔"

اسی وقت ڈاکٹر جادوگروں میں سے ایک اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر دوڑتا ہوا کوئیڈچ میدان میں داخل ہوا اور اس نے مصطفیٰ کے قریب پہنچ کر اس کی پنڈلی پر کس کر لات

ماری۔ مصطفیٰ فوراً ہوش میں آگیا۔ ہیری نے ایک بار پھر دوربین میں منظر کو قریب سے دیکھا۔ مصطفیٰ بہت شرمندہ دکھائی دے رہا تھا اور وہ اب پری زادیوں پر بری طرح برس رہا تھا جنہوں نے اپنا رقص ختم کر دیا تھا۔ لیکن وہ اب بھی بغاوت پر اتری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

بیگ مین کی آواز آئی۔ "اور اگر مجھ سے سمجھنے میں غلطی نہیں ہورہی ہے تو مصطفیٰ دراصل بلغاریہ کے استقبالئے کے اس گروہ کو باہر بھیجنے کی کوشش کررہا ہے۔ ایسا آج تک نہیں ہوا ہے۔۔۔ اوہ معاملہ بہت گھمبیر ہوتا جارہا ہے۔۔۔"

اور پھر معاملہ واقعی سنجیدہ ہو گیا۔ بلغاریہ کے **پٹاؤ** ولکوف اور ولکانوف۔ مصطفیٰ کے دونوں اطراف اتر آئے۔ وہ بہت غصے سے بحث کر رہے تھے۔ انہوں نے آئرش بونوں کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے ابھی تک میدان کے بیچوں بیچ **ہا۔ ہا۔ ہا۔** کا لفظ بنایا ہوا تھا۔ بہر حال مصطفیٰ بلغاریہ کے **پٹاؤوں** کی دلیلیوں سے قطعی متاثر نہیں ہوئے انہوں نے اپنی انگلی اوپر اُٹھا کر انہیں دوبارہ ہوا میں اُڑنے کا اشارہ کیا۔ جب بلغاریہ کے **پٹاؤوں** نے ان کی بات نہیں مانی تو مصطفیٰ نے دوبار سیٹی بجائی۔

" آئر لینڈ کی ٹیم کو جرمانے کی دو باریاں دے دی گئی ہیں۔۔" بیگ مین نے چلا کر کہا اور بلغاریہ کے شائقین غصے سے چلانے لگے۔

" اچھا یہی رہے گا کہ اب ولکوف اور ولکانوف آسمان میں اُڑنے لگیں۔۔ ہاں۔۔ وہ اُڑ رہے ہیں۔۔ اور ٹرائے نے سرخ آندھی کو پکڑ لیا ہے۔"

کھیل اب بہت زیادہ خونخوار ہو چکا تھا۔ ہیری نے کوئیڈچ میں اتنی مار دھاڑ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ دونوں ہی ٹیموں کے **پٹاؤ** بڑی بے رحمی سے ایک دوسرے پر حملے کر رہے تھے۔ خاص طور پر ولکوف

اور ولکانوف کو تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ ان کے ڈنڈے **حملہ آور گولے** پر پڑ رہے ہیں یا مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کے جسم پر۔ وہ تو بس صرف وحشیانہ طریقے سے اندھا دھند اپنے ڈنڈوں کو گھمانے میں مصروف تھے۔ ڈیمی تروف سیدھا موران کی طرف لپکا جس کے پاس **سرخ آندھی** تھی۔ دونوں میں اتنی زوردار ٹکر ہوئی کہ موران اپنے اڑن جھاڑو پر سے گرتے گرتے بمشکل بچی۔

"بے ایمانی۔۔۔" آئرش شائقین کی زوردار آواز بلند ہوئی۔۔۔ وہ غصے میں ایک زور آور سبز لہر کی مانند کھڑے ہو گئے تھے۔

"**بے ایمانی۔۔**" لوڈو بیگ مین کی آواز گونجی۔ جو جادو سے تیز ہو گئی تھی۔ "**ڈیمی تروف نے موران کو ٹکر ماردی ہے۔۔۔ وہ جان بوجھ کر اس سے ٹکرایا ہے۔۔۔ اور اس پر ایک جرمانے کی باری ملنا چاہیئے۔۔۔ ہاں! اور یہ سیٹی بج گئی۔۔۔**"

بونے ایک بار پھر ہوا میں اوپر اُٹھے اور اس بار انہوں نے ایک بڑے ہاتھ کا لعنت دیتا نشان (ڈُرفٹے منہ) بنایا۔ یہ ہاتھ میدان کے دوسری طرف بیٹھی پری زادیوں کے لئے ایک بہت ہی بڑا چڑانے والا اشارہ تھا۔ اس پر تو پری زادیاں اپنے ہوش و حواس ہی کھو بیٹھیں۔ وہ میدان میں داخل ہو گئیں اور آئرشی بونوں پر بھڑکتے ہوئے انگارے پھینکنے لگیں۔ ہیری نے اپنی دوربین میں دیکھا کہ اب پری زادیاں ذرا بھی خوبصورت نہیں لگ رہی تھیں۔ اس کے برعکس ان کے چہرے اب بے رحم چونچ والے پرندوں جیسے ہو گئے تھے اور وہ ڈائنیں لگ رہی تھیں۔ لمبے پپڑی دار پنکھ ان کے کندھوں سے نمودار ہو گئے تھے۔۔۔ شائقین کے شور کے بیچ میں ویزلی صاحب اونچی آواز میں بولے۔



"لڑکو۔۔۔! اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ کبھی بھی ظاہری خوبصورتی کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیے۔

جو دھوکا بھی ہو سکتی ہے۔"

وزارت کے بہت سارے جادوگر کوئیڈچ کے میدان میں اتر گئے تھے اور وہ بھرپور انداز میں پری زادیوں اور آئرشی بونوں کو الگ الگ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن انہیں کوئی خاص کامیابی نہیں مل پائی۔ اس دوران میدان کے اوپر تو اس سے بھی زیادہ گھمسان کا رن تھا۔ ہیری اپنی دوربین سے ادھر ادھر دیکھتا رہا کیونکہ **سرخ آندھی** تیز رفتاری سے اِس ہاتھ سے اُس ہاتھ میں جا رہی تھی۔

"لیوسکی۔۔۔ دیمی تروف۔۔۔ موران۔۔۔ ٹرائے۔۔۔ آئیوانوف۔۔۔ ایک بار پھر موران۔۔۔ اور موران نے سرخ آندھی چھلے کے پار کردی۔۔۔" لیکن آئرلینڈ کے شائقین کے جوشیلے نعروں کی آوازیں۔ پری زادیوں کی آہ و بکا۔ وزارت کے کارندوں کی چھڑیوں سے نکلنے والے دھماکوں اور بلغاریہ کے شائقین کے غصے بھری نعرہ بازی کے بیچ میں دب کر رہ گئیں۔ کھیل فوراً دوبارہ شروع ہو گیا۔ اب لیوسکی کے ہاتھ میں **سرخ آندھی** تھی۔ اب دیمی تروف۔۔۔

آئرلینڈ کے **پٹاؤ قونگلے** نے **حملہ آور گولے** کو پوری قوت سے کرم کی طرف مارا جو صحیح وقت پر جھک نہیں پایا۔ **حملہ آور گولہ** تیزی سے گھومتا ہوا آیا اور اس کے چہرے پر زوردار دھماکے سے لگا۔ شائقین کے منہ سے گہری آہ نکل گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کرم کی ناک ٹوٹ گئی ہے۔ ہوا میں چاروں طرف خون کے چھینٹے اُڑنے لگے لیکن حسن مصطفیٰ نے سیٹی نہیں بجائی۔ ان کا دھیان بھٹک گیا تھا اور ہیری انہیں الزام نہیں دے سکتا تھا کیونکہ ایک پری زاد نے حسن مصطفیٰ کی طرف انگارہ پھینک کر ان کے اڑن جھاڑو کی دُم پر آگ لگا دی تھی۔

ہیری چاہتا تھا کہ کسی کو تو کرم کے زخمی ہونے کا احساس ہو جائے حالانکہ وہ آئرلینڈ کی حمایت کر رہا تھا لیکن کرم یقیناً کوئیڈچ کھیلنے والا سب سے اچھا کھلاڑی تھا۔

حیرت انگیز طور پر رون بھی یہی سوچ رہا تھا۔

"وقفہ لو۔۔۔ آہ۔۔۔! وہ اس طرح نہیں کھیل سکتا۔ ذرا اس کی حالت تو دیکھو۔۔۔"

"لائنچ کی طرف دیکھو۔۔۔۔" ہیری اپنی نشست سے اُٹھ کر چلایا۔

آئرلینڈ کے **متلاشی** لائنچ نے اچانک غوطہ لگایا تھا اور ہیری کو پورا یقین تھا کہ یہ جھانسا نہیں ہو سکتا۔ اس بار اس نے سچ مچ **سنہری چڑیا** دیکھ لی تھی۔۔۔

"اس نے **سنہری چڑیا** دیکھ لی ہے۔ اس نے چڑیا دیکھ لی ہے۔ دیکھو تو وہ کتنی تیزی سے نیچے جا رہا ہے۔" ہیری نے جوشیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ نصف شائقین کو سمجھ میں آگیا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ آئرلینڈ کے شائقین سبز رومال ہلا ہلا کر اپنے **متلاشی** کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ لیکن کرم بھی ٹھیک اس کے پیچھے آچکا تھا۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کرم کو دِکھائی کیسے دے رہا ہو گا۔۔۔؟ کیونکہ اب بھی اس کی ناک سے خون کی پھوار پھوٹ رہی تھی۔ کرم اب لائنچ کے برابر آگیا تھا۔ وہ دونوں ایک بار پھر دھڑ دھڑاتے ہوئے زمین کی طرف آرہے تھے۔۔۔

"وہ ٹکرانے والے ہیں۔۔۔۔۔" ہرمائنی نے منہ کھول کر کہا۔

"وہ نہیں ٹکرائے گا۔۔۔" رون گرج کر بولا۔

"لائنچ ٹکرانے والا ہے۔۔۔۔" ہیری چیخا۔

اس کا اندازہ صحیح تھا۔ لائنچ دوسری بار زمین سے ٹکرایا۔ اس بار وہ بہت تیز رفتاری سے ٹکرایا تھا۔ وہ اچھل کر اڑن جھاڑو سے دور جا گرا۔

غصیلی پری زادیوں کی بھیڑ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔۔ اور فوراً اسے اپنے پیروں تلے کچل ڈالا۔



"**سنہری چڑیا**۔۔۔ **سنہری چڑیا** کہاں ہے۔۔؟" چارلی نے چیخ کر پوچھا۔

"کرم نے اسے پکڑ لیا ہے۔۔۔ کرم نے اسے پکڑ لیا ہے۔۔۔" ہیری نے چلا کر کہا۔

کرم کا سرخ چوغہ اس کی ناک سے بہتے خون میں لت پت ہو چکا تھا۔ اب وہ آسمان میں دھیرے دھیرے اوپر اُڑ رہا تھا اور اس کی مٹھی میں **سنہری چڑیا** اپنے پنکھ پھڑ پھڑا رہی تھی۔

سیاہ تختے پر نئے الفاظ ابھر آئے تھے۔

"بلغاریہ : 160 ... آئرلینڈ : 170"

شائقین کو پہلے تو یہ سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔؟ جیسے کوئی بڑا عظیم الجثہ جہاز اپنی آواز کا آغاز کرتا ہے بالکل ویسے ہی آئرلینڈ کے شائقین کی خوشی کی آواز تیز ہوتی چلی گئی پھر وہ کہرام مچاتی آواز میں بدل گئی۔

"**آئرلینڈ کی ٹیم جیت گئی۔۔۔**" بیگ مین کی پر جوش آواز اسٹیڈیم میں سنائی دی۔ کھیل کے یوں اچانک ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ آئرلینڈ کے متعاقبوں کی طرح حیران دکھائی دے رہے تھے۔۔۔ "**کرم نے سنہری چڑیا پکڑلی۔۔۔ لیکن آئرلینڈ کی ٹیم جیت گئی۔۔۔ اف میرے خدا!۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کسی کو بھی ایسا ہونے کی توقع تھی۔۔۔**"

"اس نے **سنہری چڑیا** کیوں پکڑی۔۔۔؟" رون غصے سے گرجا حالانکہ وہ خوشی میں اچھل رہا تھا اور اپنے سر کے اوپر ہاتھ اُٹھا کر تالیاں بجا رہا تھا۔ "اس نے **سنہری چڑیا** تب پکڑی جب آئرلینڈ کی ٹیم ایک سو ساٹھ پوائنٹس کی برتری پر تھی۔۔۔ احمق کہیں کا۔۔۔!"

"وہ یہ بات جان چکا تھا کہ بلغاریہ کی ٹیم کبھی برابری نہیں کر پائے گی۔" ہیری نے تالیاں بجاتے ہوئے۔ شور شرابے کے بیچ میں چلاتے ہوئے کہا۔ " آئرلینڈ کے **متعاقب** بہت بہترین مہارت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔۔۔ کرم شکست کھاتے ہوئے کھیل کو اپنی شرطوں پر ختم کرنا چاہتا تھا۔ بس اتنی سی بات تھی۔۔۔"

"اس نے بہت بہادری دِکھائی۔۔۔ ہے نا۔۔۔!" ہرمائنی نے آگے جھک کر دیکھا کہ کرم اب زمین پر اتر آیا تھا اور بہت سارے جادو گر ڈاکٹر۔۔ لڑائی میں مصروف آئرشی بونوں اور بلغارین پری زادیوں کے بیچ میں سے بچتے بچاتے ہوئے اس کے پاس پہنچنے کیلئے راستہ بنا رہے تھے۔

"ہمیں راستہ دو۔۔۔ اس کی حالت بے حد خراب ہے۔ پیچھے ہٹو۔۔۔"

ہیری نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگالی۔ نیچے کیا ہو رہا تھا۔۔۔؟ یہ دیکھنا نہایت ہی مشکل تھا کیونکہ اب آئرشی بونے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پورے کوئیڈچ میدان کے اوپر اُڑ رہے تھے۔ بہر حال اسے کسی طرح کرم دکھائی دے ہی گیا جو ڈاکٹر جادو گروں سے گھرا ہوا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے انہیں طبّی معائنہ بالکل نہیں کرنے دیا۔ اس کی ٹیم کے ساتھی کھلاڑی بھی اس کے چاروں طرف تھے جو اپنے سر ہلا رہے تھے اور کافی ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ فاصلے پر آئرلینڈ کے کھلاڑی اپنے استقبالیے کے آئرشی بونوں کی سونے کے سکوں کی بارش میں خوشی سے ناچ رہے تھے۔ پری زادیاں اب اپنے دلکش حسن میں واپس لوٹ آئی تھیں حالانکہ ان کے چہرے ابھی تک غصے اور مایوسی میں ڈوبے ہوئے تھے۔

"لیکن ہم نے بہادری سے مقابلہ کیا۔۔۔" ہیری کو اپنے پیچھے سے ایک اُداسی بھری آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر چاروں طرف دیکھا۔ یہ بات بلغاریہ کے جادوئی وزیراعظم نے کہی تھی۔

"تو آپ اردو بول سکتے ہیں۔۔۔؟" فج نے بہت غصے سے کہا۔ "پھر آپ نے مجھے پورا دن ہاتھ گھما گھما کر اشاروں سے اپنی بات سمجھانے کیلئے کیوں مجبور کیا۔۔۔؟"

"آپ کے اشاروں کی زبان دیکھ کر مجھے بڑا مزہ آرہا تھا۔" بلغارین وزیر اعظم نے مسکرا کر جواب دیا۔

" ***آئرلینڈ کی ٹیم اپنے استقبالئے کے ساتھ اسٹیڈیم کا چکر کاٹ رہی ہے اور کوئیڈچ عالمی کپ معزز مہمانوں کے کیبن میں آرہا ہے۔۔*** " بیگ مین نے آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔

اچانک تیز سفید روشنی ہوئی اور ہیری کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ مہمان کیبن جادوئی روشنی سے جگمگا اُٹھا۔ تاکہ اسٹیڈیم میں موجود تمام شائقین و ناظرین یہ دیکھ سکیں کہ مہمان کیبن میں کیا ہو رہا تھا۔۔۔ ہیری نے دیکھا کہ دو ہانپتے ہوئے جادوگر سونے کا چمکتا ہوا بڑا کپ اُٹھائے کیبن میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہ کپ کورنیلئیس فج کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ جو ابھی تک اس بات پر جھنجھلائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے کہ انہوں نے دن بھر اشاروں کی زبان کا خواہ مخواہ استعمال کیا تھا۔

بیگ مین نے شائقین سے بلند آواز میں کہا۔"***جرأت اور بہادری سے مقابلہ کرنے والی بلغارین ٹیم کا بھرپور تالیوں میں استقبال کیجئے۔*** "

بلغاریہ کی ٹیم کے ہارے ہوئے ساتوں کھلاڑی سیڑھیاں چڑھ کر کیبن میں آنے لگے۔ نیچے شائقین کا ہجوم زور زور سے تالیاں بجا رہا تھا۔ ہزاروں شائقین اپنی دوربینوں سے اس منظر کا نظارہ کر رہے تھے۔

بلغاریہ کے کھلاڑی ایک ایک کر کے کیبن کی قطاروں کے بیچ میں سے ہوتے ہوئے اوپر آئے۔ جب انہوں نے اپنے وزیر اعظم اور کورنیلئیس فج سے ہاتھ ملائے تو بیگ مین نے ان سب کے نام پکارے۔ کرم سب سے آخر میں آیا۔ اس کی حالت بہت خراب نظر آ رہی تھی۔ اس کے خون میں بھیگے ہوئے چہرے پر دو کالی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ **سنہری چڑیا** اب بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ آسمان میں اُڑتے وقت جتنا شاندار نظر آتا تھا۔ زمین پر چلتے ہوئے اتنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اپنے پیر کے پنجے اُٹھا کر چل رہا تھا اور اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے لیکن جب کرم کا نام پکارا گیا تو پورے اسٹیڈیم میں کان پھاڑتا شور بلند ہوا۔

اور پھر آئرلینڈ کی ٹیم کے کھلاڑی کیبن میں آئے۔

موران اور کونولی۔ ایڈن لائنچ کو سہارا دے کر لا رہے تھے۔ زمین پر دوسری مرتبہ گرنے سے اس کا سر چکرا گیا تھا اور اس کی آنکھیں عجیب طریقے سے گول گول گھوم رہی تھیں۔ لیکن وہ خوشی سے مسکرایا جب ٹرائے اور قوئگلے نے عالمی کپ ہوا میں اُٹھا کر لہرایا اور شائقین نے زبردست تالیاں بجائیں۔ ہیری کے اپنے ہاتھ تالیاں بجا بجا کر سن پڑ گئے تھے۔

پھر آئرلینڈ کی ٹیم کیبن سے نکل کر اپنے اڑن جھاڑو پر سوار ہو کر اسٹیڈیم کا آخری چکر لگانے گئی۔ ایڈن لائنچ۔ کونولی کے اڑن جھاڑو پر پیچھے سوار تھا۔ اس نے کونولی کی کمر کس کر پکڑ رکھی تھی اور تھوڑا عجیب ڈھنگ سے مسکرا رہا تھا۔

بیگ مین اپنی چھڑی اپنے گلے کی طرف کرتے ہوئے بڑبڑائے۔۔۔

" مدھم کلام۔۔۔ "

پھر انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "لوگ اس میچ کے بارے میں برسوں تک گفتگو کرتے رہیں گے۔ کتنا غیر متوقع موڑ آیا۔۔۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ میچ اتنی جلدی ختم ہو گیا۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ مجھے تم لوگوں کو کتنے پیسے دینے ہیں۔۔۔؟"

فریڈ اور جارج اپنی نشست سے اُٹھ کر لوڈو بیگ مین کے سامنے پہنچے اور انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ ان کے سامنے پھیلا دیئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



نواں باب



موت کا نشان

جامنی قالین والی سیڑھیوں سے دھیرے دھیرے نیچے اترتے ہوئے ویزلی صاحب نے فریڈ اور جارج کی طرف سر گھما کر کہا۔ "اپنی امی کو یہ مت بتانا کہ تم نے شرط میں پیسے جیتے ہیں۔"

"آپ بالکل فکر مت کریں ابو۔۔۔!" فریڈ نے خوشی سے کہا۔ "ہم نے ان پیسوں کے استعمال کیلئے بڑی لمبی چوڑی منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ ہم بھی نہیں چاہتے کہ انہیں معلوم ہو کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ فوراً انہیں ضبط کر لیں گی۔"

ایک پل کیلئے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ویزلی صاحب یہ پوچھنے ہی والے ہوں کہ ان کی بڑی لمبی چوڑی منصوبہ بندی کیا ہے۔ لیکن کچھ سوچنے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس بارے میں نہ ہی جاننا زیادہ بہتر رہے گا۔

جلد ہی وہ شائقین کے ہجوم کے بیچوں بیچ پہنچ گئے جو اسٹیڈیم سے باہر نکل کر اپنے اپنے خیموں کی طرف جارہا تھا۔ جب وہ لالٹینوں کی روشنی سے جگمگاتے ہوئے راستے پر لوٹ رہے تھے تو انہیں رات کی ہوا میں زور زور سے گانے کی آوازیں سنائی دیں۔ اوپر آسمان میں آئرشی بونے خوشی سے چلاتے ہوئے اُڑ رہے تھے اور اپنی لالٹینیں لہرا رہے تھے۔ جب وہ لوگ اپنے خیمے میں واپس پہنچے تو کسی کا بھی سونے کو دل نہیں کر رہا تھا۔ ویزلی صاحب نے بھی سونے سے پہلے ایک ایک کپ گرم چاکلیٹ پینے کی بچوں کی فرمائش مان لی۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب میچ پر تبصرے میں مصروف ہو گئے۔۔۔ ویزلی صاحب میچ میں ہونے والی مار دھاڑ کی مخالفت میں چارلی سے بحث کرنے لگے۔ باتوں کا سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا۔ جب نیند کی شدت سے جینی کا سر چھوٹی میز پر ڈھلک گیا جس سے فرش پر گرم چاکلیٹ پھیل گئی۔ تب جا کر ویزلی صاحب نے سب کو چپ کروایا اور سونے کیلئے بستروں میں جانے کو کہا۔ ہرمائنی اور جینی پاس والے خیمے میں چلی گئیں۔ ہیری اور ویزلی گھرانے کے باقی افراد پاجامے پہن کر ریل گاڑی کے سلیپر کی طرح۔۔ ایک کے اوپر ایک لگے پلنگوں پر چڑھ گئے۔ خیمے کی دوسری جانب انہیں اب بھی گانے بجانے۔ شور شرابے اور بیچ بیچ میں کہیں دور پٹاخوں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

"اوہ۔۔۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں آج ڈیوٹی پر نہیں ہوں۔" ویزلی صاحب خوشگوار لہجے میں بولے۔ "مجھے آئرلینڈ والوں سے کہنا اچھا نہیں لگتا کہ انہیں جشن منانا بند کر دینا چاہئے۔"

ہیری اور رون سب سے اوپر والے پلنگ پر لیٹے تھے۔ وہ لیٹے لیٹے خیمے کی چھت کو گھورتے رہے۔ بیچ بیچ میں انہیں اُوپر اُڑنے والے کسی آئرشی بونے کی لالٹین کی چمک بھی دکھائی دے جاتی تھی۔ ہیری کرم کے شاندار داؤ پیچوں کے تصور میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ وہ بہت بے تاب تھا کہ اپنی فائربولٹ پر چڑھ کر '**چھلاوہ اچھال**' کو آزما کر دیکھے۔ اولیور وڈ۔۔ متحرک کوئیڈچ مجسمے دِکھا کر ہیری کو کبھی یہ نہیں


ہیری پوٹر

سمجھ پایا تھا کہ اڑن جھاڑو پر چھلاوے کا جھانسہ کیسے دیا جاتا ہے۔۔۔؟ ہیری نے تخیل کے گھوڑے دوڑائے کہ اس کے چوغے کی پشت پر اس کا نام لکھا ہوا ہے۔ ایک لاکھ لوگوں کی پرہجوم بھیڑ کی موجودگی میں تالیوں کے بھرپور شور میں وہ اپنے فائر بولٹ پر غوطہ کھا رہا ہے اور عقب سے لوڈو بیگ مین کی بلند آواز پورے اسٹیڈیم میں گونج رہی ہے کہ "یہ رہے۔۔۔ ہیری پوٹر۔۔۔"

ہیری کبھی یہ نہیں جان پایا کہ وہ سویا بھی تھا یا نہیں۔۔۔ کرم کی طرح اڑن جھاڑو کی سواری کی اسکی خواہش کب اسکے سپنوں میں بدل گئی اسے پتہ بھی نہیں چلا۔ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ اچانک ویزلی صاحب ان کے پاس آکر چلانے لگے۔

"جلدی اُٹھو رون۔۔۔ ہیری۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔ اُٹھو۔۔۔! کوئی بھیانک حادثہ ہوگیا ہے۔"

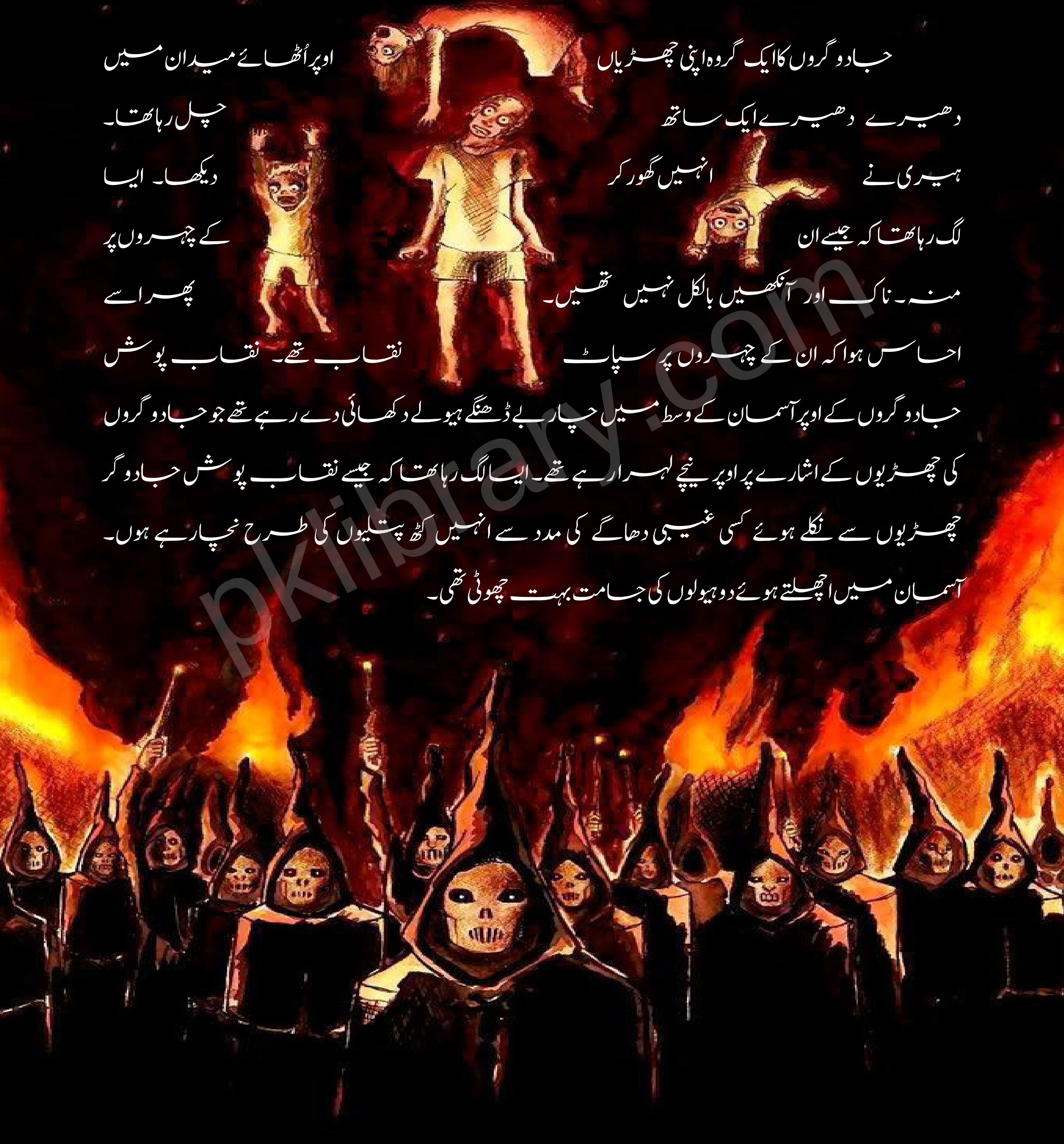
ہیری جھٹکے سے اُٹھ بیٹھا جس کی وجہ سے اس کا سر خیمے کی چھت سے جا ٹکرایا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" اس نے پوچھا۔ اسے یہ احساس تو ہو رہا تھا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ تو ضرور ہے۔ خیموں کی بستی سے آنے والی آوازیں اب بدل چکی تھیں۔ اب گانوں کے بجائے لوگوں کی چیخ وپکار اور بھاگنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

وہ پلنگ سے نیچے اتر کر اپنے کپڑوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا۔ لیکن ویزلی صاحب جنہوں نے اپنے پاجامے کے اوپر ہی پتلون پہن لی تھی۔۔۔ تیزی سے بولے۔ "کپڑے پہننے کا بالکل وقت نہیں ہے ہیری۔۔۔! بس اپنی جیکٹ اُٹھا کر باہر چلو۔ جلدی۔۔۔"

ہیری ان کے کہنے کے مطابق خیمے سے باہر نکل آیا۔ رون اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔ کچھ جگہوں پر آگ جل رہی تھی۔ اس آگ کی روشنی میں ہیری نے لوگوں کو جنگل کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ لوگ اس چیز سے دور بھاگ رہے تھے جو میدان کو پار کرتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔

اس چیز سے عجیب سی روشنی کے جھماکے نکل رہے تھے ساتھ ہی اس جگہ سے گولی چلنے جیسے دھماکے بھی سنائی دے رہے تھے۔ تیز قہقہوں اور مستی میں جھومتی ہوئی چیخنے چلانے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ پھر تیز سبز روشنی کا ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے تمام منظر صاف دکھائی دینے لگا۔



جادوگروں کا ایک گروہ اپنی چھڑیاں اوپر اُٹھائے میدان میں دھیرے دھیرے ایک ساتھ چل رہا تھا۔ ہیری نے انہیں غور کر دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کے چہروں پر منہ۔ ناک اور آنکھیں بالکل نہیں تھیں۔ پھر اسے احساس ہوا کہ ان کے چہروں پر سپاٹ نقاب تھے۔ نقاب پوش جادوگروں کے اوپر آسمان کے وسط میں چار بے ڈھنگے ہیولے دکھائی دے رہے تھے جو جادوگروں کی چھڑیوں کے اشارے پر اوپر نیچے لہرا رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے نقاب پوش جادوگر چھڑیوں سے نکلے ہوئے کسی غیبی دھاگے کی مدد سے انہیں کٹھ پتلیوں کی طرح نچا رہے ہوں۔ آسمان میں اچھلتے ہوئے دو ہیولوں کی جسامت بہت چھوٹی تھی۔

مزید جادو گر آہستہ آہستہ اس گروہ میں شامل ہو رہے تھے۔ وہ ہوا میں لٹکے ہوئے لوگوں کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے اشارے کر رہے تھے۔ جب اس گروہ کی تعداد بڑھ گئی تو وہ خیموں کو بری طرح اکھاڑنے لگے۔ ایک دو بار ہیری نے دیکھا کہ گروہ کے کچھ جادو گر اپنی چھڑی کے اشارے سے کئی خیموں کو آناً فاناً تہس نہس کر رہے ہیں۔۔۔ جس سے خیموں کی بستی میں دھڑا دھڑ آگ پھیلنے لگی۔ لوگوں کی چیخ و پکار کی آوازیں مزید بلند ہو رہی تھیں۔

جب آسمان پر لٹکتے ہوئے ہیولے ایک جلتے ہوئے خیمے کے اوپر سے گزرے تو ہیری نے دیکھا کہ ان میں سے ایک خیمہ بستی کے منتظم رابرٹس تھے۔ باقی تینوں میں ایک ان کی بیوی اور دو بچے لگ رہے تھے۔ گروہ کے ایک جادو گر نے اپنی چھڑی سے بیگم رابرٹس کو ہوا میں الٹا لٹکا دیا۔ اب ان کے پاؤں آسمان کی طرف اور سر زمین کی طرف تھا۔ اس حالت میں ان کا شب خوابی کا لبادہ پھسل کر نیچے لہرانے لگا اور ان کے اندرونی کپڑے صاف دکھائی دینے لگے۔ بیگم رابرٹس خوف اور شرم سے اپنے پاؤں کو ڈھکنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ نیچے کھڑی نقاب پوشوں کی بھیڑ ان کی حالت دیکھ کر سیٹیاں بجاتے ہوئے قہقہے لگا رہی تھی۔



رون نے دیکھا کہ سب سے چھوٹا ماگلو بچہ زمین سے سات فٹ اوپر کسی لٹو کی مانند ہوا میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔ اس کا سر بری طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔

رون بولا۔ "بہت گھٹیا حرکت ہے۔۔۔ سچ مچ بہت گھٹیا۔۔۔"

اپنے شب خوابی کے لباس پر کوٹ پہنتے ہوئے ہرمائنی اور جینی بھی بھاگتی ہوئی ان تک پہنچ گئیں۔۔۔ ویزلی صاحب ان کے ٹھیک پیچھے تھے۔ اسی وقت بل۔ چارلی اور پرسی لڑکوں کے خیمے سے باہر نکلے۔ وہ پورے کپڑے پہن کر آئے تھے۔ انہوں نے اپنی اپنی آستینیں چڑھا رکھی تھیں اور ہاتھوں میں چھڑیاں کس کر پکڑی ہوئی تھیں۔ ویزلی صاحب نے بھی اپنی آستینیں چڑھالیں۔ وہ چیخ کر بولے۔ "ہمیں وزارت کے لوگوں کی مدد کرنا ہوگی۔ ہم چاروں اس طرف جا رہے ہیں۔۔۔ اور بچو۔۔۔ تم لوگ جلدی سے جنگل میں بھاگ جاؤ اور کسی اچھی جگہ پر چھپ جاؤ اور یاد رکھنا کہ ایک ساتھ رہنا۔۔۔ معاملے کو سلجھا لینے کے بعد میں خود ہی تمہیں تلاش کر لوں گا۔۔۔"

بل۔ چارلی اور پرسی ہڑبونگ مچانے والے جادوگروں کی طرف پہلے ہی جا چکے تھے۔ ویزلی صاحب بھی ان کے تعاقب میں بھاگتے ہوئے چلے گئے۔ وزارت کے جادوگر ہر طرف سے اسی سمت میں لپکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ رابرٹس اور ان کے بچوں کو ہوا میں لڑھکاتی ہوئی بھیڑ تیزی سے ان کے قریب آ رہی تھی۔

"چلو۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔!" فریڈ نے جینی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنگل کی طرف کھینچنا شروع کر دیا۔ ہیری۔ رون اور ہرمائنی بھی اس کے پیچھے پیچھے لپکے۔ جارج ان سب کے پیچھے تھا۔ درختوں کے پاس پہنچ کر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ رابرٹس گھرانے کے نیچے والی بھیڑ اب اور بڑی ہو چکی تھی۔ وزارت کے جادوگر بھیڑ کے درمیان میں کھڑے نقاب پوش جادوگروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن وہ اس جدوجہد میں بری طرح ناکام نظر آ رہے تھے اور انہیں

ایسا کرنے میں بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔ شاید وہ جادوئی حملہ کرنے سے اس لئے گھبرا رہے تھے کہ کہیں رابرٹس صاحب اور ان کے بیوی بچے گر کر ہلاک نہ ہو جائیں۔

اسٹیڈیم تک جانے والے راستے کو روشن کرنے والی رنگین لالٹینیں بجھا دی گئی تھیں۔ لڑکھڑاتے۔۔اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے سیاہ ہیولے درختوں کے بیچ سے بھاگ رہے تھے۔ بچے رو رہے تھے۔ تناؤ کے شکار لوگ بری طرح چیخ و پکار مچا رہے تھے۔ دہشت بھری آوازوں کی گونج رات کی ٹھنڈی نرم ہوا کے ساتھ چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ انجان لوگ اسے ادھر ادھر دھکیلتے ہوئے گزر رہے ہیں۔ وہ ان کے چہرے بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ پھر اسے رون کی درد بھری چیخ سنائی دی۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" ہرمائنی نے پریشانی سے پوچھا۔ اس کے اچانک رُک جانے کی وجہ سے ہیری اس سے ٹکرا گیا۔

"رون۔۔۔ تم کہاں ہو۔۔۔؟" اوہ۔۔۔ کیا مصیبت ہے۔۔۔' روشن اجالا ' ۔۔"

وہ اپنی چھڑی کی نوک روشن کر کے رستے میں اِدھر اُدھر روشنی ڈال کر دیکھنے لگی۔۔۔ رون زمین پر منہ کے بل گرا ہوا تھا۔

"کچھ نہیں!۔۔۔ کسی نکلی ہوئی جڑ سے الجھ کر گر گیا تھا۔" رون نے غصے سے کہا اور اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اتنے بڑے بڑے پیر ہوں گے تو پھر اور کیا ہو گا۔۔۔؟" پیچھے سے ایک سرد آواز سنائی دی۔

ہیری۔ رون اور ہرمائنی تیزی سے آواز کی سمت گھوم گئے۔ ڈریکو میلفوائے ان کے پاس اکیلا ہی کھڑا تھا۔ وہ ایک درخت سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اور بڑے پر سکون انداز میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے تھے۔ اور شاید درختوں کی درمیانی جھریوں سے خیمہ بستی میں ہونے والے ہنگاموں کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔

رون نے چھوٹتے ہی اسے گندی گالی دی۔ ہیری جانتا تھا کہ رون بیگم ویزلی کے سامنے کبھی بھی میلفوائے کو ایسی گالی دینے کی ہمت تک نہیں کر سکتا تھا۔

"اپنی زبان کو لگام دو۔ ویزلی۔۔۔!" میلفوائے نے غرا کر کہا اور اس کی زرد آنکھیں چمکنے لگیں۔ "دیکھو۔۔۔! بہتر یہی ہوگا کہ تم لوگ یہاں سے فوراً دفع ہو جاؤ۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ تم یہ تو نہیں چاہو گے کہ وہ لوگ اس ماگلو کو بھی دیکھ لیں۔۔۔" اس نے ہرمائنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اسی وقت خیمہ بستی کی طرف سے بم پھٹنے جیسی زوردار آواز سنائی دی اور تیز سبز روشنی کی لہر نے پھیلتے ہوئے چاروں طرف جنگل کے درختوں کو روشن کر دیا۔۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔؟" ہرمائنی نے الفاظ چباتے ہوئے پوچھا۔

"گرینجر۔۔۔! وہ ماگلوؤں کے پیچھے پڑے ہیں۔" میلفوائے نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بھی ہوا میں لٹک کر اپنی نیکر دکھانا چاہتی ہو۔۔۔ اگر تمہاری ایسی کوئی خواہش ہے تو یہیں رکی رہو۔۔۔ وہ لوگ اسی طرف آرہے ہیں۔۔۔ بڑا مزہ آئے گا۔۔۔۔"

"ہرمائنی ایک جادوگرنی ہے۔۔۔۔" ہیری نے غصے سے کہا۔

" جو بھی کہو پوٹر۔۔۔۔" میلفوائے کمینگی سے ہنستا ہوا بولا۔۔۔ " اگر تمہیں لگتا ہے کہ وہ لوگ اس بدذات کو نہیں پہچان پائیں گے تو وہیں کھڑے رہو۔ جہاں کھڑے ہو۔۔۔"

"اپنا گندا منہ بند رکھو۔ میلفوائے۔۔۔!" رون ہتھے سے اکھڑتا ہوا چیخا۔ سب لوگ جانتے تھے کہ جادوئی دنیا میں 'بدذات' انتہائی شرمناک گالی تھی۔ ایسے جادوگروں اور

اور جادو گرنیوں پر اسکا استعمال۔۔۔ جو کسی ماگلو گھرانے میں پیدا ہوتے تھے۔ ماگلوؤں سے گہری نفرت کا اظہار سمجھا جاتا تھا۔

"اس کی باتوں پر دھیان مت دو۔ رون۔۔۔!" ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ جب رون نے میلفوائے کو سبق سکھانے کیلئے اس کی طرف قدم بڑھایا تو ہرمائنی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔ عین اسی وقت درختوں کے دوسری طرف ایک زوردار دھماکہ ہوا جس کی آواز پہلے سے بھی کہیں زیادہ تیز تھی۔ درختوں کی آڑ میں چھپے ہوئے کئی لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ میلفوائے زور سے ہنسنے لگا۔

"لوگ کتنی جلدی ڈر جاتے ہیں۔۔۔ ہے نا۔ ! میرا خیال ہے کہ تمہارے ابو نے تمہیں چھپنے کیلئے کہا ہوگا۔۔۔؟ ویسے وہ وہاں کرنے کیا گئے ہیں۔۔؟ ماگلوؤں کو بچانے کیلئے۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

ہیری کا پارہ ساتویں آسمان پر چڑھ چکا تھا۔۔ اس نے کہا۔ " تمہارے ماں باپ کہاں ہیں۔۔؟ وہاں پر نقاب پہن کر کھڑے ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

میلفوائے نے مسکراتے ہوئے ہیری کی طرف چہرہ گھمایا۔ "دیکھو پوٹر۔۔! اگر وہ ایسا کر بھی رہے ہیں تو میں بھلا تمہیں کیوں بتاؤں گا۔۔؟"

"اوہ چلو بھی۔۔" ہرمائنی نے میلفوائے کو حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "چل کر باقی لوگوں کو تلاش کرتے ہیں۔۔۔"

"گرینجر۔۔۔! اپنے گھونسلے جیسے بالوں والے سر کو نیچے ہی رکھنا۔" میلفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔



"میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ اس کا باپ یقیناً ان مجرم نقاب پوش جادوگروں کے بیچ میں ہی ہوگا" رون نے غصے سے کہا۔

"اگر قسمت اچھی رہی تو وزارت کے محافظ انہیں جلد ہی گرفتار کر لیں گے۔" ہرمائنی امید بھرے لہجے میں بولی۔ "پتہ نہیں باقی لوگ کہاں چلے گئے۔۔۔؟"

فریڈ۔ جارج اور جینی کہیں بھی دِکھائی نہیں دے رہے تھے۔ حالانکہ رستہ بے شمار لوگوں سے بھرا پڑا تھا جو بار بار مڑ کر خیمہ بستی میں ہونے والے ہنگامے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پاجامے پہنی ہوئی کئی لڑکیاں تیزی سے بحث کرتے ہوئے آگے جا رہی تھیں۔

جب انہوں نے ہیری۔ رون اور ہرمائنی کو دیکھا تو گھنگریالے بالوں والی ایک لڑکی نے ان سے پوچھا۔۔۔

" *اُو اے مادام میک سیم۔۔۔؟ نُو لہہ وہ پیا دِ*" (مادام میک سیم کہاں ہیں۔۔۔؟ ہم نے انہیں کھو دیا ہے۔۔۔۔ فرانسیسی زبان)

"کیا کہا۔۔۔؟" رون نے عجیب انداز میں کہا۔

"اوہ۔۔۔" سوال کرنے والی لڑکی نے ان کی طرف پیٹھ گھمائی اور تیزی سے ان سے دور ہونے لگی۔ جب وہ آگے بڑھے تو ان کے کان میں اسکی آواز پڑی۔۔۔۔ "اوگورٹس۔۔۔"

"بوکس بیتون۔۔۔" ہرمائنی بڑبڑائی۔

"کیا۔۔۔؟" ہیری جلدی سے بولا۔

"وہ یقیناً بوکس بیتون میں پڑھتی ہوں گی۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ "تم جانتے ہی ہو گے۔۔۔ وہی۔۔۔ بوکس بیتون اکادمی برائے جادوئی علوم۔۔۔ میں نے اس کے بارے میں ' **جادوئی تعلیم یورپ میں۔ ایک جائزہ** ' نامی کتاب میں بھی پڑھا ہے۔"

"اوہ ہاں۔۔۔ صحیح۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"فریڈ۔ جارج اور جینی زیادہ دور نہیں جا سکتے۔" رون نے ہر مائنی کی طرح اپنی چھڑی باہر نکال کر روشن کر لی تھی۔ وہ اب آگے جانے والے راستے کو دھیان سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری نے بھی اپنی چھڑی نکالنے کے لئے اپنی جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا مگر چھڑی وہاں نہیں تھی۔ وہاں اسے صرف اپنی مناظر پکڑنے والی دوربین ہی ملی۔

"اوہ نہیں۔۔۔۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا۔۔۔ میری چھڑی کھو گئی ہے۔"

"تم مذاق کر رہے ہو۔۔۔۔"

رون اور ہر مائنی نے اپنی چھڑیاں ہوا میں اونچی کر لیں تاکہ روشنی اچھی طرح پھیل جائے۔ ہیری نے جلدی جلدی اس روشنی میں چاروں اطراف دیکھا۔ لیکن اسے اپنی چھڑی کہیں بھی نظر نہیں آئی۔

"ہو سکتا ہے کہ تمہاری چھڑی وہیں خیمے میں ہی رہ گئی ہو۔" رون نے کہا۔

"ممکن ہے کہ بھاگتے وقت تمہاری جیب سے نکل کر کہیں پیچھے گر گئی ہو۔" ہر مائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں۔۔۔! یہ ہو سکتا ہے۔۔۔" ہیری گم صم لہجے میں بولا۔

ہیری عام طور پر جادوئی دنیا میں اپنی چھڑی ہمیشہ اپنے پاس ہی رکھتا تھا۔ اس طرح کے ہنگامے میں وہ چھڑی کے بغیر خود کو غیر محفوظ تصور کرنے لگا۔

اسی وقت سرسراہٹ کی تیز آواز سن کر وہ سب اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔ انہوں نے گردنیں گھما کر دیکھا۔ گھریلو جن ونکی۔۔۔ نزدیک والی جھاڑیوں میں الجھی ہوئی تھی اور باہر نکلنے کیلئے بری طرح زور آزمائی کر رہی تھی۔ وہ جھاڑیوں سے نکلی اور عجیب سی چال میں چلنے لگی۔ لگ رہا تھا کہ اسے چلنے

میں مشکل پیش آ رہی ہے۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی پراسرار طاقت اسے پیچھے کی طرف واپس کھینچ رہی ہو۔

"نہیں نہیں۔۔۔ وہاں پر برا جادوگر ہیں۔۔۔" وہ جھنجھلاتی ہوئی بڑبڑائی۔ پھر آگے کی طرف جھکی اور دوڑنے کی کوشش کرنے لگی۔ "لوگ آسمانوں میں۔۔۔ ہوا میں ہیں۔ ونکی ان سے دور جا رہی ہے۔۔۔" وہ دوڑتی ہوئی راستے کے دوسری طرف لگے درختوں میں کہیں غائب ہوگئی۔ ۔ وہ خود کو روکنے والی پراسرار طاقت سے پوری قوت سے نبرد آزما تھی۔ اور اس کوشش میں بری طرح سے ہانپتے ہوئے کراہ رہی تھی۔

"اسے کیا ہوگیا ہے۔۔۔؟" رون نے ونکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا منہ حیرت سے کھلا ہوا تھا۔ "وہ ٹھیک طرح سے کیوں نہیں بھاگ پا رہی۔۔۔؟"

"شرط لگالو۔۔۔ اس نے اپنے مالک سے چھپنے کی اجازت نہیں لی ہوگی۔ اسی لئے وہ خود سے لڑ رہی ہے۔" ہیری نے کہا۔

وہ ڈوبی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ جب بھی ڈوبی ایسا کوئی کام کرتا تھا جو میلفوائے گھرانے کو پسند نہیں ہوتا تھا تو وہ اس بات پر مجبور ہو جاتا تھا کہ اپنا سر پٹخنے لگے۔

"تم جانتے ہو۔ گھریلو جنوں کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کیا جاتا ہے۔" ہرمائنی نے غصے سے کہا۔ "یہ تو سراسر غلامی ہے۔ کراؤچ نے اسے اسٹیڈیم میں اتنا اوپر بھیج دیا حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ اونچی جگہ پر جانے سے ڈرتی ہے۔ انہوں نے اس پر جادو کر دیا ہوگا جس کی وجہ سے وہ تب بھی بھاگ نہیں پائی۔ جب برے جادوگر خیموں کو نیست و نابود کر رہے تھے۔ کوئی اس بارے میں کچھ کرتا کیوں نہیں ہے۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔! گھریلو جن اپنے اسی حال میں خوش رہتے ہیں۔" رون نے کہا۔ "تم نے سنا نہیں تھا کہ ونکی نے کھیل کے دوران کیا کہا تھا۔۔۔؟ 'گھریلو جن کو لطف اندوز نہیں ہونا چاہئے۔' ونکی کو تو یہی پسند ہے کہ اس کا مالک اس پر حکم چلائے۔۔۔"

"یہ سب تم جیسے لوگوں کی وجہ سے ہے۔ رون۔۔۔!" ہرمائنی غصے میں غرا کر بولی۔ "تم جیسے لوگ ہی برے اور بے رحم رواجوں کو جنم دیتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ گھریلو جن بے بس اور مجبور ہوتے ہیں اور تم جیسے لوگ سست اور کاہل الوجود۔۔۔"

ٹھیک اسی وقت ایک اور زوردار دھماکہ ہوا۔ جس کی آواز جنگل کے کونے کونے میں گونجی۔

"چلو۔۔۔ جلدی سے کہیں اور۔۔۔ آگے چلتے ہیں۔" رون بے چینی سے بولا۔ ہیری نے دیکھا کہ رون پریشان نظروں سے ہرمائنی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ شاید میلفوائے کی بات میں کہیں سچائی چھپی ہوئی تھی۔۔شاید ہرمائنی ان سے زیادہ خطرے میں تھی۔

وہ دوبارہ چلنے لگے۔ ہیری اب بھی اپنی جیبوں کو ٹٹول رہا تھا۔۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی چھڑی وہاں نہیں تھی۔۔۔

وہ اندھیرے راستے پر چلتے چلتے جنگل کے گہرے حصے میں پہنچ گئے تھے۔ وہ اب بھی فریڈ۔ جارج اور جینی کو ڈھونڈ رہے تھے۔ راستے میں انہیں بونوں کا ایک جھنڈ نظر آیا۔ جو سونے کے سکوں کے ڈھیر کے پاس کھڑا ہنسی مذاق میں مصروف تھا۔ یقیناً انہوں نے یہ تمام سونے کے سکے کھیل پر شرطیں لگا کر ہی جیتے ہوں گے۔ بونے خیمہ بستی میں مچے ہوئے سنگین ہنگاموں سے ذرا بھی پریشان نہیں لگ رہے تھے۔ سونے کے سکوں کے بورے ان کے قدموں میں پڑے تھے۔ وہ تینوں ان سے دور ہٹ کر آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ کچھ



ہی فاصلے پر انہوں نے دو درختوں کے بیچ میں ایک جگہ پر ہلکی دودھیا روشنی دیکھی۔ درختوں کے بیچ میں سے دیکھنے پر انہیں وہاں تین لمبی اور خوبصورت پری زادیاں نظر آئیں وہ کھلی جگہ پر کھڑی تھیں۔ کچھ نوجوان جادوگر انہیں گھیرے کھڑے تھے اور زور زور سے باتیں کر رہے تھے۔

ان میں سے ایک جوشیلے انداز میں بتا رہا تھا۔ میں ہر سال گلیون کے سو بورے کماتا ہوں۔ میں **خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی** کا رکن ہوں۔ جہاں میں ڈریگن ہلاک کرتا ہوں۔"



"رہنے بھی دو۔۔۔" اس کے قریب بیٹھا ہوا اس کا دوست ہنستا ہوا بولا۔ "میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم چند سکوں کی خاطر رستی کڑھائی میں برتن دھونے کا کام کرتے ہو۔۔۔ لیکن میں خون آشام بلاؤں کو ہلاک کرتا ہوں۔ میں اب تک ایسے نوے کے قریب خون آشام انسانوں کو مار چکا ہوں۔۔۔"

وہاں پر ایک تیسرا نوجوان جادوگر بھی تھا۔ وہ بھلا پیچھے کیسے رہ سکتا تھا۔۔۔۔؟

اس کا مہاسوں سے بھرا ہوا چہرہ دودھیا روشنی میں صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ تیزی سے بولا۔ "میں اس ملک کا سب سے کم عمر جادوئی وزیر بننے والا ہوں۔۔۔"



یہ سن کر ہیری کو ہنسی آ گئی۔ وہ اس مہاسوں والے جادوگر کو اچھی طرح پہچان چکا تھا۔ جس کا نام اسٹین شن پائک تھا اور وہ در حقیقت تین منزلہ **سورماؤں کی سواری** میں ٹکٹ بیچتا تھا۔ وہ یہ بات بتانے کیلئے رون کی طرف مڑا لیکن رون کا چہرہ بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے رون چلاتے ہوئے بولا۔ "کیا میں نے تمہیں بتایا کہ میں نے ایسا اڑن جھاڑو بنایا ہے جو مشتری تک جا سکتا ہے۔۔۔؟"

"حد ہوتی ہے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ پھر ہرمائنی اور ہیری نے رون کا ایک ایک ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتے ہوئے وہاں سے دور لے گئے۔۔۔ جب پری زادیوں اور ان کے پرستاروں کی آوازیں سنائی دینا بند ہو گئیں تب تک وہ جنگل کے بیچوں بیچ پہنچ چکے تھے۔ شاید وہ وہاں اکیلے ہی تھے کیوں کہ یہاں کافی سناٹا اور سکون چھایا ہوا تھا۔

"ہمیں یہیں پر انتظار کرنا چاہئے۔" ہیری نے چاروں اطراف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہاں

ہم ایک میل دور سے بھی کسی کے آنے کی آواز سن سکتے ہیں۔۔۔"

ابھی اس کی بات ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ اسی وقت لوڈو بیگ مین ان کے سامنے والے درخت کے پیچھے سے نمودار ہوئے۔ دو چھڑیوں کی ہلکی روشنی میں بھی ہیری کو نظر آگیا کہ بیگ مین کا حلیہ کافی بدل چکا تھا۔ اب ان کے چہرے پر شادابی اور گلابی پن نہیں تھا۔ ان کے قدموں کی لچک بھی جا چکی تھی۔ ان کا چہرہ بہت سفید اور مضطرب نظر آرہا تھا۔

"کون ہے۔۔۔؟" انہوں نے جلدی جلدی آنکھیں جھپکا کر ان لوگوں کے چہرے دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔ "تم لوگ یہاں پر تن تنہا کیا کر رہے ہو۔۔۔؟"

ان تینوں نے حیرانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"دیکھئے۔۔۔! وہاں پر ہنگامے ہو رہے ہیں۔۔۔" رون نے بتانا چاہا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" بیگ مین نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"خیمہ بستی میں۔۔۔ کچھ نقاب پوش جادوگر ماگلوؤں کے خاندان کو ہوا میں اُڑا رہے ہیں۔۔۔"

"ان کا بیڑہ غرق ہو۔۔۔" بیگ مین غصے سے بولے۔ وہ کافی فکر مند لگ رہے تھے۔ مزید کوئی بات کئے بغیر۔۔۔ کھٹ کی آواز کے ساتھ ظہور اڑان بھر کر وہ وہاں سے چلے گئے۔۔۔

"بیگ مین وہاں ہونے والے خوفناک ہنگاموں پر قابو نہیں پا سکیں گے۔" ہرمائنی تیوریاں چڑھا کر بولی۔

"ویسے وہ کوئیڈچ کے بہت عمدہ **بٹاؤ** تھے۔۔۔" رون نے کہا۔ جو راستے سے ہٹ کر ایک درخت کے نیچے سوکھی گھاس پر بیٹھ چکا تھا۔ "جب وہ **ویمبورن واسپس** کی ٹیم میں تھے۔ ان کی ٹیم نے لگاتار تین مرتبہ لیگ کپ جیتا تھا۔۔۔"

اس نے اپنی جیب سے کرم کا چھوٹا مجسمہ باہر نکالا اور اسے زمین پر رکھ دیا۔ اور کچھ دیر تک اسے چاروں طرف چلتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اصلی کرم کی طرح ننھے مجسمے کے بھی پنجے اُٹھے ہوئے تھے اور کندھے جھکے ہوئے تھے۔ وہ بھی اپنی اڑن جھاڑو کے بجائے زمین پر چلتے ہوئے کچھ خاص نہیں لگ رہا تھا۔

ہیری نے خیمہ بستی کی طرف سے آنے والے شور پر کان لگائے۔ اب وہاں تھوڑی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ شاید وہاں ہونے والے ہنگاموں پر قابو پالیا گیا تھا۔

"ہرمائنی نے کچھ دیر بعد کہا۔۔۔" مجھے امید ہے کہ باقی لوگ صحیح سلامت ہوں گے۔"

"ہاں۔۔۔! وہ لوگ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔۔۔" رون نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"رون۔۔۔! ذرا سوچو تو سہی۔۔۔ اگر تمہارے ابو لوسئیس میلفوائے کو پکڑ لیں۔۔ تو کتنا مزہ آئے گا۔۔۔؟" ہیری نے رون کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور کرم کے چھوٹے مجسمے کو گھورنے لگا جو سوکھے پتوں پر ٹیڑھا میڑھا چل رہا تھا۔ "وہ ہمیشہ کہتے ہیں۔۔۔ کہ وہ لوسئیس میلفوائے کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔"

"کم از کم۔۔۔ اس کے بعد ڈریکو کے چہرے پر چھائی رہنے والی طنزیہ مسکان تو ہمیشہ کیلئے دم توڑ دے گی۔" رون لطف اندوز ہوتے ہوئے بولا۔

"بے چارے ماگلو۔۔۔!" ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔ "اگر وزارت کے جادوگر انہیں نیچے نہ اتار پائے تو پھر کیا ہوگا۔۔۔۔؟"

"وہ ضرور اتار لیں گے۔" رون نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔ "تم دیکھ لینا۔ وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال ہی لیں گے۔"

"نقاب پوش جادوگر پاگل ہوگئے ہیں کیا۔۔؟" ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ "وہ آج کی رات ایسی حرکت کر رہے ہیں جب پوری وزارتِ جادوگری یہاں پر موجود ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ یہ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ وہ پکڑے نہیں جائیں گے۔۔۔؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ انہوں نے کسی قسم کا نشہ کیا ہوگا۔۔ یا جان بوجھ کر۔۔۔۔"

لیکن اچانک اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور مڑ کر پیچھے دیکھنے لگی۔ ہیری اور رون نے بھی فوراً اپنی گردنیں گھما دیں اور ارد گرد دیکھنے لگے۔

آوازوں سے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی لڑکھڑاتا ہوا ان کی طرف آرہا ہے۔ وہ تیزی سے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے درختوں کے پیچھے جا چھپے اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ آنے والے کے قدموں کی چاپ سنتے رہے۔

لیکن قدموں کی آواز اچانک رُک گئی۔

"کون ہے۔۔۔؟" ہیری نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

گہری خاموشی چھا گئی۔ ہیری کھڑا ہوا اور آنکھیں پھاڑ کر درخت کے چاروں طرف دیکھنے لگا ۔ اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ وہ زیادہ دور تک نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ لیکن اسے اس بات کا احساس ہوگیا کہ کوئی اس کی نظر کی پہنچ سے بس کچھ ہی قدموں کے فاصلے پر کھڑا ہے۔

"وہاں کون ہے۔۔۔؟" اس نے پوچھا۔

اور پھر اچانک ایک سنسناتی ہوئی تیز آواز نے خاموشی کا پردہ چاک کر دیا۔ ایسی آواز انہوں نے پہلے نہیں سنی تھی۔ لیکن یہ آواز دہشت میں بھری آواز میں چیخ نہیں رہی تھی بلکہ ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے وہ آواز کوئی جادوئی کلمہ پڑھ رہی ہے۔۔

"وارِ موت ۔۔۔"

پھر اچانک بڑی تیزی سے ایک بڑی سبز اور چمکیلی چیز اس تاریکی سے نمودار ہوئی ۔۔۔ جس میں ہیری کسی کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا ۔۔۔ وہ چیز درختوں کے اوپری حصے سے بلند ہو کر آسمان میں پہنچ گئی۔

"وہ کیا ہے ۔۔؟" رون نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔ وہ فوراً اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس نمودار ہونے والی چیز کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

لمحے بھر کیلئے ہیری کے ذہن میں یہ خیال ابھرا کہ آئرشی بونوں نے کوئی نیا کرتب دکھایا ہو گا۔ لیکن اسے فوراً ہی یہ احساس ہوا کہ یہ تو ایک دیوہیکل کھوپڑی تھی۔ جو جھلملاتے ہوئے زمردی ستاروں پر مشتمل تھی ۔۔ اس کھوپڑی کے منہ سے زبان کی جگہ ایک بڑا لمبا سانپ نکل کر ادھر ادھر لہرا رہا تھا۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے یہ کھوپڑی اُڑ کر اور اونچی ہو گئی۔ وہ اپنے ارد گرد پھیلی ہوئی سبز دھند میں لپٹی ہوئی تھی اور سیاہ آسمان میں ستاروں کے خوفناک جھرمٹ کی طرح جھلملا رہی تھی۔



اچانک جنگل میں ان کے چاروں طرف چیخیں سنائی دینے لگیں۔ ہیری اس کی وجہ نہیں سمجھ پایا۔ حالانکہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ شاید کھوپڑی کو دیکھ کر ہی لوگ چیخنے چلانے لگے ہیں۔ کھوپڑی آسمان میں اتنی اوپر پہنچ گئی تھی کہ وہ کسی کھلتی ہوئی رنگت سے بنے اشتہار کی طرح چمک کر پورے جنگل میں سبز روشنی پھیلا رہی تھی۔ ہیری نے جلدی سے تاریکی میں اس شخص کو تلاش کرنے کی کوشش کی جس نے جادوئی کلمہ پڑھ کر اس کھوپڑی کو نمودار کیا تھا لیکن اسے کوئی بھی نظر نہیں آیا۔

"وہاں کون ہے۔۔۔؟" اس نے دوبارہ پوچھا۔

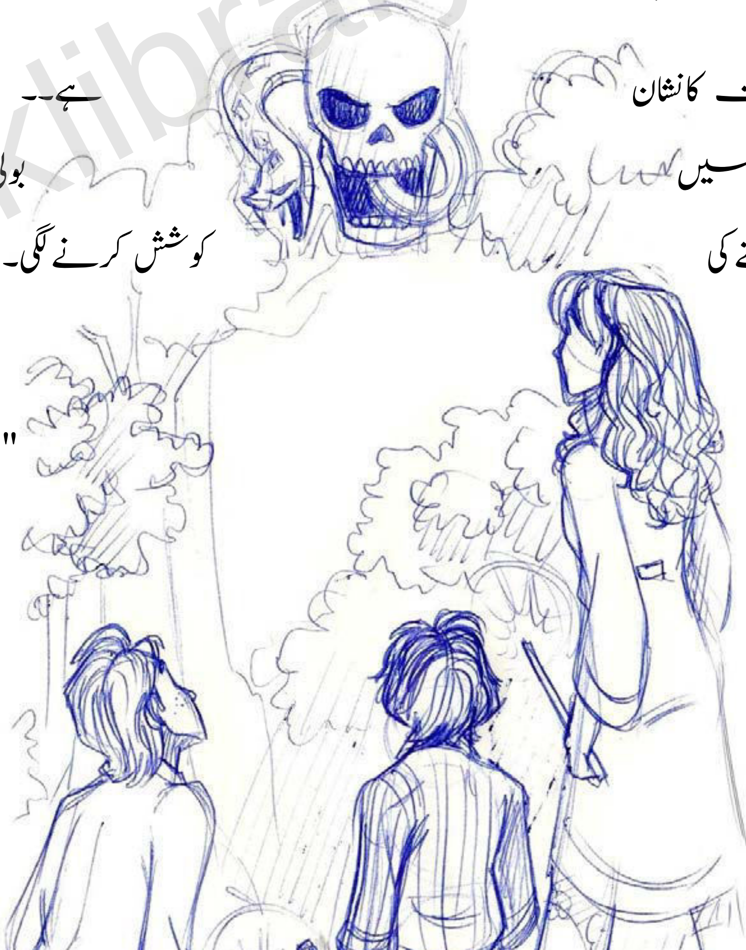
"ہیری جلدی کرو۔ یہاں سے نکل چلو۔۔!" ہرمائنی اس کی جیکٹ کا کالر پکڑ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچ رہی تھی۔

"کیوں کیا ہوا۔۔۔؟" ہیری نے حیرت سے کہا۔ وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ ہرمائنی کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا اور وہ بے حد دہشت زدہ نظر آ رہی تھی۔

"یہ موت کا نشان ہے۔۔ ہیری۔۔۔!" ہرمائنی دُکھ بھری آواز میں بولی اور اپنی پوری طاقت سے اسے پیچھے کھینچنے کی کوشش کرنے لگی۔ "تم جانتے ہو کون کا نشان۔۔۔"

"والڈیمورٹ کا۔؟"

"ہیری چلو بھی"



ہیری پلٹا۔ رون نے بھی جلدی سے کرم کا ننھا مجسمہ اُٹھا لیا۔ پھر وہ تیزی سے خالی جگہ کے دوسری طرف جانے لگے۔

لیکن وہ ابھی کچھ ہی قدم چلے تھے کہ اسی وقت وہاں پر ہوا میں سے بیس کے قریب جادوگر نمودار ہو گئے اور انہوں نے ان تینوں کو گھیرے میں لے لیا۔

ہیری پلٹ کر گھوما اور لمحے کے اندر اندر اس نے ایک بات تاڑ لی۔ سبھی جادوگروں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال کر ان پر تان رکھی تھیں۔ وہ تینوں چھڑیوں کی زد میں تھے۔ بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ چلایا۔ "نیچے جھک جاؤ۔۔۔" اس نے باقی دونوں کو پکڑا اور انہیں اپنے ساتھ زمین پر گرا لیا۔

"ہوش گم۔۔۔" بیس آوازیں ایک ساتھ گرجیں۔

چندھیانے والے شعلے نکلے اور ہیری کے سر کے بال اس طرح اُڑنے لگے جیسے تیز آندھی چل رہی ہو۔ اپنے سر کو نصف انچ اُٹھا کر اس نے دیکھا کہ جادوگروں کی چھڑیوں سے نکلتے ہوئے سرخ شعلے ان کے اوپر سے اُڑ کر درختوں سے جا ٹکرائے اور اندھیرے میں اچھل کر اِدھر اُدھر چلے گئے۔

"ٹھہرو۔۔۔" کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی جسے ہیری فوراً پہچان گیا۔۔۔ "ٹھہرو۔ یہ تو میرا بیٹا ہے۔۔۔" ہیری کے بال اُڑنا بند ہو گئے تھے۔ اس نے اپنے سر کو تھوڑا سا اوپر اُٹھا کر دیکھا۔ اس کے سامنے والے جادوگر نے اپنی چھڑی جھکا لی تھی۔

ہیری نے پلٹ کر دیکھا کہ ویزلی صاحب دہشت بھرے چہرے کے ساتھ ان کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔

"رون۔۔۔ ہیری۔۔۔ ہرمائنی۔۔۔ تم سب ٹھیک تو ہو۔۔۔؟" ان کی آواز کانپ رہی تھی۔

"راستے سے ہٹو آرتھر۔۔۔!" ایک سرد اور روکھی آواز نے کہا۔۔

یہ آواز کراؤچ کی تھی۔ وہ اور وزارت کے کافی جادوگران کے گرد گھیرا بنا رہے تھے۔

ہیری ان کا سامنا کرنے کیلئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

کراؤچ کا چہرہ غصے سے تنا ہوا تھا۔

"تم میں سے کس نے یہ کام کیا ہے۔۔؟" انہوں نے غصیلی آواز میں گرجتے ہوئے پوچھا۔ ان کی باریک بین آنکھیں انہیں ٹٹول رہی تھیں۔ "تم میں سے کس نے موت کا نشان تشکیل دیا ہے۔۔۔؟"

"ہم نے اسے تشکیل نہیں دیا۔" ہیری نے کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" رون نے اپنی کہنی ملتے ہوئے غصے سے اپنے ابو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "آپ لوگوں نے ہم پر حملہ کیوں کیا۔۔۔؟"

"جھوٹ مت بولو۔۔" کراؤچ کی آواز میں تلخی بڑھ گئی۔ ان کی چھڑی اب بھی رون کی طرف تنی ہوئی تھی اور ان کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ وہ تھوڑے پاگل نظر آ رہے تھے۔ "تم لوگ ٹھیک اسی جگہ پر ملے ہو۔ جہاں سے یہ جرم سرزد ہوا ہے۔"

"بارٹی۔۔۔!" اونی ڈریسنگ گاؤن پہنی ہوئی ایک جادوگرنی نے دھیرے سے کہا۔ "بارٹی۔۔۔! یہ تو بچے ہیں۔ یہ اتنا بڑا کام نہیں کر سکتے۔۔۔"

"تم تینوں بتاؤ۔۔۔ یہ نشان کہاں سے نکلا تھا۔۔۔؟" ویزلی صاحب نے جلدی سے پوچھا۔

"وہاں سے۔۔۔" ہرمائنی نے کانپتے ہوئے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں سے انہیں آواز سنائی دی تھی۔ "درختوں کے پیچھے کوئی کھڑا تھا۔۔۔ اس نے چلا کر کوئی جادوئی کلمہ بولا تھا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ وہاں کوئی کھڑا تھا۔۔۔؟ واقعی۔۔۔؟" کراؤچ نے اب اپنی باہر نکلی ہوئی آنکھیں ہرمائنی پر جما دی تھیں۔ وہ اسے بے یقینی کے عالم میں مشکوک نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ "اس نے جادوئی کلمہ بولا تھا۔۔۔" واقعی۔۔۔؟ لڑکی تمہیں بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ نشان کیسے تشکیل دیا جاتا ہے۔۔۔"

لیکن کراؤچ کے علاوہ وہاں کھڑے وزارت کے کسی بھی جادوگر کو یہ یقین نہیں تھا کہ اس کھوپڑی کی علامت کو رون۔ ہیری یا ہرمائنی میں سے کسی نے تشکیل دیا ہوگا۔ اسی لئے ہرمائنی کی بات سنتے ہی ان سب نے تیزی سے اپنی چھڑیاں دوبارہ اُٹھالیں اور ان کا رخ ہرمائنی کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف کرکے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے درختوں کے بیچ میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگے۔

"ہمیں بہت دیر ہو چکی ہے۔" اونی ڈریسنگ گاؤن والی جادوگرنی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "اب تک تو وہ ظہور اڑان سے نجانے کہاں پہنچ چکا ہوگا۔۔۔؟"

"مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔۔" بھوری ڈاڑھی والا ایک جادوگر بولا۔ وہ ایموس ڈیگوری یعنی سیڈرک ڈیگوری کے والد تھے۔ "ہمارے حملے کے وار ان درختوں کے بیچ میں بھی گئے تھے۔۔۔ اس بات کا کافی امکان ہے کہ ہمارے واروں کے نتیجے میں یقیناً وہ مجرم بھی بے ہوش ہو گیا ہوگا۔۔۔"

"ایموس۔۔۔! ذرا سنبھل کر جانا۔۔۔" کچھ جادوگروں نے انہیں خبردار کرتے ہوئے کہا۔

ڈیگوری اپنی چھڑی اُٹھا کر اندھیرے میں درختوں کی طرف بڑھنے لگے۔ ہرمائنی منہ پر ہاتھ رکھ کر انہیں اندھیرے میں جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

کچھ لمحوں کے بعد انہیں ڈیگوری صاحب کے چلانے کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ہمیں مجرم مل گیا ہے۔۔۔ یہاں کوئی ہے۔۔۔ بے ہوش ہے۔۔۔ یہ تو۔۔۔لیکن ۔۔۔ اوہ۔۔۔"

"تمہیں کوئی مل گیا۔۔۔؟" کراؤچ نے بہت بے قراری سے پوچھا۔ ان کے چہرے پر زلزلے جیسے آثار تھے۔ "کون ہے وہ۔۔۔؟ کون ہے وہ۔۔۔؟"

انہیں شاخیں ٹوٹنے اور پتے کچلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر قدموں کی آہٹ آئی اور ڈیگوری درختوں کے پیچھے سے باہر نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا جسم تھا۔ ہیری نے تولئے جیسی پوشاک پہنے اس جسم کو فوراً پہچان لیا۔۔ وہ ونکی تھی۔

جب ڈیگوری نے کراؤچ کے قدموں کے پاس زمین پر انکی گھریلو جن کو ڈال دیا تو وہ نہ تو ہلے اور نہ ہی کچھ بولے۔ وزارت کے باقی جادوگر کراؤچ کو گھور رہے تھے۔۔۔ کچھ لمحوں تک تو کراؤچ گم صم کھڑے رہے۔ ان کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا اور آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔ وہ نیچے پڑی ونکی کو لگاتار گھور رہے تھے پھر ایسا لگا جیسے وہ دوبارہ ہوش میں آ گئے ہوں۔۔۔۔۔

"یہ نہیں۔۔۔ نہیں ہو سکتا۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔" وہ اٹکتے ہوئے ہکلائے۔

وہ تیزی سے ڈیگوری صاحب کے پاس سے ہوتے ہوئے اس طرف چل دیئے جہاں سے ونکی ملی تھی۔

"کوئی فائدہ نہیں کراؤچ صاحب۔۔۔!" ڈیگوری نے ان کے عقب میں آواز لگائی۔ "وہاں اور کوئی نہیں ہے۔۔۔"

لیکن کراؤچ ان کی بات ماننے کیلئے بالکل تیار نہیں تھے۔

سبھی کو کراؤچ کی چاروں طرف گھوم کر دیکھنے کی آوازیں سنائی دیں۔ تلاشی لیتے وقت جب انہوں نے جھاڑیوں کو ہٹایا تو سبھی کو پتوں کی سرسراہٹ صاف سنائی دی۔



"بڑی شرم کی بات ہے۔۔۔" ڈیگوری نے سنجیدگی سے ونکی کے بے ہوش جسم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "بارٹی کراؤچ کی گھریلو جن۔۔۔۔۔۔۔۔میری رائے میں تو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"چھوڑو بھی ایموس۔۔۔" ویزلی صاحب نے دھیمی آواز میں کہا۔ "تم کہیں یہ تو نہیں سوچ رہے ہو کہ یہ کام اس گھریلو جن نے کیا ہے۔۔؟ موت کا نشان ایک جادوگر کا نشان ہے۔ اسے تشکیل دینے کیلئے چھڑی کی ضرورت ہوتی ہے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔!" ڈیگوری نے کہا۔ "لیکن اس گھریلو جن کے پاس چھڑی تھی۔"

"کیا۔۔۔؟" ویزلی صاحب اچھل پڑے۔

"یہ رہی۔۔۔ دیکھو۔۔۔!" ڈیگوری نے ایک چھڑی اُٹھا کر ویزلی صاحب کو دکھائی۔

"یہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس لئے اس کا پہلا جرم تو یہی ہے کہ اس نے جادوئی چھڑی کے استعمال کے قانون والی شق کی دفعہ تین کو توڑا۔ جس کے مطابق کوئی غیر انسانی جاندار جادوئی چھڑی کو نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی اسے جادوئی چھڑی استعمال کرنے کی اجازت ہے۔"

اسی وقت دھم کی آواز کے ساتھ لوڈو بیگ مین ویزلی صاحب کے پاس ہوا میں سے نمودار ہوئے۔ وہ تھوڑا ہانپ رہے تھے اور کسی قدر متجسس نظر آرہے تھے۔ وہ اپنا سر اُٹھا کر سبز دھند میں لپٹی ہوئی چمکتی کھوپڑی کو دیکھنے لگے۔

"موت کا نشان۔۔۔" وہ ہانپتے ہوئے بولے اور اپنے ساتھیوں کی طرف تفصیل جاننے کیلئے مڑتے وقت وہ ونکی کے بے ہوش جسم پر چڑھتے چڑھتے بچے۔ "یہ کس نے بنایا ہے۔۔؟ کیا تم لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔۔۔؟ بارٹی۔۔۔ یہاں کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟"

کراؤچ خالی ہاتھ لوٹ آئے تھے۔ ان کا چہرہ اب بھی کسی بھوت کی مانند سفید تھا۔ ان کے ہاتھ اور ان کی ٹوتھ برش جیسی مونچھیں۔۔۔ دونوں ہی کانپ رہے تھے۔

"تم کہاں تھے بارٹی۔۔۔؟" بیگ مین نے شکایتی انداز میں پوچھا۔ "تم میچ میں بھی نظر نہیں آئے۔۔؟ تمہاری گھریلو جن نے تمہاری نشست روکی ہوئی تھی۔۔۔ خدا خیر کرے۔۔" بیگ مین نے اسی وقت ونکی کو اپنے پیروں کے پاس زمین پر پڑے دیکھا۔ "اسے کیا ہوا۔۔۔؟"

"میں مصروف تھا۔ لوڈو۔۔!" کراؤچ نے کہا۔ جواب بھی اٹک اٹک کر بول رہے تھے اور ان کے ہونٹ مشکل سے ہل رہے تھے۔ "اور میری گھریلو جن کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔"

"بے ہوش کر دیا گیا ہے۔۔۔؟ تمہارا مطلب ہے کہ تم لوگوں نے اسے مل کر بے ہوش کر دیا۔۔؟ لیکن کیوں۔۔؟" بیگ مین الجھی ہوئی آواز میں بولے۔

اچانک بیگ مین کے دمکتے ہوئے گول چہرے پر ایسا تاثر پھیل گیا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گئے ہوں۔ انہوں نے پہلے اوپر کھوپڑی کی طرف دیکھا اور پھر بے ہوش پڑی ونکی کو گھورا اور پھر ان کی نظریں گھوم کر کراؤچ کے چہرے پر آکر ٹھہر گئیں۔

"نہیں۔۔۔" وہ حیرانی سے بڑبڑائے۔ "ونکی موت کا نشان تشکیل نہیں دے سکتی۔۔۔؟ اسے اس کا طریقہ ہی معلوم نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے تو اسے جادوئی چھڑی کی ضرورت پڑے گی۔"

"لیکن اس کے پاس جادوئی چھڑی تھی۔" ڈیگوری نے تنک کر کہا۔ "لوڈو! مجھے اس کے ہاتھ میں جادوئی چھڑی ملی ہے۔ کراؤچ۔۔۔! اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمیں یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ آپ کی گھریلو جن اپنی صفائی میں کیا کہتی ہے۔۔۔؟"

کراؤچ نے ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا جس سے پتہ چلتا کہ انہوں نے ڈیگوری کی بات سنی بھی ہے یا نہیں۔۔۔ بہرحال ڈیگوری نے ان کی خاموشی کو اجازت مان لیا۔ انہوں نے اپنی چھڑی اُٹھا کر ونکی کی طرف موڑی اور بولے۔ "ہوش بحال"

ونکی دھیرے سے ہلی۔ اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھیں کھلیں اور اس نے کئی بار سٹپٹائے ہوئے انداز میں اپنی پلکیں جھپکائیں۔ خاموش جادوگروں کی نظروں کے سامنے وہ جھجکتے ہوئے دھیرے سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے ڈیگوری کے پیروں کی جھلک دیکھی اور کانپتے ہوئے آہستگی سے آنکھیں اُٹھا کر ان کا چہرہ دیکھا۔ پھر اس نے اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر دیکھا۔ ہیری کو ونکی کی شیشے جیسی بڑی آنکھوں میں آسمان میں تیرتی ہوئی کھوپڑی کا عکس نظر آ رہا تھا۔ ونکی نے ایک آہ بھری۔ چاروں طرف گھبرا کر دیکھا اور پھر دہشت میں سسکیاں بھرنے لگی۔

"گھریلو جن۔۔۔!" ڈیگوری نے سخت لہجے میں پوچھا۔ "کیا تم جانتی ہو کہ میں کون ہوں۔۔۔؟ میں **محکمہ برائے جادوئی جاندار نظم و ضبط اور قاعدہ جات** کا رکن ہوں۔"

ونکی زمین پر آگے پیچھے ہلنے لگی۔ اس کی سانسیں تیزی سے کھڑکھڑا رہی تھیں۔۔۔ اس کی حرکتوں سے ہیری کو ڈوبی یاد آگیا۔ ڈوبی بھی مالک کے حکم کی خلاف ورزی کرتے وقت ایسی ہی حرکتیں کرتا تھا۔

"گھریلو جن۔۔۔! جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو۔ یہاں کچھ دیر پہلے موت کا نشان تشکیل دیا گیا ہے۔" ڈیگوری نے کڑک آواز میں کہا۔ "اور اس کے کچھ لمحوں بعد ہی تم اس کے ٹھیک نیچے ملی۔ اس بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے۔۔۔؟"

"میں۔۔۔ میں۔۔۔ میں یہ نہیں کر رہی جناب۔۔۔" ونکی ہانپتی ہوئے بولی۔ "میں نہیں جان رہی کہ یہ نشان کیسے بناتے ہیں جناب۔۔۔۔"

"تمہارے ہاتھ میں چھڑی بھی ملی ہے۔" ڈیگوری نے اس کے سامنے چھڑی لہراتے ہوئے غرا کر کہا۔

جیسے ہی چھڑی پر آسمان میں تیرتی ہوئی کھوپڑی کی سبز روشنی پڑی ۔ اسی وقت ہیری چھڑی کو دیکھ کر پہچان گیا۔

"ارے۔۔۔ یہ تو میری چھڑی ہے۔۔" وہ چونک کر جلدی سے بولا۔

وہاں کھڑے سبھی جادوگر گھور کر اسے دیکھنے لگے۔

"تم نے کیا کہا۔۔؟" ڈیگوری نے اس پر ترچھی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ تو میری چھڑی ہے۔" ہیری نے دوبارہ کہا۔ "مجھ سے کہیں گر گئی تھی۔۔۔"

"تم سے گر گئی تھی۔۔۔؟" ڈیگوری نے بے یقینی میں دہرایا۔ "کیا یہ اقبالِ جرم ہے۔۔؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ تم نے ہی موت کا نشان تشکیل دینے کے بعد اس چھڑی کو پھینک دیا ہو۔۔۔؟"

"ایموس۔۔۔! ذرا سوچو تو سہی۔۔۔! تم کس پر الزام لگا رہے ہو۔۔۔؟" ویزلی صاحب نے بہت غصے سے کہا۔ "کیا ہیری پوٹر۔۔۔ موت کا نشان تشکیل دے گا۔۔؟"

"اوہ۔۔ واقعی۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔" ڈیگوری نے جلدی سے کہا۔ "معاف کرنا۔۔ میں ذرا جوش میں آگیا تھا۔۔۔"

"ویسے یہ چھڑی مجھ سے وہاں نہیں گری تھی۔۔۔" ہیری نے اپنا انگوٹھا کھوپڑی کے نیچے کے درختوں کی طرف ہلایا۔ "جنگل میں آتے ہی مجھے اس کے کھو جانے کا پتہ چل گیا تھا۔"

ڈیگوری نے دوبارہ ونکی کی طرف سختی سے دیکھا جوان کے پیروں کے پاس جھکی ہوئی تھی۔ پھر وہ غرا کر بولے۔ "گھریلو جن۔۔! تو تمہیں یہ چھڑی مل گئی۔۔؟ اور تم نے اسے اُٹھا کر تھوڑی مستی کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

"میں اس سے جادو نہیں کر رہی جناب۔۔۔" ونکی چیختے ہوئے بولی۔ اس کی چپٹی اور پھولی ناک کے دونوں طرف آنسو بہہ رہے تھے۔ "میں تو۔۔۔ میں تو۔۔۔ میں تو بس اسے اُٹھا رہی تھی جناب۔۔۔ میں موت کا نشان نہیں تشکیل دے رہی جناب۔۔۔ میں نہیں جان رہی کہ اسے کیسے بناتے ہیں۔۔۔"

"وہ ونکی نہیں تھی۔" اچانک ہرمائنی بولی۔ وہ وزارت کے اتنے سارے جادوگروں کے سامنے بولنے سے گھبرا رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر فکرمندی کی جھلک تھی۔ "ونکی کی آواز پتلی اور لرزتی ہوئی ہے جبکہ جادوئی کلمہ بولنے والے کی آواز بھاری اور موٹی تھی۔" اس نے مدد کیلئے رون اور ہیری کی طرف دیکھا۔ "وہ ونکی جیسی آواز نہیں تھی۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

"نہیں۔۔۔!" ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "وہ یقیناً گھریلو جن جیسی آواز نہیں لگ رہی تھی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔! وہ تو کسی جادوگر جیسی مضبوط اور کڑک دار آواز تھی۔" رون نے کہا۔

"ہم جلدی ہی اس کا پتہ لگالیں گے۔" ڈیگوری اس بات سے متفق ہوئے بغیر بولے۔ "چھڑی کے آخری جادوئی کلمے کو جاننے کا بہت ہی آسان طریقہ ہے۔۔ گھریلو جن! کیا تم یہ بات جانتی ہو۔۔؟"

ونکی کانپ گئی اور اس نے انکار میں اپنا سر اتنی تیزی سے ہلایا کہ اس کے کان زور زور سے ہلنے لگے۔ ڈیگوری نے اپنی چھڑی نکال کر اس کی نوک ہیری کی چھڑی کی نوک پر رکھ دی۔

"سحر گونج ۔۔" ڈیگوری نے غراتے ہوئے کہا۔

ہیری کو ہرمائنی کی دہشت بھری آہ سنائی دی۔ جب سانپ کی زبان والی ایک دیو ہیکل کھوپڑی دونوں چھڑیوں کے ملنے کی جگہ سے نکلی۔ یہ آسمان میں تیرتی ہوئی دیو ہیکل کھوپڑی کی شبیہ تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ دھند بھرے دھوئیں سے بنا ہوا جادوئی کلمے کا بھوت ہو۔

"مٹ جاؤ" ڈیگوری نے چلا کر کہا اور دھوئیں والی کھوپڑی غائب ہو گئی۔

"تو۔۔؟" ڈیگوری فاتحانہ انداز میں ونکی کی طرف دیکھنے لگے۔ جو اب بری طرح کانپ رہی تھی۔

"میں یہ نہیں کر رہی۔۔۔" وہ چیخی اور اس کی آنکھیں دہشت میں گول گول گھومنے لگیں۔ "میں یہ نہیں کر رہی۔۔۔ مجھے یہ کرنا آ ہی نہیں رہا۔۔ میں ایک اچھی گھریلو جن ہوں۔ میں چھڑی کا استعمال نہیں کر رہی۔۔۔ مجھے یہ کرنا آ ہی نہیں رہا۔۔۔"

"گھریلو جن! تم رنگے ہاتھوں پکڑی گئی ہو۔" ڈیگوری غرائے۔ "جس چھڑی سے یہ جادوئی کلمہ پڑھا گیا ہے۔ وہ ہمیں تمہارے ہاتھوں میں ملی ہے۔"

"ایموس۔۔۔" ویزلی صاحب نے اونچی آواز میں کہا۔ "ذرا سوچو۔۔۔! بہت کم جادوگروں کو یہ جادوئی کلمہ معلوم ہے۔۔۔ دیکھو۔۔۔! ایک گھریلو جن اسے کیسے سیکھ سکتی ہے۔۔۔؟"

"شاید ایموس یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔" کراؤچ خشک لہجے میں بولے۔ ان کے ہر لفظ میں عجیب سی تلخی جھلک رہی تھی۔ "کہ میں اپنے ملازموں کو موت کے نشان تشکیل دینے کے جادوئی کلمے سکھاتا رہتا ہوں۔۔۔"

ایک دم گہری خاموشی چھا گئی۔

"کراؤچ۔۔۔!" ایموس ڈیگوری دہشت زدہ ہو کر منمنائے۔ "نہیں۔۔۔ بالکل نہیں۔۔!"

"آپ نے یہاں موجود۔۔۔ دو ایسے لوگوں پر الزام لگایا ہے جن کے اس نشان کو بنانے کے سب سے کم امکانات ہو سکتے ہیں۔۔۔" کراؤچ تیز لہجے میں بولے۔

"ہیری پوٹر اور مجھ پر۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس لڑکے کی کہانی کو تو اچھی طرح جانتے ہی ہوں گے۔۔۔ایموس۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔؟ سبھی لوگ جانتے ہیں۔۔۔" ڈیگوری بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولے۔

"اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو وہ بہت سے ثبوت بھی یاد ہی ہوں گے جو میں نے اپنی زندگی بھر کی ملازمت میں دیئے ہیں کہ میں شیطانی قوتوں اور ان کے استعمال کنندگان سے کتنی نفرت کرتا ہوں۔۔۔۔؟" کراؤچ نے کڑوے لہجے میں کہا۔ اب ایک بار پھر ان کی آنکھیں باہر نکل پڑی تھیں۔

"کراؤچ۔۔۔! میرے کہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ اس کا آپ سے کوئی تعلق ہے۔" ایموس ڈیگوری نے جھینپتے ہوئے کہا۔ ان کا چہرہ اب ان کی بھوری ڈاڑھی کے نیچے سرخ پڑ گیا تھا۔

"ڈیگوری۔۔! اگر آپ میری گھریلو جن پر الزام لگاتے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ مجھ پر براہ راست الزام لگا رہے ہیں۔" کراؤچ نے سخت لہجے میں کہا۔ "وہ موت کے نشان کو تشکیل دینے کا ہنر اور کہاں سے سیکھے گی۔۔۔؟"

"کہیں سے بھی۔۔۔"

"بالکل صحیح کہا ایموس۔۔۔!" ویزلی صاحب بولے۔

"وہ یہ چھڑی کہیں سے بھی اٹھا سکتی تھی۔۔۔ ونکی۔۔۔؟" انہوں نے مشفقانہ انداز میں گھریلو جن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر وہ اس طرح کانپ رہی تھی جیسے وہ بھی اس پر غصہ کر رہے ہوں۔ "تم نے ہیری کی چھڑی کہاں سے اٹھائی تھی۔۔۔؟"

ونکی اپنے تولئے کے کونے کو اتنی بری طرح سے مروڑ رہی تھی کہ وہ پھٹ گیا۔

"مجھے یہ چھڑی۔۔۔ یہ چھڑی وہاں مل رہی تھی جناب۔۔۔۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔ "وہاں۔۔۔! درختوں کے بیچ میں۔۔۔"

"دیکھو ایموس۔۔۔" ویزلی صاحب نے پر سکون انداز میں کہا۔ "جس نے بھی یہ نشان تشکیل دیا ہے۔۔۔ وہ یہ کام کرنے کے فوراً بعد وہاں سے ظہور اڑان بھر گیا ہوگا۔ اور ہیری کی چھڑی جان بوجھ کر وہیں چھوڑ گیا ہوگا۔۔۔ اس نے بڑی ہوشیاری دکھاتے ہوئے اپنی چھڑی کا استعمال بالکل نہیں کیا۔ ہنگامے کی بھگدڑ میں ہیری کی گری ہوئی چھڑی اسے مل گئی اور اس نے اسے موت کے نشان کیلئے بھرپور استعمال کیا۔ اگر وہ یہ کام اپنی چھڑی سے کرتا تو یقیناً وزارت اپنی جادوئی تفتیش کے ذریعے اس تک پہنچ جاتی۔ یہ ونکی کی بدقسمتی تھی کہ وہ کچھ ہی لمحوں بعد وہاں پہنچ گئی اور چھڑی ہاتھ میں پکڑلی۔ اس طرح وہ مشکوک بن کر ہمارے سامنے آگئی۔"

"لیکن۔۔۔ تب تو وہ اصلی مجرم اس سے کچھ ہی قدم کے فاصلے پر موجود ہوگا۔" ڈیگوری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ "گھریلو جن۔۔۔! کیا تم نے کسی کو وہاں دیکھا تھا۔۔۔؟"

ونکی پہلے سے بھی زیادہ بری طرح سے کانپنے لگی۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں ڈیگوری سے ہوتی ہوئی۔۔ لوڈو بیگ مین اور پھر کراؤچ کے چہرے کی طرف آکر ٹھہر گئیں۔

"میں کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی جناب۔۔۔ میں کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ جناب۔۔" وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

"ایموس۔۔۔!" کراؤچ نے روکھے پن سے کہا۔ "میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ عمومی حالات میں تم پوچھ گچھ کیلئے ونکی کو اپنے شعبے میں لے جاتے۔ بہرحال میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم یہ کام مجھے کرنے دو۔"

ڈیگوری کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ایسا لگا کہ وہ اس فیصلے سے خاص خوش نہیں تھے۔ لیکن کراؤچ جیسی۔۔۔ وزارت کی بھاری بھرکم شخصیت کے سامنے وہ پر بھی نہیں مار سکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔ کراؤچ آخر وزارت کے اہم شعبے کے سربراہ اور جادوئی دنیا کے اہم فرد تھے۔

"یقین رکھئیے۔ اسے سزا ضرور ملے گی۔" کراؤچ نے نہایت سرد لہجے میں کہا۔

"مم مم ما۔۔۔ ما۔۔ مالک۔۔۔" ونکی اٹھتی ہوئی گڑگڑائی۔ اس کی آنسو بھری آنکھیں کراؤچ سے رحم کی بھیک مانگتی ہوئی نظر آئیں۔ "مہر۔ مہر۔ مہربانی کریں۔۔۔"

کراؤچ نے اسے گھور کر دیکھا۔ ان کے چہرے کی شکنیں اب زیادہ گہری لگ رہی تھیں۔ ان کی غصیلی آنکھوں میں رحم و مہربانی کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔

"ونکی نے آج رات ایسی حرکت کی ہے جس کے بارے میں میں سوچ بھی نہیں سکتا۔" انہوں نے دھیرے سے کہا۔ "میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ خیمے میں ہی رہے۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ جب تک میں مسئلے سے نپٹ کر واپس نہ لوٹوں۔ تب تک وہ وہیں رہے گی لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اس نے میرے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے اس کو کپڑے دینے ہوں گے۔"

"نہیں مالک۔۔" ونکی زور سے چیخی اور کراؤچ کے قدموں پر لوٹنے لگی۔ "نہیں مالک۔۔۔ کپڑے نہیں۔ نہیں۔۔۔"



ہیری جانتا تھا کہ گھریلو جن کو آزاد کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا اور وہ یہ تھا کہ اس کا مالک اسے پہننے کے لئے مکمل کپڑے تھما دے۔ یہ دیکھنا بہت دردناک تھا کہ ونکی کراؤچ کے پیروں میں پڑی سبک رہی تھی اور اپنے تولئے کو کس کر پکڑے ہوئے تھی۔

"وہ ہنگاموں سے بری طرح خوفزدہ تھی۔۔۔" ہرمائنی نے غصے سے کراؤچ کو گھورتے ہوئے کہا۔ "آپ کی گھریلو جن کو اونچائی پر ڈر لگتا ہے اور نقاب پوش جادوگر معصوم لوگوں کو ہوا میں اچھال رہے تھے۔ آپ اس بات کیلئے ونکی کو موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔ کہ وہ وہاں سے بھاگ کیوں گئی۔۔۔"

کراؤچ ایک قدم پیچھے ہٹے اور گھریلو جن کی پہنچ سے خود کو دور کرلیا۔ وہ اسے اس طرح سے گھور رہے تھے جیسے وہ کوئی گندی اور میلی چیز ہو۔ جس کے چھونے سے ان کے چمکتے دمکتے جوتے گندے ہو جائیں گے۔

"اپنے مالک کے حکم کی تعمیل نہ کرنے والی گھریلو جن کیلئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔" انہوں نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے بے حد روکھے پن سے کہا۔ "ایسی گھریلو جن کیلئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے جو یہ بھول جائے کہ اس کے مالک کی خدمت کرنا اس پر فرض ہے۔ اور جسے یہ بھی یاد نہ رہے کہ اسے ایسا کوئی کام نہیں کرنا۔۔ جس سے اس کے مالک کے ناموس پر آنچ آئے۔

ونکی اب اتنی زور زور سے رونے لگی تھی کہ اس کی سسکیاں سبھی لوگوں کو سنائی دے رہی تھیں۔ بہت دردناک خاموشی چھا گئی تھی۔

"اچھا اگر کسی کو زحمت نہ ہو تو کیا میں اب اپنے بچوں کو اپنے ساتھ خیمے میں لے جاؤں۔" ویزلی صاحب نے خاموشی توڑتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ "ایموس۔۔۔! یہ چھڑی

جتنا کچھ بتا سکتی تھی اتنا اس نے بتا دیا ہے۔ اب کیا ہیری کو۔۔ اسکی چھڑی واپس مل سکتی ہے۔۔۔؟"

ڈیگوری نے ہیری کو اس کی چھڑی لوٹا دی۔ جسے ہیری نے فوراً اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"چلو۔۔۔" ویزلی صاحب نے دھیمی آواز میں کہا۔ مگر ایسا لگا کہ ہرمائنی وہاں سے بالکل بھی نہیں ہلنا چاہتی تھی۔ اس کی نظریں سسکیاں بھرتی ہوئی گھریلو جن ونکی پر جمی ہوئی تھیں۔ ویزلی صاحب حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے دوبارہ بلند آواز میں بولے۔ "ہرمائنی۔۔۔" ہرمائنی مڑی اور ہیری اور رون کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ جب وہ لوگ اس جگہ سے کچھ دور نکل آئے تو ہرمائنی نے ویزلی صاحب سے پوچھا۔ "ونکی کا کیا ہوگا۔۔۔؟"

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔۔" ویزلی صاحب نے نرمی سے کہا۔

"وہ لوگ اس کے ساتھ کتنا برا سلوک کر رہے تھے۔" ہرمائنی غصے سے غراتی ہوئی بولی۔ "ڈیگوری ہر بار اسے گھریلو جن کہہ کر اس کی تذلیل کر رہے تھے۔۔۔ اور کراؤچ۔۔! وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ کام اس نے نہیں کیا ہے۔ پھر بھی انہوں نے اسے اپنے گھر سے نکال دیا۔ انہیں اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی کہ وہ کتنی بری طرح سے ڈری اور گھبرائی ہوئی ہے۔۔ وہ تو اس کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کر رہے تھے جیسے وہ انسان ہی نہ ہو۔۔۔"

"ویسے۔ وہ انسان ہے بھی نہیں۔۔۔" رون نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ہرمائنی طیش میں آکر رون کی طرف مڑی۔

"اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے دل میں جذبات نہیں ہیں رون۔۔۔! یہ تو بہت ہی برا سلوک ہوا۔۔"

"ہرمائنی۔۔۔! میں تمہاری باتوں سے متفق ہوں۔" ویزلی صاحب نے اسے آگے کی طرف چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ "لیکن یہ وقت ۔۔۔ کسی بھی گھریلو جن کے حقوق کے بارے میں بحث کرنے کا بالکل نہیں۔ میں جلد سے جلد تم لوگوں کو لے کر اپنے خیموں تک پہنچنے کیلئے فکرمند ہوں۔ باقی لوگ کہاں گئے۔۔۔؟"

"وہ اندھیرے میں ہم سے بچھڑ گئے تھے۔۔۔" رون نے کہا۔ "ابو۔۔۔! سب لوگ اس کھوپڑی کے نشان کی وجہ سے پریشان کیوں ہو گئے ہیں۔۔۔؟"

"میں تمہارے ہر سوال کا جواب خیمے میں پہنچنے کے بعد ہی دوں گا۔" ویزلی صاحب نے تناؤ بھرے لہجے میں کہا۔

لیکن جنگل کے کنارے پہنچ کر انہیں رُکنا پڑا۔

وہاں ڈرے سہمے جادوگروں اور جادوگرنیوں کی ایک بہت بڑی بھیڑ موجود تھی۔۔۔ جب انہوں نے ویزلی صاحب کو جنگل میں سے نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو ان میں سے کئی آگے



بڑھ کر طرح طرح کے سوال پوچھنے لگے۔

"وہاں کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟"

"موت کا نشان کس نے بنایا ہے۔۔۔؟"

"آرتھر کیا وہ پکڑا گیا۔۔۔؟ کہیں یہ کام تم-جانتے-ہو-کون نے تو نہیں کیا۔۔۔؟"

"ظاہر ہے کہ یہ اس کا کام نہیں تھا۔۔۔" ویزلی صاحب نے بلند آواز میں آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ "ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ نشان کس نے تشکیل دیا ہے۔۔۔؟ ایسا لگتا ہے کہ وہ اس کام کے کرتے ہی ظہور اڑان بھرنے میں کامیاب ہو گئے۔۔۔ معاف کیجئے۔۔۔ مجھے اپنے خیمے میں جانا ہے۔"

وہ ہیری۔ رون اور ہرمائنی کو لے کر ہجوم کے بیچ میں سے بمشکل راستہ بناتے ہوئے خیمہ بستی تک آنے میں کامیاب ہو گئے۔ وہاں پر گہرا سکون چھایا ہوا تھا۔ نقاب پوش جادوگروں کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔ حالانکہ کئی جلے ہوئے خیموں میں سے اب بھی دھواں اُٹھ رہا تھا۔

جب وہ اپنے خیمے کے قریب پہنچے تو لڑکوں والے خیمے میں سے چارلی نے سر باہر نکال کر دیکھا۔ شاید اس نے آنے کی آہٹیں سن لی تھیں۔

"ابو۔۔۔! کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟ فریڈ۔ جارج اور جینی تو صحیح سلامت لوٹ آئے ہیں باقی لوگ۔۔۔"

"باقی سب میرے ساتھ ہیں۔" ویزلی صاحب نے جھک کر خیمے کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری رون اور ہرمائنی بھی ان کے پیچھے پیچھے اندر چلے آئے۔

بل باورچی خانے کی میز کے پاس بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ سے کافی خون بہہ رہا تھا اور اس نے اس پر ایک چادر لپیٹ رکھی تھی۔ چارلی کی قمیض بری طرح پھٹی ہوئی تھی اور پرسی کی ناک لہولہان تھی۔ فریڈ۔ جارج اور جینی زخمی تو نہیں تھے۔ لیکن دہشت کے صدمے میں ضرور تھے۔

"آپ نے اسے پکڑ لیا ابو۔۔۔؟" بل نے بے تابی سے پوچھا۔ "اس آدمی کو۔۔۔ جس نے موت کا نشان بنایا تھا۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔!" ویزلی صاحب نے کہا۔ "ہمیں وہاں پر بارٹی کراؤچ کی گھریلو جن ونکی ملی۔ جس کے ہاتھ میں ہیری کی چھڑی تھی۔ لیکن ہمیں یہ پتہ نہیں چل پایا کہ نشان کس نے تشکیل دیا تھا۔۔۔؟"

"کیا۔۔۔؟" بل حیرت سے چیخا۔ پرسی بھی یہ سن کر سناٹے میں آگیا تھا۔

"ہیری کی چھڑی۔۔۔؟" فریڈ نے عجیب الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"کراؤچ صاحب کی گھریلو جن۔۔۔؟" پرسی نے دہشت بھرے انداز میں کہا۔

ہیری۔ رون اور ہرمائنی کی مدد سے ویزلی صاحب نے سب کو بتایا کہ جنگل میں کیا ہوا تھا۔۔۔؟ پورا واقعہ سن کر پرسی طیش میں آگیا۔

"کراؤچ صاحب نے ایسی گھریلو جن کو گھر سے نکال کر بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے۔" وہ بولا۔

"انہوں نے اسے صاف حکم دیا تھا کہ وہ خیمے میں ہی رہے۔ اس کے باوجود وہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ پوری وزارت کے سامنے انہیں شرمندہ



کرکے رکھ دیا۔ اگر **محکمہ برائے جادوئی جاندار نظم و ضبط اور قاعدہ جات** ونکی کو پوچھ گچھ کیلئے ساتھ لے جاتا تو کراؤچ صاحب کی تو ناک ہی کٹ جاتی۔۔۔"

"ونکی نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ وہ تو صرف غلط وقت پر غلط جگہ پر پہنچ گئی تھی۔" ہرمائنی نے پرسی کو غصے سے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی کا غصہ دیکھ کر پرسی بھونچکارہ گیا۔ ہرمائنی اور اس کی خوب چھنتی تھی ۔کم از کم باقی سب لوگوں کی بہ نسبت ان دونوں میں کافی مفاہمت تھی۔

"ہرمائنی۔۔۔!" پرسی نے خود کو سنبھالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔ "کراؤچ صاحب جیسے اونچے عہدیدار۔۔۔ جو کہ وزارت کی معزز نشست سنبھالے ہوئے ہیں۔ ایسی گھریلو جن کو برداشت نہیں کر سکتے جو پاگلوں کی طرح چھڑی اُٹھا کر ڈولتی پھرے۔۔۔"

"وہ پاگلوں کی طرح ڈول نہیں رہی تھی۔" ہرمائنی نے بے قابو ہوتے ہوئے کہا۔ "اس نے بس چھڑی زمین سے اُٹھالی تھی۔"

"دیکھو۔۔۔! کیا کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ وہ کھوپڑی جیسی چیز آخر تھی کیا۔۔۔؟" رون نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ "وہ کسی کا کوئی نقصان تو نہیں کر رہی تھی۔۔۔ آخر اس میں اتنی خاص کیا بات ہے۔۔۔؟"

"رون۔۔۔! میں نے تمہیں بتایا تھا نا۔۔۔؟ وہ کھوپڑی **تم۔جانتے۔ہو۔کون** کی علامت ہے۔" ہرمائنی نے اس کی طرف سر گھما کر کسی اور کے بولنے سے پہلے کہا۔ "میں نے **شیطانی جادو عروج و زوال کی تاریخ** نامی کتاب میں اس کے بارے میں پڑھا ہے۔"

"اور یہ پچھلے تیرہ سال سے کبھی نظر نہیں آیا۔۔۔" ویزلی صاحب نے دھیرے سے کہا۔ "ظاہر ہے کہ اسے دیکھ کر لوگ بری طرح خوفزدہ ہو گئے۔۔۔ انہیں ایسا لگا ہوگا کہ جیسے **تم۔جانتے۔ہو۔کون** دوبارہ لوٹ آیا ہے۔"

"میں سمجھ نہیں پایا۔۔۔" رون نے بھنوئیں چڑھاتے ہوئے کہا۔ "میرا مطلب ہے کہ ۔۔۔ وہ آسمان میں صرف ایک علامت ہی تو ہے۔۔۔"

"رون۔۔۔ ***تم۔جانتے۔ہو۔کون*** اور اس کے وفادار چیلے جب بھی کسی کو مارتے تھے تو آسمان میں موت کا نشان چھوڑ جاتے تھے۔" ویزلی صاحب نے بتایا۔ " اس سے کتنی دہشت پھیلتی تھی۔۔ اس کا تمہیں ذرا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ تم ابھی بہت چھوٹے ہو۔ ذرا تصور کرو کہ گھر لوٹنے پر تمہیں اپنے گھر کے عین اوپر موت کا نشان نظر آئے اور تم یہ سمجھ جاؤ کہ تمہیں اندر کیا نظر آنے والا ہے۔۔۔" ویزلی صاحب کی آواز کانپ گئی۔ "سب جادوگروں کا سب سے بدترین ڈر۔۔۔ سب سے بڑا ڈر۔۔۔"

ایک لمحے کیلئے گہری خاموشی چھا گئی۔

پھر بل نے اپنے ہاتھ سے چادر ہٹا کر اپنا زخم دیکھا اور بولا۔ "وہ نشان چاہے جس نے بھی بنایا ہو۔ آج رات کو تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مردار خوروں نے جیسے ہی اسے دیکھا وہ گھبرا کر فوراً بھاگ نکلے۔ ہم ان میں سے کسی کا بھی نقاب ہٹا کر اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائے۔ اس سے پہلے ہی وہ سب ظہور اڑان بھر چکے تھے۔ ہم نے رابرٹس اور ان کے بیوی بچوں کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی سنبھال لیا۔ اب ان کی یادداشت کا مکمل جائزہ لیا جا رہا ہے اور اس میں سے وہ سب کچھ مٹا دیا جائے گا جو انہیں یاد نہیں رہنا چاہئے۔"

"مردار خور۔۔۔؟" ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔ "یہ مردار خور کیا ہوتے ہیں۔۔۔؟"

"***تم۔جانتے۔ہو۔کون*** کے وفادار اور پکے چیلے خود کو اسی علامتی نام سے پکارتے ہیں۔" بل نے کہا۔ "مجھے لگتا ہے کہ آج رات ہم نے اس کے بچے کچھے چیلوں کو دیکھا تھا جو ازکبان جانے سے بچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔"

"ہم یہ ثابت نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ واقعی مردار خور تھے بل۔" ویزلی صاحب نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔ "حالانکہ۔۔۔ہوں گے تو وہی۔۔۔۔"

"ہاں مجھے یقین ہے کہ وہ نقاب پوش یقیناً مردار خور ہی تھے۔" رون نے اچانک کہا۔ "ابو۔۔۔! ہمیں جنگل میں ڈریکو میلفوائے ملا تھا اور اس نے ہمیں ایک طرح سے یہ اشارہ دیا تھا کہ اس کے ابو بھی انہی نقاب پوشوں میں سے ایک ہیں۔۔۔ اور ہم سبھی جانتے ہیں کہ میلفوائے **تم۔جانتے۔ہو۔کون** کا پکا چمچہ تھا۔"

"لیکن والڈیمورٹ کے چیلے یہاں کرنا کیا چاہتے تھے۔۔۔؟" ہیری نے اپنی الجھن کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی وقت سب کے منہ سے آہ نکل گئی۔ جادوئی دنیا کے زیادہ تر جادوگر لوگوں کی طرح ویزلی گھرانا بھی والڈیمورٹ کا نام لینے سے گریز کرتا تھا۔ ہیری نے جلدی سے "معاف کیجئے۔۔۔" کہہ کر اپنا سوال دہرایا۔ "**تم۔جانتے۔ہو۔کون** کے وفادار چیلے آخر کیا ثابت کرنا چاہتے تھے۔۔ جو وہ ماگلوؤں کو اس طرح ہوا میں اچھال کر تماشہ برپا کئے ہوئے تھے۔ میرا مطلب ہے کہ اس سے انہیں کیا فائدہ ہوا۔۔۔؟"

"فائدہ۔۔۔؟" ویزلی صاحب نے کھلی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ "ہیری۔۔! اس میں انہیں مزہ آرہا تھا۔ جب **تم۔جانتے۔ہو۔کون** بے حد طاقتور تھا تو ماگلوؤں کی آدھی سے زیادہ ہلاکتیں تو محض دل بہلانے کیلئے ہی کی جاتی تھیں۔ مجھے لگتا ہے کہ آج رات انہوں نے زیادہ نشہ آور مشروب پی لئے ہوں گے اور وہ ہم لوگوں کو یہ یاد دلانے کی کوشش کر رہے ہوں گے کہ ان میں سے کتنے لوگ ابھی بھی آزاد گھوم پھر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنا چھوٹا سا نمونہ پیش کیا ہے کہ وہ کبھی بھی از سر نو یکجا ہو سکتے ہیں۔"

"اگر وہ مردار خور ہی تھے تو وہ موت کے نشان کو دیکھتے ہی کیوں بھاگ نکلے۔۔۔؟ انہیں تو اسے دیکھ کر خوش ہونا چاہئے تھا۔" رون نے پوچھا۔

"اپنے دماغ کا استعمال کرنا سیکھو رون۔۔!" بل جھنجلا کر بولا۔ "اگر وہ واقعی مردار خور ہی تھے تو **تم۔جانتے۔ہو۔کون** کے زوال کے بعد انہوں نے ازکبان سے باہر رہنے کیلئے بہت کوشش کی ہوگی۔ انہوں نے اس ضمن میں طرح طرح کے جھوٹ بولے ہوں گے کہ شیطانی شہنشاہ نے انہیں لوگوں کو مارنے اور ستانے کیلئے مجبور کر دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہیں اس کی واپسی کے بارے میں جان کر باقی جادوگروں سے زیادہ ڈر لگا ہوگا۔ جب تم۔جانتے۔ہو۔کون کی شیطانی قوتیں بھسم ہوگئی تھیں تو انہوں نے اپنا دامن بچاتے ہوئے صاف کہہ دیا تھا کہ ان کا اس کے ساتھ کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے اور پھر وہ اپنی من چاہی زندگی کے مزے لوٹنے لگے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** ان کے رویئے کو کبھی معاف کر پائے گا۔"

"تو۔۔۔ جس نے بھی وہ شیطانی علامت بنائی تھی۔۔۔ وہ مردار خوروں کے حوصلوں کو بڑھانا چاہتا تھا یا پھر۔۔۔ انہیں ڈرا کر بھگانا چاہتا تھا۔۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔

"ہرمائنی۔۔۔! اس بات کا تو صرف اندازہ ہی لگایا جاسکتا ہے۔" ویزلی صاحب نے سوچتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں تمہیں یہ بتا دوں۔۔۔ صرف مردار خوروں کو ہی موت کا نشان تشکیل دینے کا ہنر آتا ہے۔۔۔ جس نے بھی اسے آسمان پر چڑھایا ہوگا۔۔۔ وہ یقیناً پہلے مردار خور رہا ہوگا۔ بھلے ہی اب وہ مردار خور نہ ہو۔۔۔ سنو اب کافی رات ہو چکی ہے۔ اگر تمہاری امی کو ان حادثات کی خبر ہوگئی ہوگی تو وہ بے حد پریشان ہوں گی۔ ہم کچھ گھنٹے سو لیتے ہیں پھر ہم یہاں سے باہر نکلنے کیلئے صبح جلد ہی منتقل کنجی پکڑ لیں گے۔"

ہیری دوبارہ اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ اس کا سر چکرا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے تھکن سے چور ہونا چاہئے۔ رات کے تین بج رہے تھے لیکن وہ پوری طرح جاگا اور الجھا ہوا تھا۔ تین دن پہلے۔۔۔ حالانکہ اب یہ بات بہت پرانی لگ رہی تھی۔ وہ اپنے ماتھے کے نشان میں ہونے والے درد کی وجہ سے جاگ گیا تھا اور آج رات کو تیرہ سالوں میں پہلی بار لارڈ والڈیمورٹ کا خاص نشان آسمان پر دکھائی دیا تھا۔ ان سب باتوں کا آخر کیا مطلب تھا۔۔۔؟

اس نے اپنے اس خط کے بارے میں سوچا جو اس نے پریوٹ ڈرائیو سے آنے سے قبل سیر ئیس بلیک کو لکھا تھا۔ کیا وہ سیر ئیس بلیک کو مل چکا ہو گا۔۔۔؟ وہ جواب کب دے گا۔۔۔؟ ہیری نے لیٹ کر چھت کی طرف دیکھا لیکن اب جادوئی اڑن جھاڑو پر اُڑان کا کوئی تخیل اسے سلانے کیلئے موجود نہیں تھا۔ بہت دیر بعد جب خیمے میں چارلی کے خراٹوں کا شور گونجنے لگا تو آخر کار ہیری کی بھی آنکھ لگ گئی۔۔۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



دسواں باب



وزارتِ جادوگری میں افراتفری

وہ صرف کچھ ہی گھنٹے سو پائے تھے کہ ویزلی صاحب نے انہیں دوبارہ جگادیا۔ جب وہ سب کپڑے پہن کر باہر نکلے تو ویزلی صاحب نے جادو کے ذریعے خیموں کو سمیٹ لیا۔ پھر وہ سب فٹافٹ خیمہ بستی سے نکل کر روانہ ہوگئے۔ راستے میں انہوں نے رابرٹس صاحب کو ان کی جھونپڑی کے پاس کھڑے دیکھا۔ ان کے چہرے پر عجیب۔ گم صم اور ہونق جذبات جھلک رہے تھے۔ انہوں نے ویزلی صاحب کو دیکھ کر 'کرسمس کی خوشیاں مبارک ہو' کہہ کر ہاتھ ہلایا۔ حالانکہ کرسمس تو ابھی بہت دور تھی۔

"وہ ٹھیک ہوجائیں گے۔" ویزلی صاحب نے سنسان ویرانے میں چڑھائی چڑھتے ہوئے کہا۔ "جب کسی کی یادداشت مٹائی جاتی ہے تو کبھی کبھار اس کا ذہنی توازن کچھ عرصے کیلئے بگڑ جاتا ہے۔۔۔ اور رابرٹس کے دماغ سے بڑا بھیانک اور سنگین حادثہ مٹایا گیا ہے۔۔۔"

جب وہ اس جگہ کے پاس پہنچے جہاں منتقل کنجیاں رکھی گئی تھیں۔ تو انہیں بے ہنگم شور

سنائی دیا۔ انہوں نے دیکھا کہ بڑی تعداد میں جادوگر اور جادوگرنیاں منتقل کنجیوں کے چوکیدار باسل کو گھیرے کھڑے تھے۔ تمام لوگ جلد سے جلد اس منحوس خیمہ بستی سے دور جانا چاہتے تھے۔ ویزلی صاحب نے عجلت میں باسل سے بات کی اور پھر وہ قطار میں کھڑے ہوگئے۔ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے ہی وہ ربر کا ایک پرانا ٹائر لے کر واپس اسٹوٹس ہیڈ پہاڑی تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔۔ صبح کے لطیف اجالے میں وہ لوگ آوٹری سینٹ کیچ پول چرچ سے ہوتے ہوئے گھر کی طرف جاتی ہوئی بھیگی پگڈنڈی پر چلنے لگے۔ ان کے درمیان زیادہ گفتگو نہیں ہوئی کیونکہ وہ بہت تھکے ہوئے تھے اور اس وقت انہیں بات چیت سے زیادہ صبح کے ناشتے کی فکر لاحق تھی۔ جب وہ گلی کے موڑ پر مڑے اور '**برو**' آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگا تو گلی میں کسی کے چلا کر بولنے کی آواز گونج اٹھی۔

"اوہ شکر ہے۔۔۔ خدایا شکر ہے۔۔۔۔"

بیگم ویزلی جو اپنے باغیچے میں ان کے انتظار میں ہلکان کھڑی تھیں۔ بھاگتی ہوئی ان کے پاس پہنچیں۔ انہوں نے ابھی تک خواب گاہ والی چپلیں پہنی ہوئی تھیں۔ ان کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور وہ سخت کرب میں مبتلا نظر آ رہی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں '**روزنامہ جادوگر**' کا تازہ اخبار دبا ہوا تھا۔

"اوہ آرتھر۔۔۔ مجھے بہت۔۔۔ بہت پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔"

وہ دوڑ کر ویزلی صاحب کی باہنوں میں سما گئیں۔ روزنامہ جادوگران کے خوف سے بے جان پڑے ہاتھوں سے نکل کر زمین پر جا گرا۔ ویزلی صاحب نے انہیں سنبھالا اور تسلی دینے کی کوشش کی۔ ہیری کی نظریں گھومتی ہوئی اخبار کی شہ سرخی پر جا پہنچیں۔ '**کوئیڈچ عالمی کپ میں دہشت کا راج**' نیچے درختوں کے اوپر منڈلاتے ہوئے موت کے نشان کی ایک بڑی سیاہ و سفید تصویر تھی۔

National Weather
south - sunny period 13c
north - cloudy & rain 7c
central - sunny period 8c
London - cloudy & rain 5c

Zodiac * Aspects
☉ in ♈ aries - com ◯ e ta - ♍ virgo ☾ ☍ luna opp- o ♌ sizio- ♒ ne pi ✳ sces □

First/Second Edition
Nº 982725 - London - UK
Wednesday ☽ in Pisces
Letters to the Editor should be sent "by owl" to the Daily Prophet, Diagon Alley, London.

♀ 2 11 S.
✳ 0 20 S.
☿ 3 35 S.
♅ 5 28 S.
✳ 0 49 N.
♂ 5 38 S.

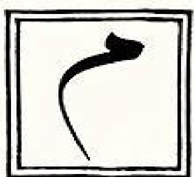
£1/4

s presence, Mad, however, lo oke responsible and kindly, when set beside the part-h uman employs to teach Care
s presence, Mad, however, lo oke responsible and kindly, when set beside the part-h uman employs to teach Care of Magic Creature Who a decision that caused many r

and fire crabs. The creation of new breeds of Magical creature is, of course, an act

Magic Creature Who and dmits to bei ed from Hogwarts ed year.

Daily Prophet has been the has now unearthed evidence tht Eduardo is not as he



by M. Carneiros

کوئیڈچ عالمی کپ

ers hinoru to or shore such wre in restrictions. Iwas in

ence over to secure t.

dmaster ual pos

antees Hridwulta, whose is hereabo to are currently unk

میں دہشت کا راج

s presence, Mad, however, lo oke responsible and kindly, when set beside the part-h uman employs to teach Care of Magic Creature Who a dmits to being expelled fr Hogwarts in his third has enjoyed the posi gamekeeper at the s ecure, a job secur by him. Last yea used his myste- ence over the 1 to secure the ad t of Care of M over the heads of 1 qualified candi larmingly large ous-looking man as been using his n d authority to terri tudents who care in ccessional horrific crea While him turns a blind es has maimed several pupi s during a series of lessons which many admitto be very frightening. I was attacked by a Hippogriff, and my fr iend Vincent Crabbe got a b ad bite off a Flobberworm, says Mauricius, a fourth -year student. "We all ha te him, but we are just too stared to sa anything. He has no inten tion of ceasing his campaign of intim idati on, however. in conversati on with a D porter last teom breedin as dubbed Blast-Ended S

tht Eduardo is has alway blood

handful thate ranks of Be



of Magic Creature Who a dmits to being expelled from Hogwarts in his third year, has enjoyed the position of gamekeeper at the school ev ence, a job secured for him m. Last year, however s myste-rious influ the Headmaster the additional pos Magic teacher of many better ndidates. An a rge and feroci man, Hagrid h his new-foun terrify the s care with a su orrific creatures. turns a blind ey imed several pupil a series of lessons many admitto be very ntening. I was attacked a Hippogriff, and my fr iend Vincent Crabbe got a b rworm, fourth all ha ust too g. He ceasing m idati



by R. Almeidas

ed untiea eign mounta s antics during La agical Creatures lessons are any guide, however, appears to have inherited her brutal natu he is ped a the boy who the Creatures le ssons are any guide, howeve

ecure, a jo by him. L t of Care o over the heads

for him however teacher better

eacher many better candidates. An a larmingly large and ferocio us-looking man, Hagrid h as been using his new-foun the s a su ures. While him turns a blind ey es has maimed several pupil

on, however, in conversati on with a Daily Prophet re porter last month, he admit teom breeding creatures he h as dubbed Blast-Ended S

موت کے نشان نے پھیلائی

have developed a close frien

as been usi w-foun

by a Hippogriff, and my fr

dauall app ar he hired pur-happy ex Auros, to teach Defence

ان دیکھی جادوئی ہڑبونگ

"تم سب خیریت سے ہو۔" بیگم ویزلی نے خود کو سنبھالتے ہوئے ویزلی صاحب کو چھوڑ دیا اور پھر دوسروں کی طرف اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھا۔ "تم سب زندہ ہو۔۔ اوہ میرے بچو۔۔۔۔!" سب کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ انہوں نے فریڈ اور جارج کو پکڑ کر اس قدر زور سے گلے لگایا کہ ان کے سر آپس میں ٹکرا گئے۔

"اوہ امی۔۔۔! آپ تو ہمارا گلا ہی دبا رہی ہیں۔"

"جب تم لوگ گئے تھے تو میں تم پر چیخی چلائی تھی۔" بیگم ویزلی نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔ "میں بس اسی بارے میں سوچ رہی تھی۔ اگر **تم۔جانتے۔ہو۔کون** تمہاری جان لے لیتا۔۔ تو میں نے تم سے آخری بات یہ کہی ہوتی کہ تمہیں **ع۔ج۔م** میں اچھے نمبر نہیں ملے ہیں۔۔۔؟؟ اوہ فریڈ۔۔۔ جارج۔۔۔"

"خود کو سنبھالو مولی۔۔۔ ہم سب بالکل خیریت سے ہیں۔۔۔!" ویزلی صاحب نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ انہوں نے جڑواں بھائیوں کو ان کی بانہوں کے حصار سے الگ کیا اور اپنی بیوی کو سہارا دیتے ہوئے گھر کی طرف بڑھے۔ انہوں نے گردن گھما کر دھیمی آواز میں کہا۔ "بل۔۔۔! اخبار اُٹھا لو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا لکھا گیا ہے۔۔۔؟"

جب وہ سب چھوٹے سے باورچی خانے میں بیٹھ گئے اور ہرمائنی نے بیگم ویزلی کو کڑک چائے بنا کر تھمائی۔۔ جس میں ویزلی صاحب نے زور دے کر آگڈین کی پرانی شعلہ شراب کا تڑکا لگوا دیا تھا۔۔ بل نے اپنے ابو کی طرف اخبار بڑھایا۔

ویزلی صاحب اپنی عینک درست کرتے ہوئے اخبار کا پہلا صفحہ پڑھنے لگے۔ پرسی بھی ان کے عقب میں کھڑا پورے دھیان سے اخبار میں جھانک رہا تھا۔

"میں جانتا تھا۔۔۔" ویزلی صاحب نے بھاری آواز میں کہا۔ "وزارت کی مجرمانہ غفلت۔۔۔ اصل مجرم فرار ہے۔۔۔ حفاظت کا ناقص انتظام۔۔۔ شیطانی جادوگروں کا حملہ۔۔۔ ملک بھر کیلئے شرمناک حادثہ۔۔۔ اسے لکھا کس نے ہے؟ اوہ۔۔۔ ظاہر ہے۔۔۔ 'ریٹا اسکیٹر' "

"یہ عورت تو وزارتِ جادوگری کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہے۔" پرسی نے غصے سے کہا۔ "پچھلے ہفتے ہی وہ کہہ رہی تھی کہ ہم کڑھائیوں کے تلوں کی موٹائی کے بارے میں بحث کر کے محض اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔ جبکہ ہمیں انسانی خون پینے والی بلاؤں کے صفایا سے متعلق منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ حالانکہ **رہنما اصول برائے غیر جادوگرآدھے انسان دیکھ بھال** نامی قانون کی کتاب کے بارہویں پیرائے میں بالکل واضح لکھا ہوا ہے کہ۔۔۔۔"

"پرسی۔۔۔! ہم پر ترس کھاؤ۔۔۔" بل نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ "براہ کرم اپنا منہ بند رکھو۔"

"اس میں تو میرا بھی ذکر ہے۔" ویزلی صاحب نے چونکتے ہوئے کہا۔ عینک کے عدسوں کے پیچھے ان کی آنکھیں اور چوڑی ہو گئی تھیں۔ وہ روزنامہ جادوگر کے نچلے حصے میں موجود ایک خبر کو پڑھ رہے تھے۔

"کہاں۔۔۔؟" بیگم ویزلی اپنی شراب ملی چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے بولیں۔ "اگر میں نے تمہارا نام دیکھا ہوتا تو مجھے یہ تو پتہ چل جاتا کہ تم زندہ ہو۔۔۔"

"میرا نام لے کر ذکر نہیں کیا۔۔۔۔" ویزلی صاحب نے کہا۔ "سنو۔۔۔!"

"دہشت میں کانپتے ہوئے جو جادوگر اور جادوگرنیاں جنگل کے کنارے پر سانسیں روکے کھڑے ہوکر وزارت کے کسی ذمہ دارانہ اعلان کے بے چینی سے منتظر تھے انہیں مایوسی کے سوا کچھ نہیں سننے کو ملا۔ وزارت کا ایک ملازم جادوگر۔ موت کےنشان کے نمودار ہونے کے ٹھیک پندرہ منٹ بعد جنگل سے باہر آیا اور اس نے یہ دکھاوا کیا کہ اس حادثے میں نہ تو کوئی زخمی ہوا ہے اور نہ ہی کوئی پکڑا گیا۔ اس نے اس کے

علاوہ اور کسی طرح کی معلومات فراہم کرنے سے صاف انکار کیا۔ ہمیں اب یہ دیکھنا ہے کہ اس سرکاری ملازم کا یہ دعویٰ ان افواہوں کے خاتمے میں کتنا کامیاب ثابت ہو گا جن کے مطابق ایک گھنٹے کے بعد ہی جنگل میں سے کئی لاشیں پراسرار طریقے سے ہٹائی گئی ہیں۔"

"اُف خدایا۔۔۔" ویزلی صاحب نے کوفت کے عالم میں کہا اور اخبار پرسی کو تھما دیا۔

"جب کوئی زخمی ہی نہیں ہوا تھا تو میں اور کیا کہتا۔اس طرح کی افواہیں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں کہ ایک گھنٹے بعد جنگل میں سے کئی لاشیں ہٹائی گئی ہیں۔۔۔اب اس نے یہ چھاپ ہی دیا ہے تو افواہیں تو واقعی پھیلنا شروع ہو گئی ہوں گی۔۔۔"

انہوں نے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا۔"مولی۔۔۔! مجھے دفتر جانا ہو گا۔۔۔ ہمیں اس معاملے کو سنبھالنا ہی پڑے گا۔"

"میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں ابو۔۔۔!" پرسی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کراؤچ صاحب کو مدد کی ضرورت ہو گی اور میں کڑھائیوں کے متعلق تیار کی گئی اپنی رپورٹ انہیں خود دینا چاہتا ہوں۔"

اگلے ہی لمحے پرسی تیز تیز قدم اُٹھاتا ہوا باورچی خانے سے باہر نکل گیا۔ بیگم ویزلی بہت پریشان لگنے لگیں۔۔۔

"آرتھر۔۔۔! تم چھٹیوں پر ہو۔اس حادثے کا تمہارے شعبے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ یقینی طور پر وہ لوگ تمہاری مدد کے بغیر بھی اس سارے معاملے کو سنبھال سکتے ہیں۔"

"مجھے جانا ہی پڑے گا مولی۔۔۔!" ویزلی صاحب نے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "میری وجہ سے مسئلہ اور بگڑ گیا ہے۔ میں کپڑے بدل کر دفتر جانے کی تیاری کرتا ہوں۔"

"ویزلی آنٹی۔۔۔" ہیری اچانک خود کو سوال پوچھنے سے نہیں روک پایا۔ "کیا ہیڈوگ میرے لئے کوئی خط لائی تھی۔۔۔؟"

"ہیڈوگ۔۔۔؟" بیگم ویزلی نے بے دھیانی سے کہا۔ "نہیں۔۔۔ نہیں! وہ کوئی خط نہیں لائی۔"

رون اور ہرمائنی نے ہیری کو تعجب سے دیکھا۔ ان دونوں کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے ہوئے ہیری نے جلدی سے کہا۔ "رون۔۔! اگر میں اپنا سامان تمہارے کمرے میں رکھ دوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا۔۔؟"

"نہیں۔۔! مجھے بھی تو اپنا سامان رکھنا ہے۔" رون نے فوراً کہا۔ "اور ہرمائنی تم نے۔۔؟"

"ہاں۔۔!" ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور وہ تینوں باورچی خانے سے نکل کر سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ جیسے ہی وہ رون کے کمرے میں پہنچے تو رون نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

"کیا بات ہے ہیری۔۔؟ خیریت تو ہے۔۔" رون نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"میں نے تم لوگوں کو ایک بات نہیں بتائی تھی۔۔" ہیری نے رازدارانہ انداز میں کہا۔ "پچھلے پیر کی صبح میرے ماتھے کے نشان میں اتنا زیادہ درد ہوا کہ میں گہری نیند سے جاگ گیا تھا۔۔"

رون اور ہرمائنی کا ردعمل بالکل ویسا ہی تھا ۔ جیسا ہیری نے اس رات پریوٹ ڈرائیو کی خواب گاہ میں تصور کی آنکھ سے سوچا تھا۔ ہرمائنی فوراً آہ بھر کر اسے مختلف تجویزیں دینے لگی۔ اس نے کئی پڑھی ہوئی کتابوں کے حوالوں کا ذکر کیا اور ڈمبلڈور سے لے کر ہوگورٹس کی نرس مادام پومفری تک کئی لوگوں سے بات کرنے کا مشورہ دے ڈالا۔

"لیکن۔۔۔ وہ وہاں نہیں تھا۔۔۔ ہے نا۔۔؟" رون نے خوف وحیرت کے ملے جلے تاثر کے ساتھ کہا۔ **تم۔جانتے۔ہو۔کون**؟ میرا مطلب ہے کہ۔۔۔ پچھلی مرتبہ جب تمہارے نشان میں درد ہوا تھا تو وہ ہوگورٹس میں ہی تھا۔۔۔ ہے نا۔۔؟"

"مجھے یقین ہے کہ وہ پریوٹ ڈرائیو میں نہیں تھا۔۔۔!" ہیری نے دو ٹوک انداز میں کہا۔ "لیکن میں اس کے بارے میں ایک خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے اور پیٹر یعنی وارم ٹیل کے بارے میں۔۔۔ مجھے اب پورا خواب تو یاد نہیں ہے لیکن وہ کسی کو۔۔۔ ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔۔۔"

وہ یہ کہنے ہی والا تھا کہ '**مجھے**' مارنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے مگر اس نے خود کو روک لیا۔ ہرمائنی پہلے ہی اتنی خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی کہ وہ اسے زیادہ دہشت زدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"یہ تو صرف ایک خواب تھا" رون نے حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "صرف ایک برا خواب۔"

"ہاں۔۔۔! لیکن کیا واقعی وہ بس ایک خواب ہی تھا۔۔۔؟" ہیری یہ کہتے ہوئے کھڑکی کے باہر چمکتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھنے کیلئے مڑ گیا۔ "یہ عجیب بات ہے۔۔۔ ہے نا۔۔؟ میرے نشان میں درد اُٹھتا ہے اور اس کے صرف تین دن بعد ہی مردار خور۔۔۔ عالمی کپ کے بعد ہنگامہ کھڑا کر دیتے ہیں۔۔۔ اور پھر والڈیمورٹ کی خاص علامت آسمان میں دکھائی دیتی ہے۔۔۔"

"اس کا نا۔۔ نام مت لو ہیری۔۔۔!" رون نے اپنے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اور یاد ہے کہ پروفیسر ٹریلونی نے کیا کہا تھا۔۔؟" ہیری نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ "گزشتہ سال کے آخر میں۔۔۔؟"

پروفیسر ٹریلونی ہوگورٹس میں انہیں علم جوتش پڑھاتی تھیں۔۔ ہرمائنی کا سارا خوف اچانک غائب ہو گیا اور وہ ہنسنے لگی۔

"اوہ ہیری۔۔۔! وہ بڑی دھوکے باز عورت ہے۔ تم اس کی کہی کسی بات پر توجہ نہیں دینا۔۔۔"

"تم وہاں نہیں تھی ہرمائنی۔۔۔!" ہیری نے کہا۔ "تم نے ان کی آواز نہیں سنی تھی۔ اس میں کچھ الگ بات تھی۔۔۔ وہ سچی پیشن گوئی تھی۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں بتایا ہی تھا۔ وہ گہری نیند میں چلی گئی تھیں۔۔۔ اصلی نیند میں۔ اور انہوں نے کہا تھا کہ۔۔۔ عظیم شیطان جادوگر کا دوبارہ ظہور ہوگا۔۔۔ وہ پہلے سے زیادہ مضبوط اور طاقتور بن جائے گا۔۔۔ اور ایسا اس لئے ہوگا کیونکہ اس کا خدمت گزار اس کے پاس لوٹ کر جا رہا ہے۔۔۔ اور اسی رات وارم ٹیل بچ کر بھاگ نکلا تھا۔۔۔"



کچھ لمحوں تک گہری خاموشی چھائی رہی جس کے دوران رون لاشعوری طور پر بستر کی 'چڈلے کیننز' کی تصویر بنی چادر میں پھٹے ہوئے سوراخ میں انگلی ڈال کر گھماتا رہا۔۔

"ہیری تم یہ کیوں پوچھ رہے تھے کہ ہیڈوگ آئی ہے یا نہیں۔۔۔؟" ہرمائنی نے پوچھا۔ "کیا تمہیں کسی کے خط کا انتظار ہے۔۔۔؟"

"میں نے اپنے ماتھے کے نشان میں تکلیف کے بارے میں سیریئس کو بتایا ہے۔۔۔" ہیری نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ "میں انہی کے جواب کا انتظار کررہا ہوں۔۔۔"

"یہ تم نے بہت اچھا کیا۔" رون نے کہا اور اس کا چہرہ کھل اُٹھا۔ "سیریئس کو یقیناً پتہ ہوگا کہ تمہیں کیا کرنا چاہئے۔۔۔۔"

"مجھے امید تھی کہ ان کا جواب جلد ہی مل جائے گا۔" ہیری نے پریشانی سے کہا۔

"لیکن ہم یہ تو نہیں جانتے کہ سیریئس اس وقت کہاں ہیں۔۔۔؟ ہوسکتا ہے کہ وہ افریقہ میں ہوں یا اس سے بھی زیادہ کہیں دور۔؟" ہرمائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ "ہیڈوگ اتنا طویل سفر کچھ دنوں میں کیسے طے کرسکتی ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔! میں یہ جانتا ہوں۔" ہیری نے کہا لیکن اس کا دل اداس ہوگیا جب اس نے کھڑکی سے آسمان کی طرف دیکھا جہاں ہیڈوگ کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہیں تھا۔

"ہیری۔ چلو چل کر باغیچے میں کوئیڈچ کھیلتے ہیں۔" رون نے اچانک کہا۔ "چلو۔ تین تین کی جوڑیاں بنالیتے ہیں۔ بل چارلی اور فریڈ۔ میں۔ تم اور جینی۔ وہ یقیناً کھیلنا پسند کرے گی۔ تم **چھلاوہ اچھال** کی مشق کرسکتے ہو۔"

"رون۔!" ہرمائنی نے اسے مجھے۔تو۔تم۔احساس۔سے۔عاری۔انسان۔لگنے۔ہو انداز میں جھڑکتے ہوئے کہا۔ "ہیری ابھی کوئیڈچ نہیں کھیلنا چاہتا۔ وہ پریشان اور تھکا ہوا ہے۔ ہم سب کو تو چل کر اپنے اپنے بستر پر آرام کرنے کی ضرورت ہے۔"

"ہاں۔۔۔ میں کوئیڈچ کھیلنا چاہتا ہوں۔" ہیری نے اچانک جوشیلے انداز میں کہا۔ "ذرا ٹھہرو۔۔۔! میں اپنی فائر بولٹ لے کر آتا ہوں۔"

ہرمائنی کچھ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل گئی۔ ایسا لگا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہو۔ 'لڑکے کبھی نہیں سدھر سکتے'

آنے والے ہفتے میں ویزلی صاحب اور پرسی گھر میں زیادہ نظر نہیں آئے۔ وہ دونوں ہر صبح گھرانے کے باقی افراد سے پہلے بیدار ہوتے اور بغیر ناشتہ کئے ہی دفتر چلے جاتے۔ رات کو عموماً ان کی واپسی کھانے کے کئی گھنٹوں بعد ہی ہوتی تھی۔

"وزارت میں بڑی افراتفری مچی ہوئی ہے۔" پرسی نے انہیں بتایا۔ یہ اتوار کی شام کی بات تھی اگلے ہی دن پیر کو انہیں پڑھائی کیلئے ہوگورٹس اسکول واپس جانا تھا۔ چھٹیاں ختم ہو چکی تھیں۔ پرسی نے کہا۔ "پورا ہفتہ مجھے آگ بجھانا پڑی۔ لوگ لگاتار غل غپاڑے بھیج رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر غل غپاڑے کو فوراً نہ کھولا جائے تو وہ دھماکے کے ساتھ پھٹ جاتا ہے۔ میری پوری میز پر جلنے کے نشان پڑ چکے ہیں اور میرا سب سے عمدہ قلم بھی جل کر راکھ بن گیا ہے۔"

"لوگ غل غپاڑے کیوں بھیج رہے ہیں۔۔۔؟" جینی نے معصومیت سے پوچھا۔ وہ بیٹھک کے

آتشدان کے سامنے بچھی دری پر بیٹھ کر **ایک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور کھمبی** نامی کتاب کے پھٹے ہوئے ورقوں پر جادوئی ٹیپ چپکا رہی تھی۔

"لوگ عالمی کپ کے حفاظتی انتظامات پر تنقید کر رہے ہیں" پرسی نے بتایا۔ "وہ خیمہ بستی میں ہونے والے نقصان کا معاوضہ طلب کر رہے ہیں۔ منڈنگس فلیچر نے بارہ خواب گاہوں والے خیمے اور قیمتی نہانے کے ٹب کے ہرجانے کا دعویٰ کیا ہے لیکن میں اس کی حقیقت جانتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ بانسوں پر پرانے چوغے لٹکا کر ان کے اوپر سوتا تھا۔"

بیگم ویزلی نے کونے میں لگی دیوار گھڑی کی طرف دیکھا۔ ہیری کو یہ گھڑی بہت پسند تھی۔ وقت جاننے کیلئے تو یہ مکمل طور پر بیکار تھی۔ لیکن یہ باقی معلومات بہت عمدہ انداز میں دیتی تھی۔ اس میں نو سنہری کانٹے لگے تھے اور ہر کانٹے پر ویزلی گھرانے کے افراد کے نام درج تھے۔ اس گھڑی میں کسی قسم کا کوئی ہندسہ موجود نہیں تھا۔ ان کے بجائے وہاں پر یہ الفاظ درج تھے کہ ویزلی گھرانے کا کونسا فرد کہاں ہو سکتا ہے۔ گھر۔ اسکول۔ دفتر کے علاوہ وہاں پر لاپتہ۔ ہسپتال۔ جیل بھی لکھے ہوئے تھے۔ اس دلچسپ گھڑی میں جہاں بارہ بجے کی سوئی ہوتی ہے۔ وہاں پر ایک اور کانٹا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی نوک کے سامنے 'جان کا خطرہ' کا لفظ چمک رہا تھا۔

آٹھ کانٹے 'گھر' کے سامنے موجود تھے۔ جبکہ ویزلی صاحب کے نام والا کانٹا جو کہ دوسرے کانٹوں سے زیادہ لمبا تھا۔ اس وقت 'دفتر' پر دکھائی دے رہا تھا۔ بیگم ویزلی نے گھڑی کو دیکھ کر آہ بھری۔

"**تم-جانتے-ہو-کون** کی شیطانی قوتیں ختم ہونے کے بعد پہلی بار تمہارے ابو کو چھٹیوں میں بھی دفتر جانا پڑ رہا ہے۔ وہ بہت کام کر رہے ہیں۔ اگر وہ جلدی گھر نہیں لوٹے تو ان کا کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔"



"ابو اپنی کی ہوئی غلطی کا ازالہ کر رہے ہیں۔" پرسی نے کہا۔ "سچ کہوں۔۔۔ تو انہوں نے متنازعہ بیان دے کر بڑی ناسمجھی کا کام کیا۔ انہیں پہلے اپنے شعبے کے سربراہ سے اس کیلئے خصوصی اجازت لینی چاہیے تھی۔۔۔"

"اس گھٹیا عورت۔۔۔ اسکیٹر کی من گھڑت خبروں کی وجہ سے اپنے ابو کو موردِ الزام مت ٹھہراؤ۔۔۔ سمجھے!" بیگم ویزلی بھڑکتے ہوئے غرائیں۔

"اگر ابو کچھ نہیں کہتے تو اسکیٹر یہ لکھ دیتی کہ وزارت کے ملازمین نے جائے حادثہ پر کوئی معقول اور موزوں کارروائی نہیں کی۔۔۔ یہ تو اور بھی زیادہ شرمناک بات ہوتی۔" بل نے کہا جو رون کے ساتھ شطرنج کھیل رہا تھا۔ "ریٹا اسکیٹر کبھی کسی کی تعریف نہیں کرتی ہے۔ اس نے ایک بار گرنگوٹس کی تجوڑی توڑنے والوں کی گرفتاری پر ہمارے بینک کے ملازمین کا انٹرویو لیا اور میرے بارے میں 'لمبے بالوں والا وحشی' کا جملہ لکھا تھا۔"

"دیکھو بیٹا۔۔۔! تمہارے بال تھوڑے زیادہ لمبے تو ہیں۔" بیگم ویزلی نے دھیمی آواز میں کہا۔ "اگر تم کہو تو میں انہیں تراش کر چھوٹا کر دیتی ہوں۔"

"نہیں امی۔۔۔!"

بارش شروع ہو گئی تھی اور اس کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑ بیٹھک کی کھڑکی سے ٹکرا رہی تھی۔۔ ہرمائنی **جادوئی منتروں کی معیاری کتاب (درجہ چہارم)** میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔ جو بیگم ویزلی ہیری اور رون اور اس کیلئے جادوئی بازار گلی سے خرید کر لائی تھیں۔



چارلی اپنی آگ سے بچانے والی ٹوپی کی مرمت کرنے میں مصروف تھا اور ہیری اپنی فائربولٹ

کے دستے پر پالش کر رہا تھا۔ ہرمائنی نے اس کی تیرہویں سالگرہ پر اسے جو اڑن جھاڑو کا حفاظتی صندوقچہ دیا تھا۔ وہ اس کے پیروں کے پاس کھلا پڑا تھا۔ فریڈ اور جارج دور ایک کونے میں بیٹھ کر خاص بات چیت کر رہے تھے۔ ان کے پنکھ والے قلم ان کے ہاتھوں میں دبے ہوئے تھے اور وہ ایک چرمئی کاغذ پر سر جوڑے جھکے ہوئے تھے۔ وہ سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔

"تم دونوں وہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" بیگم ویزلی نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے تیکھی آواز میں پوچھا۔

"اسکول کا کام۔۔۔ امی!" فریڈ نے جلدی سے کہا۔

"بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ تمہاری چھٹیاں ابھی ختم نہیں ہوئی ہیں۔" بیگم ویزلی بولیں۔

"ہاں۔۔! ہمارا بہت سا کام ابھی بھی باقی ہے۔۔۔" جارج نے کہا۔

"کہیں تم لوگ نیا آرڈر فارم تیار تو نہیں کر رہے۔۔۔؟" بیگم ویزلی نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے پوچھا۔ "کہیں پھر سے **جڑواں جادوئی جگاڑ** کا خطرناک دھندا شروع کرنے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ہو۔۔۔؟"

فریڈ نے اپنے چہرے پر درد بھرے جذبات لاتے ہوئے بیگم ویزلی کی طرف دیکھا۔

"امی! اگر کل ہوگورٹس ایکسپریس پٹری سے اتر کر حادثہ کا شکار ہو جائے۔ میں اور جارج اس میں مارے جائیں۔۔۔ تو آپ کو یہ سوچ کر کیسا لگے گا کہ آپ نے جانے سے پہلے ہم دونوں پر کتنا بڑا الزام لگایا تھا۔۔۔؟"

یہ سن کر سب لوگ ہنس پڑے۔۔۔۔ بیگم ویزلی بھی۔۔۔۔

"لو تمہارے ابو بھی آگئے۔۔۔" انہوں نے اچانک گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ویزلی صاحب والا کانٹا اب دفتر سے گھوم کر سفر پر پہنچ گیا تھا۔ ایک لمحے کے بعد ہی وہ باقی سب کانٹوں کے ساتھ گھر پر آکر رُک گیا۔ باورچی خانے سے ویزلی صاحب کی آواز سنائی دی۔

"آرہی ہوں آرتھر۔۔۔" بیگم ویزلی نے جلدی سے کمرے کے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد ویزلی صاحب گرم بیٹھک میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ہاتھوں میں کھانے کا طشت تھاما ہوا تھا اور ان کا چہرہ بے حد تھکا ہوا نظر آرہا تھا۔ بارش سے ان کے بال بھیگ گئے تھے۔

"حالات ہاتھوں سے نکلتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں۔" انہوں نے بیگم ویزلی کو بتایا۔ وہ آتشدان کے قریب والی کرسی پر بیٹھ چکے تھے اور اپنی طشت میں پڑے بند گوبھی کے ٹکڑوں کو بے دلی سے اُٹھا کر انگلیوں میں گھما گھما کر واپس پلیٹ میں پھینک رہے تھے۔ "ریٹا اسکیٹر نے پورا ہفتہ وزارت کے اندرونی شعبوں کا بغور جائزہ لیتے ہوئے چھان بین کی ہے اور وزارت میں ہونے والی گڑبڑ پر کڑی نظر رکھی ہے۔ اسے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ بوڑھی 'برتھا جورکنس' لاپتہ ہے۔ اس لئے یہ خبر کل کے اخبار **'روزنامہ جادوگر'** میں شہ سرخی کی صورت چھپ جائے گی۔۔۔ میں نے بہت پہلے ہی بیگ مین سے کہا تھا کہ وہ کسی کو اس کی تلاش میں روانہ کر دے۔۔۔"

پرسی جوش سے بولا۔۔۔ "کراؤچ صاحب بھی کئی ہفتوں سے یہی کہہ رہے ہیں۔۔۔"

"کراؤچ بہت خوش نصیب ہے۔" ویزلی صاحب نے چڑتے ہوئے کہا۔ "ریٹا کو ابھی تک ونکی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا۔ یہ دھماکے دار خبر پورے ہفتے سرخیوں میں رہے گی اگر ریٹا اسکیٹر۔۔۔ کراؤچ کی گھریلو جن ونکی کو وہ چھڑی پکڑے ہوئے دکھائے گی جس سے موت کا نشان نمودار کیا گیا تھا۔۔۔"

"لیکن میرے خیال سے ہم سب اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ گھریلو جن حالانکہ غیر ذمہ دار ضرور تھی لیکن اس نے وہ شیطانی علامت نہیں بنائی تھی۔۔۔" پرسی نے ہیجان انگیز لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں تو کراؤچ کی قسمت بہت اچھی ہے" ہرمائنی نے غصے سے بیچ میں کودتے ہوئے کہا۔ "روزنامہ جادوگر میں کسی کو بھی یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ اپنی گھریلو جن سے کتنا گھٹیا سلوک کرتے ہیں۔۔۔"

"دیکھو ہرمائنی۔۔۔" پرسی نے تیزی سے کہا۔ "کراؤچ صاحب جیسے اونچے عہدیدار اپنے ملازمین سے ہر حکم ماننے کی توقع رکھتے ہیں۔۔۔ نہ کہ حکم عدولی کی۔۔۔"

"ملازم نہیں۔۔۔ غلام کہو۔۔۔پرسی!" ہرمائنی نے اونچی آواز میں کہا۔ "کیونکہ وہ ونکی کو تنخواہ تک تو دیتے نہیں تھے۔"

''میرا خیال ہے کہ تم لوگ اب اپنے اپنے کمروں میں جاکر اپنا سامان دیکھو اور اسے ٹھیک طرح سے سمیٹ کر صندوق میں رکھو۔ کوئی چیز باہر نہیں رہنی چاہئے" بیگم ویزلی نے اس فضول بحث کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ "چلو۔۔۔سب اوپر جاؤ۔۔۔ جلدی!"

ہیری نے جلدی جلدی اپنے اڑن جھاڑو والے صندوقچے کا سامان سمیٹا اور فائر بولٹ اپنے کندھے پر رکھ کر رون کے ساتھ بالائی منزل کی طرف بڑھ گیا۔

گھر کے بالائی حصے پر بارش کی شدت کا احساس کچھ زیادہ ہی ہورہا تھا۔ بارش کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑ کی آواز زیادہ تیز تھی اور زناٹے دار ہوا کی سیٹیاں زور زور سے گونج رہی تھیں۔ اس کے علاوہ کبھی کبھار اوپری چوبارے میں رہنے والی بدروح کی درد بھری چیخیں بھی اس شور میں شامل ہو رہی تھیں۔۔۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو رون کا چھوٹا الو انہیں دیکھ کر

پھڑ پھڑانے لگا اور تیز آواز میں چیخنے لگا۔ وہ اپنے پنجرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کھلے نامکمل تیار ہوئے صندوقوں کی طرف دیکھ کر خوش ہو رہا ہو۔

اس کے منہ میں جلدی سے یہ الو پھلی ٹھونسو۔" رون نے ایک طرف پڑے ایک چھوٹے سے لفافے کو اُٹھا کر ہیری کی طرف اچھال دیا۔ "اس سے وہ چپ ہو جائے گا۔"

ہیری نے پگ وجیون کے پنجرہ کی سلاخوں سے اس کی پیالی میں الو پھلی کے کچھ دانے ڈال دیئے۔ الو خاموش ہو کر ان پر جھپٹا۔

جب ہیری مڑا تو اس کی نگاہ صندوق کے قریب پڑے ہوئے ہیڈوگ کے خالی پنجرے پر پڑی۔ اس کا دل مسوس کر رہ گیا۔

"رون۔۔! ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے۔۔ تمہیں ایسا تو نہیں لگتا کہ سیریئس پکڑے گئے ہوں گے۔۔؟"

"نہیں۔۔!" رون نے گردن گھما کر کہا۔ "اگر وہ گرفتار ہو جاتے تو یہ خبر روزنامہ جادوگر پر شہ سرخی بن جاتی۔ وزارت سب کو یہ دکھانے کیلئے بڑی بے تاب ہوتی کہ آخر انہوں نے کسی کو تو پکڑ ہی لیا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔!"

"ہاں۔۔! یہ بات تو ہے۔۔۔"

"دیکھو۔۔ امی تمہارے لئے جادوئی بازار گلی سے یہ سامان لائی ہیں۔ وہ تمہاری تجوری سے سونے کے کچھ سکے بھی نکال لائی ہیں۔۔ اور انہوں نے تمہارے تمام موزے بھی دھو دیئے ہیں۔" رون نے ہیری کو بتایا۔

اس نے پلنگ پر کئی پیکٹ رکھ دیئے اور اس کے پہلو میں سکوں کی تھیلی اور موزوں کا ڈھیر پٹخ دیا۔

ہیری نے سارا سامان کھولنا شروع کر دیا۔ **جادوئی منتروں کی معیاری کتاب (درجہ چہارم) (مرانڈا گوشاک)** کے علاوہ اسے کچھ نئے قلم۔ چرمئی کاغذوں کے درجن بھر دستے اور جادوئی محلولات کے تھیلے کے کئی اجزاء نظر آئے۔۔۔ اس کی شیر مچھلی کی ریڑھ کی ہڈی اور زہریلے ارغوانی بیر کا رس ختم ہو گیا تھا۔

جب وہ کڑاہی میں اپنی چڈیاں لپیٹ کر رکھ رہا تھا تو اسی وقت اسے اپنے پیچھے سے رون کی درد بھری آواز سنائی دی۔

"یہ کیا نمونہ ہے۔۔۔؟"

اس نے ہاتھ میں ایک لمبا سا کلیجی رنگت والا چوغہ تھما ہوا تھا۔ جس کے کالر اور کفوں کی جگہ پر گھسی پٹی ڈوریوں کی جھالر لگی ہوئی تھی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور بیگم ویزلی ہوگورٹس کی استری کی ہوئی یونیفارم لے کر اندر آئیں۔



"یہ لو۔۔۔" انہوں نے دونوں کے کپڑے الگ الگ کرتے ہوئے کہا۔ "دھیان رہے کہ تم ان کپڑوں کو اچھی طرح سے رکھنا تاکہ ان پر سلوٹیں نہ پڑ جائیں۔"

"امی۔۔۔! شاید آپ نے مجھے جینی کے نئے کپڑے دے دیئے ہیں۔" رون نے ڈوریوں والا چوغہ انہیں دکھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔! ایسا نہیں ہے۔" بیگم ویزلی نے پرسکون لہجے میں کہا۔ "یہ تمہارے لئے ہی ہے۔ اس سال ایک خاص تقریب میں تمہیں اسے پہننا ہوگا۔"

"کیا۔۔۔ کک۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔؟" رون کا چہرہ خوف سے فق پڑ گیا تھا۔

"خاص تقریبات کی خصوصی پوشاک۔۔۔!" بیگم ویزلی نے دہرایا۔ "تمہارے اسکول کی فہرست کے ساتھ خصوصی ہدایت لگی ہوئی تھی کہ اس سال اسکول میں خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے۔ لہٰذا سبھی بچے اپنے خاص تقریباتی پوشاک ضرور ساتھ لائیں۔"

"آپ مذاق کر رہی ہیں۔۔۔ ہے نا!" رون نے بے یقینی کی کیفیت میں کہا۔ "میں اسے کسی بھی حالت میں نہیں پہنوں گا۔۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔۔"

"رون ان پوشاکوں کو سب لوگ پہنتے ہیں۔" بیگم ویزلی نے چڑ کر کہا۔ "تقریباتی پوشاکیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ تمہارے ابو بھی وزارت کی اہم تقریبات اور خوشی کی محفلوں میں اسی طرح کی پوشاک پہن کر جاتے ہیں۔"

"اسے پہننے کے بجائے میں تو بغیر کپڑوں کے رہنا پسند کروں گا۔" رون نے ضدی لہجے میں کہا۔

"بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ رون!" بیگم ویزلی نے سخت لہجے میں کہا۔ "تمہارے اسکول کی ہدایت ہے کہ تمہیں خصوصی پوشاک دے کر اسکول بھیجا جائے۔ میں ہیری کیلئے بھی ایک پوشاک لائی ہوں۔۔۔ دِکھاؤ تو سہی ہیری!"

دل ہی دل میں تھوڑا گھبراتے ہوئے ہیری نے اپنے پلنگ پر پڑے آخری پیکٹ کو کھولا۔ بہر حال وہ پوشاک اتنی بری نہیں تھی جتنی کہ اسے امید تھی۔ اس کی پوشاک میں کہیں بھی ڈوریاں اور جھالریں نہیں لگی ہوئی تھیں۔ دراصل یہ پوشاک اس کے اسکول یونیفارم کے چوغے جیسی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کا رنگ سیاہ نہیں بلکہ سبز تھا۔

"میں نے سوچا کہ اس سے تمہاری آنکھوں کا رنگ ابھر کر دکھائی دے گا۔" بیگم ویزلی نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیری کی پوشاک تو ٹھیک ہے۔" رون نے غصے سے ہیری کے سبز چوغے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "آپ میرے لئے بھی ایسی ہی پوشاک کیوں نہیں لائیں۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔! میں نے تمہاری پوشاک لنڈے کے کپڑوں میں سے خریدی ہے اور وہاں مال کی قلت کی وجہ سے انتخاب کیلئے زیادہ گنجائش نہیں تھی۔" یہ کہتے ہوئے بیگم ویزلی کا چہرہ کسی قدر سرخ ہوگیا۔ ہیری جھٹ سے دوسری طرف دیکھنے لگا۔ وہ تو گرنگوٹس بینک میں رکھا ہوا سارا ذاتی پیسہ ویزلی گھرانے کے ساتھ بانٹنے کیلئے تیار تھا لیکن وہ یہ جانتا تھا کہ بیگم ویزلی اس کے پیسے کو چھوئیں گی بھی نہیں۔۔۔

"یہ بات طے ہے کہ میں اسے کبھی بھی نہیں پہنوں گا۔" رون نے اڑتے ہوئے کہا۔ "کبھی۔۔۔ بھی۔۔۔ نہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔" بیگم ویزلی نے کہا۔ "تو پھر ننگے ہی گھومنا۔ ہیری! تم اس حالت میں رون کی ایک تصویر ضرور لے لینا۔ میں اسے دیکھ کر خوب ہنسوں گی۔۔۔"

وہ باہر جاتے ہوئے دروازے کو دھڑام سے بند کر گئیں۔اسی وقت ہیری اور رون کو اپنے عقب میں ایک عجیب سی آواز سنائی دی۔ پگ وجیون نے اپنے منہ میں الو پھلی کا ایک بڑا دانہ بھر لیا تھا جو اس کے گلے میں اٹک گیا تھا۔

پگ وجیون کے گلے سے پھلی نکالنے کیلئے آگے بڑھتے ہوئے رون نے غصیلی آواز میں کہا۔

"مجھے ملنے والی ہر چیز گھٹیا ہی کیوں ہوتی ہے۔۔۔؟"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆


5972